e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

غازی پور میں نگر پنچایت صدر ریاض انصاری گرفتار

غازی پور: ایس پی سے بہادر گنج نگر پنچایت کے صدر ریاض انصاری کو قاسم آباد پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ گرفتاری کے بعد ریاض انصاری کا بی پی بڑھ گیا جس کے بعد انہیں ضلع اسپتال لایا گیا۔ جہاں پولیس کی موجودگی میں ریاض کا علاج کیا جارہا ہے۔ ایس پی ڈاکٹر ایراج راجہ نے منگل کو میڈیا کو بتایا کہ قاسم آباد تھانہ علاقہ کے بہادر گنج میں ایک مدرسہ چلایا جاتا ہے۔ جس کے منیجر حافظ عبدالغنی نے تھانہ صدر میں شکایت درج کروائی کہ ریاض انصاری نے کچھ ساتھیوں کے ساتھ مل کر جعلی طریقے سے کمیٹی بنا کر دستاویز تیار کیں۔ جس کے ذریعے اصل کمیٹی کو غلط طریقے سے تحلیل کیا گیا۔ کمیٹی تحلیل کرنے کے بعد غلط دستاویزات کا استعمال کرتے ہوئے نئے طریقے سے رجسٹریشن کر کے نئی انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ ایس پی نے بتایا کہ ریاض نے اس سے قبل اپنی بیوی کے جعلی کاغذات بنائے اور اس کی مدد سے اسے نوکری دلائی۔ اس سلسلے میں مقدمہ بھی درج کرلیا گیا ہے۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 92 Wednesday , January 01 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۹۲) لکھنؤ، بروز بدھ یکم جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۹/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

الوداع 2024 — خوش آمدید 2025

ہندوستان سمیت دنیا بھر میں شاندار آتش بازی کا مظاہرہ

ملک بھر میں شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک سکیورٹی کے انتظامات، سی سی ٹی وی کے ذریعہ کی گئی نگرانی

نئی دہلی۔(ایجنسی) ہندوستان سمیت بھر کے باشندوں نے آج ، 2024 کو الوداع کہا اور نئے سال کا جشن انتہائی جوش وخروش کے ساتھ منایا۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے منفرد اس جشن کا آغاز غروب آفتاب کے بعد ہی شروع ہو گیا تھا۔ اس موقع پر نیوزی لینڈ کے شہر آکلینڈ اور آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں بڑے پیمانہ پر رنگارنگ آتش بازی کی گئی۔ نیوزی لینڈ نے سال 2025 کا خیر مقدم کیا ہے۔ نیوزی لینڈ کے دارالحکومت آکلینڈ کے اسکائی ٹاور میں سال نو کی تقریبات شاندار پیمانہ پر منعقد کی گئیں۔ نیوزی لینڈ کے چیتھم جزائر میں سب سے پہلے 2025 کا جشن منایا گیا۔ آسٹریلیا میں بھی نئے سال کے آغاز نے افق پر رنگ بکھیر دیئے جہاں سڈنی شہر میں ہاربر برج پر آتش بازی کا شاندار مظاہرہ دیکھا گیا۔ جنوبی کوریا میں نئے سال کا جشن طیارہ حادثے کے باعث روایتی جوش وخروش سے نہیں منایا گیا۔ خیال رہے کہ 29 دسمبر کو موان انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر طیارہ تباہ ہونے کے نتیجے میں 179 افراد کی موت ہوگئی تھی جبکہ واقعہ کے بعد ملک میں 7 روزہ سوگ کا اعلان کیا گیا تھا۔ دارالحکومت سیول کی انتظامیہ کا کہنا تھا کہ نئے سال کا آغاز گھنٹی بجا کر اور حادثے میں مرنے والوں کی یاد میں خاموشی اختیار کی گئی۔ جاپان کے شہر ٹوکیو میں نئے سال کا آغاز روایتی انداز سے گھنٹی بجا کر کیا گیا جبکہ لوگ 'ٹوکوڈائی جی' ٹیمپل پر آنے والے سال کے لیے عبادت کرنے کی غرض سے جمع ہوئے۔

دسمبر کے سرد جھونکوں میں منائے جانے والے سال نو کے اس جشن کے موقع پر ممبئی سمیت پورے ملک پولیس کی طرف سے سخت حفاظتی انتظامات کئے تھے اور جگہ جگہ شراب پی کر گاڑی چلانے والوں کے چالان کاٹے جارہے تھے۔ ممبئی کے پولیس کمشنر وویک پھانسالکر، اسپیشل کمشنر آف پولیس دیون بھارتی اور جوائنٹ کمشنر آف پولیس (لا اینڈ آرڈر) کی نگرانی میں سیکورٹی کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ ممبئی میں اہم مقامات پر ایس آر پی ایف پلاٹون، ریپڈ رسپانس ٹیم، بی ڈی ایس، بم ڈیٹیکشن اینڈ ڈسپوزل اسکواڈ، فسادات کنٹرول دستہ، ہوم گارڈز کو تعینات کیا گیا ہے۔ دہلی میٹرو ریل کارپوریشن (ڈی ایم آر سی) نے جانکاری دی ہے کہ مسافرین کو 31 دسمبر کی رات میں 9 بجے سے راجیو چوک میٹرو اسٹیشن سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جبکہ میٹرو میں سفر کرنے کے لیے آخری ٹرین تک انٹری کی اجازت ہوگی۔ اس کے علاوہ دہلی میں 20 ہزار پولیس جوانوں کی تعیناتی بھی کی گئی۔

ملک بھر میں شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک سکیورٹی کے انتظامات مکمل کیے گئے ہیں۔ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹنے کے لیے انتظامیہ تیار کی۔ اتر پردیش میں مذہبی مقامات کی سکیورٹی بڑھادی گئی ہے، جھارکھنڈ میں ڈیم کے ارد گرد اسٹاٹک فورسز کی تعیناتی کی گئی ہے، پنجاب میں بھی انتظامات درست ہیں اور چنئی میں ڈرون اور سی سی ٹی وی کے ساتھ 25000 پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ بہار میں بھی نئے سال کی رات کے دوران سکیورٹی کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ بہار کے پولیس افسر یون کمار نے کہا کہ اگر کسی نے حکومتی ہدایات کی خلاف ورزی کی تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ جھارکھنڈ میں ریاست میں سیاحتی مقامات اور اہم پارکوں کے قریب اضافی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔

دریں اثنا علمائے کرام نے مسلمانوں سے سال نو کے جشن کی فضولیات سے بچنے کی اپیل کی جس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ شراب خانہ اور ریسٹورنٹ کو رات بھر کھلے رہنے کی اجازت تھی۔ کئی شراب خانوں میں کفایتی داموں پر شراب دستیاب تھی۔ امسال شراب خانوں نے صارفین کو شراب فراہم کرنے کی ایک حد مقرر کی تھی۔ اس کے باوجود طلوع آفتاب سے قبل لوگ مے نوشی کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ ممبئی کے گیٹ وے آف انڈیا کے نزدیک کشتی حادثے کے بعد امسال ممبئی پولیس نے سمندر میں ہونے والی بوٹ پارٹیوں پر پابندی عائد کردی تھی، جس کے سبب سمندری علاقوں میں پولیس کے گشتی دستے کو متحرک دیکھا گیا۔ کئی مسلم علاقوں میں مذہبی مسلم تنظیموں کی جانب سے نوجوانوں کو 31 دسمبر کی خرافات سے بچنے کے لئے مذہبی نشستوں کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں بڑی تعداد میں مسلم نوجوان نظر آئے۔ خیال رہے کہ عروس البلاد ممبئی کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہاں مختلف تہوار شان وشوکت سے منائے جاتے ہیں اور سال نو کے جشن کا کیا ہی کہنا! شاید ہی ملک کے کسی شہر میں ممبئی کے انداز میں نئے سال کا جشن منایا جاتا ہو۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ پورا بالی ووڈ یہیں بستا ہے۔ سیاحت کے بیشتر مقامات بھی عروس البلاد ممبئی میں واقع ہیں۔

ہماچل پردیش کی ریاستی راجدھانی شملہ میں نئے سال کی تعطیلات کے دوران سیاحوں کی تعداد میں اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ شملہ ایک مقبول سیاحتی مقام ہے جہاں ہر سال ہزاروں سیاح نیو ایئر کی چھٹیاں منانے اور برفباری کا لطف اٹھانے پہنچتے ہیں۔ اس سال بھی سیاحوں کا رش بڑھ چکا ہے لیکن برفباری میں تاخیر کی وجہ سے وہ اب بھی اس کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ شملہ کے ہوٹلوں اور ریزورٹس میں 90 فیصد تک بکنگ ہو چکی تھی۔

منی پور کے وزیر اعلیٰ نے نسلی تصادم پر معافی مانگی

ماضی کی غلطیوں کو معاف کر دیں، بیرین سنگھ کا بیان

وزیر اعلیٰ معافی مانگ سکتے ہیں تو پھر پی ایم مودی کیوں نہیں؟' کانگریس حملہ آور

امپھال (ایجنسی) منی پور میں رہ رہ کر ہو رہے تشدد کے درمیان وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ نے ایک بیان میں عوام سے معافی مانگی ہے۔ 2024 کے آخری دن انھوں نے اس سال ریاست کے خراب حالات پر معافی مانگی ہے اور کہا ہے کہ حالات کو بہتر بنانے کے لیے کوششیں لگاتار جاری ہیں۔ انھوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ "یہ پورا سال بہت دردناک رہا ہے۔ مجھے بہت افسوس ہے اور میں ریاستی عوام سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی 3 مئی سے اب تک ہوا، اس کے لیے میں معافی مانگتا ہوں۔" وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ پُرتشدد واقعات میں کئی لوگ اپنے قریبیوں سے محروم ہو گئے اور کئی لوگوں کو اپنا گھر چھوڑنا پڑا۔ ظاہر طور پر یہ حالات اچھے نہیں ہیں اور عوام کو کئی طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے مشکل حالات پر افسوس ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ کہا کہ "مجھے اس کا بہت پچھتاوا ہے۔ میں سبھی سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔" حالانکہ انھوں نے یہ بھی کہا کہ گزشتہ 4-3 ماہ میں امن بحالی کی طرف قدم بڑھایا گیا ہے۔ ساتھ ہی وزیر اعلیٰ نے امید ظاہر کی کہ نئے سال 2025 کے ساتھ منی پور میں پوری طرح سے امن و معمول والے حالات بحال ہو جائیں گے۔

وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے سبھی طبقات سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ "جو کچھ ہوا، وہ ہو گیا۔ ہمیں اب گزشتہ غلطیوں کو بھول کر ایک نئی شروعات کرنی ہوگی۔ ایک پُرامن منی پور، ایک خوشحال منی پور کے لیے کوشش کرنی چاہیے، ہم سبھی کو مل کر یہاں ایک ساتھ رہنا چاہیے۔" تشدد سے نمٹنے کے طریقے کو لے کر اپوزیشن کی تنقید کا سامنا کر رہے وزیر اعلیٰ نے یہ بیانات امپھال میں ایک پریس کانفرنس کے درمیان دیے ہیں۔ انھوں نے امن بحالی کی کوششوں کے تعلق سے کہا کہ "منی پور میں امن کی بحالی ہو رہی ہے اور اس کا واحد حل بات چیت ہے، جس کی پیش قدمی مرکزی حکومت پہلے ہی کر چکی ہے۔" منی پور تشدد کے درمیان ہوئی ہلاکتوں کا تذکرہ بھی وزیر اعلیٰ نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ "اب تک مجموعی طور پر تقریباً 200 لوگ مارے گئے ہیں اور تقریباً 12247 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ اس درمیان 625 ملزمین کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ تقریباً 5600 اسلحوں و دھماکہ خیز مادوں سمیت تقریباً 35000 گولہ بارود کی برآمدگی بھی ہوئی ہے۔"

> وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے سبھی طبقات سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ "جو کچھ ہوا، وہ ہو گیا۔ ہمیں اب گزشتہ غلطیوں کو بھول کر ایک نئی شروعات کرنی ہوگی۔

بیرین سنگھ کے ذریعہ معافی مانگنے کے بعد کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ اپنی غلطیوں کے لیے معافی مانگ سکتے ہیں تو پھر وزیر اعظم مودی کیوں نہیں؟ وزیر اعظم مودی پورے ملک اور دنیا کا سفر کر سکتے ہیں، لیکن منی پور جا کر معافی کیوں نہیں مانگ سکتے؟ جے رام رمیش نے 'ایکس' پر کیے گئے اپنے پوسٹ میں لکھا ہے کہ "وزیر اعظم وہاں (منی پور) جا کر یہی بات کیوں نہیں کہہ سکتے؟ انہوں نے جان بوجھ کر 4 مئی 2023 سے ریاست کا دورہ کرنے سے گریز کیا ہے، جبکہ وہ ملک اور بیرون ملک میں سفر کر رہے ہیں۔ کیا منی پور کے لوگ اس غفلت کو سمجھ نہیں سکتے۔" اس سے قبل بھی کانگریس لیڈر نے منی پور میں بار بار ہو رہے پُرتشدد واقعات پر پی ایم مودی اور مرکزی حکومت کو کئی بار ہدف تنقید بنایا ہے۔

مرادآباد میں موب لنچنگ

شرپسندوں نے گئوکشی کے الزام میں نوجوان کا پیٹ پیٹ کر کیا قتل

مرادآباد: ضلع میں موب لنچنگ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں ہجوم نے گئوکشی کے الزام میں ایک نوجوان کو پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوا ہے جس میں ہجوم نوجوان کی پٹائی کر رہی ہے۔ اطلاع کے بعد پولیس موقع پر پہنچی اور نوجوان کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا۔ پیر کی رات دیر گئے ان کا انتقال ہو گیا۔ پولیس نے رات کو ہی پوسٹ مارٹم کرایا اور لاش کو اہل خانہ کے حوالے کر دیا۔ مقتول کے گھر پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ مرادآباد کے ماجھولا تھانہ علاقہ کی منڈی کمیٹی میں پیر کی صبح 3 بجے تین لوگوں کے ذریعہ گوکشی کی اطلاع ملی۔ موقع پر پہنچے لوگوں نے تینوں میں سے ایک نوجوان کو پکڑ لیا۔ اس دوران دو لوگ وہاں سے بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ گوکشی کی اطلاع ملتے ہی بجرنگ دل تنظیم کے کارکن موقع پر پہنچ گئے۔ اس دوران گوکشی کے الزام میں ایک نوجوان کی بے رحمی سے پٹائی کر دی جس سے نوجوان کی موت واقع ہو گئی۔ جاں بحق نوجوان کا نام شاہدین بتایا جاتا ہے جو اصالت پورہ کا رہنے والا تھا۔ اس واقعہ کے بعد پورے علاقے میں کشیدگی کا ماحول ہے۔ رات ہی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا اور منگل کی صبح اہل خانہ نے متوفی کی لاش کو عیدگاہ کے قریب قبرستان میں سپرد خاک کر دیا۔ سکیورٹی کے پیش نظر پورے علاقے میں فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔

آٹھ بڑی صنعتوں میں نومبر کی پیداوار میں سالانہ بنیادوں پر 4.3 فیصد اضافہ

نئی دہلی۔(یو این آئی) سیمنٹ، کوئلہ اور اسٹیل کے شعبوں کی بہتر کارکردگی کی وجہ سے ملک کی آٹھ بڑی صنعتوں نے ایک سال پہلے کے مقابلے نومبر 2024 میں مشترکہ پیداواری اشاریہ میں 4.3 فیصد کا اضافہ درج کیا ہے۔ یہ اطلاع منگل کو وزارت تجارت اور صنعت کی طرف سے جاری کردہ ایک ریلیز میں دی گئی ہے۔ وزارت تجارت اور صنعت نے اکتوبر 2024 کے لیے ان کلیدی صنعتوں کے پیداواری اعداد وشمار پر نظر ثانی کی اور اس مہینے کے لیے ترقی کے پہلے تخمینہ کو 3.1 فیصد سے بڑھا کر 3.7 فیصد کر دیا۔ اپریل تا نومبر 25-2024 کے دوران ان آٹھ بڑی صنعتوں کی پیداوار میں پچھلے مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 4.2 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ آٹھ صنعتیں ملک کی کل صنعتی پیداوار میں تقریباً 40 فیصد حصہ ڈالتی ہیں۔ ریلیز کے مطابق نومبر کے اعداد وشمار میں سیمنٹ سیکٹر کا بڑا حصہ ہے۔ سیمنٹ کی پیداوار میں 13 فیصد سالانہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ یہ ایک سال سے زائد عرصے میں سیمنٹ سیکٹر کی پیداوار میں سب سے بڑی چھلانگ ہے۔ ماہ بہ ماہ کی بنیاد پر انڈیکس آف کور انڈسٹریز (آئی سی آئی) اکتوبر کی سطح سے 3.3 فیصد نیچے 156.8 پر آیا، آٹھ میں سے چھ شعبوں نے پیداوار میں کمی ریکارڈ کی۔

'ہندوستانی روایات وثقافت سے حسد کرنے والے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں'

پریاگ راج میں سی ایم یوگی نے مہا کمبھ میلے کی تیاریوں کا جائزہ کیلئے میٹنگ کی

پریاگ راج۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہندوستان کی روایات وثقافت سے حسد رکھنے والے لوگ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں لیکن ان کو سخت جواب دیا جائے گا۔ یوگی مہاکمبھ میلے کی تیاریوں کا جائزہ لینے منگل کو پانچویں بار یہاں پہنچے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت اور روایت سے حسد رکھنے والے لوگ مہاکمبھ کے حوالے سے جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور انہیں منہ توڑ جواب دیا جانا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ سبھی معروف 6 اسنان پر ہیلی کاپٹر سے پھولوں کی بارش کی جائے گی۔ اس حوالے سے تمام انتظامات مکمل کیے جائیں۔ مہاکمبھ میں، چاہے کوئی ہندوستانی ہو یا غیر ملکی، این آر آئی ہو یا پریاگ راج کا رہائشی، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بغیر کسی امتیاز کے سب کی حفاظت اور سہولت کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے ہدایات دی ہیں کہ شرپسند تنظیمیں مہاکمبھ کے نام پر دھوکہ دہی سے ٹیکس وصول کرنے کی جسارت کر رہی ہیں، پولیس ایسے لوگوں کی نشاندہی کر سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ میلہ سنتوں کا ہے اور ان کے جذبات کا احترام کیا جانا چاہئے۔ میلہ منیجمنٹ سے وابستہ اہلکاروں کو سنتوں کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھنا چاہیے۔ میلے کے افسر وجے کرن آنند نے وزیر اعلیٰ کو بتایا کہ تمام اکھاڑہ، مہمند لیشور، خالصہ، ڈنڈیباڑہ، خاکچوک اور دیگر اداروں کو زمین الاٹ کرنے کا کام مکمل ہو چکا ہے، جبکہ پریاگوال اور دیگر نئے اداروں کو الاٹمنٹ کا کام جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل میڈیا پر جعلی خبروں پر سختی سے قابو پانے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ ہندوستانی ثقافت اور روایت سے حسد رکھتے ہیں وہ مہاکمبھ کے حوالے سے جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، انہیں منہ توڑ جواب دیا جانا چاہئے۔

یوگی نے اسنان گھاٹوں پر تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے سنگم ایروت گھاٹ اور سنگم نوج گھاٹ کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر عقیدت مند کا اسنان محفوظ ہو اس کے لئے انتظامات میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ اگلے تین دنوں میں اریل علاقہ میں نیا اسنان گھاٹ تیار کرنے کی ہدایت دی۔ جائزہ میٹنگ میں انہوں نے کہا کہ مہا کمبھ میں تقریباً 550 شٹل بسیں چلائی جاتی ہیں، ان کو 5 جنوری سے چلایا جانا چاہئے۔ کسی ڈرائیور اور کنڈکٹر کو مسلسل آٹھ گھنٹے سے زیادہ ڈیوٹی نہ دی جائے۔ اس کے علاوہ معذوروں، بزرگوں اور خواتین کی نقل وحرکت کے لیے بھی اضافی انتظامات کیے جائیں۔ ایک روزہ دورے پر پریاگ راج پہنچنے والے وزیر اعلیٰ نے پھاپھامئو میں گنگا ندی پر زیر تعمیر چھ لین پل کے متبادل کے طور پر بنائے جانے والے اسٹیل پل کا بھی معائنہ کیا۔ اس بار مہاکمبھ میں یہ اسٹیل پل سنگم جانے والے یاتریوں اور سیاحوں کے لیے آمدورفت کا سب سے آسان ذریعہ ہوگا۔

آئرلینڈ، ترکی، امریکہ اور بنگلہ دیش کی نقلی ادویات پکڑی گئیں

نئی دہلی۔(یو این آئی) سینٹرل ڈرگ اسٹینڈرڈ کنٹرول آرگنائزیشن (سی ڈی ایس سی او) نے مغربی بنگال کے دارالحکومت کولکتہ میں مبینہ طور پر آئرلینڈ، ترکی، امریکہ اور بنگلہ دیش سمیت مختلف ممالک میں تیار کی جانے والی جعلی دوائیں ضبط کی ہیں جن کی مارکیٹ قیمت تقریباً 6.60 کروڑ روپے ہے۔ مرکزی وزارت صحت اور خاندانی بہبود نے آج یہاں بتایا کہ مشرقی علاقہ اور مغربی بنگال کے ڈرگ کنٹرول ڈائریکٹوریٹ نے کولکتہ کے ایک ہول سیل کمپلیکس میں تحقیقات کیں۔ میسرز کیئر اینڈ کیور فار یو پر چھاپے کے دوران بھاری مقدار میں جعلی اینٹی کینسر، اینٹی ذیابیطس اور دیگر ادویات قبضے میں لے لی گئیں۔ ان ادویات پر آئرلینڈ، ترکی، امریکہ اور بنگلہ دیش سمیت مختلف ممالک میں تیار ہونے کا لیبل لگا ہوا ہے اور ان ادویات کی درآمدی دستاویزات ہندوستان میں نہیں ملی ہیں۔ وزارت نے کہا کہ تفتیش کے بعد ایک ملزم کو گرفتار کیا گیا ہے، جس کی شناخت تھوک فرم کے مالک کے طور پر کی گئی ہے۔ ملزم خاتون کو سینٹرل ڈرگ اسٹینڈرڈ کنٹرول آرگنائزیشن ایسٹرن ریجن کے ڈرگ انسپکٹر نے حراست میں لیا ہے۔

ڈلیوال طبی امداد کیس: سپریم کورٹ نے پنجاب کو مزید تین دن کا وقت دیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پنجاب-ہریانہ سرحد پر ایک ماہ سے زیادہ وقت سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے کسان لیڈر جگجیت سنگھ ڈلیوال کو طبی امداد فراہم کرنے کے اپنے حکم پر عمل درآمد کرنے کے لئے پنجاب حکومت کو اس کی درخواست پر منگل کو تین دن یعنی 2 جنوری تک کا اضافی وقت دیا ہے جسٹس سوریہ کانت اور سدھانشو دھولیا کی بنچ نے اس سلسلے میں پنجاب حکومت کی طرف سے دائر درخواست اور ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل گرومندر سنگھ کی زبانی التجا پر غور کرنے کے بعد یہ حکم دیا۔ پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر سنگھ نے بنچ کے سامنے کہا کہ احتجاج کرنے والے کسانوں نے تجویز پیش کی ہے کہ اگر مرکزی حکومت کم از کم امدادی قیمت کی قانونی ضمانت سمیت ان کے مطالبات پر ان سے بات کرنے کے لیے تیار ہے تو ان کے لیڈر ڈلیوال طبی امداد حاصل کریں گے۔

مسٹر سنگھ نے یہ بھی کہا کہ مرکز کو تجویز دی گئی ہے اور اگر وہ بات چیت کے لیے تیار ہے تو ڈلیوال طبی مدد لینے کے لیے تیار ہیں۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ پیر کو کچھ مداخلت کرنے والے ڈلیوال سے بات کرنے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بند کی کال دی گئی تھی جس کے نتیجے میں ریاست بھر میں ناکہ بندی کی گئی۔ اس پر بنچ نے کہا، "ہم یہ دیکھنے کے لیے وقت دیں گے کہ کیا تمام فریقین کے لیے کوئی بات متفق ہے یا نہیں۔" بنچ نے اپنے حکم میں کہا، "حالات کی مجموعی اور انصاف کے مفاد میں، ہم اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کے لیے کچھ اور وقت دینے کی درخواست کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔" بنچ نے 26 نومبر سے بھوک ہڑتال کر رہے ڈلیوال کو طبی امداد لینے کے لیے راضی کرنے کی درخواست پر پنجاب حکومت کو تین دن کا اضافی وقت دیتے ہوئے یہ بھی کہا، "ہم اس پر تبصرہ نہیں کریں گے کہ کیا چل رہا ہے یا بات چیت کے بارے میں کیا ہے۔ اگر کچھ ایسا ہوتا ہے جو تمام فریقوں کے لیے قابل قبول ہو تو ہم بھی اتنے ہی خوش ہوں گے۔"

بی جے پی اپوزیشن کی شبیہ خراب کرنے کی سازش کرتی ہے: اکھلیش

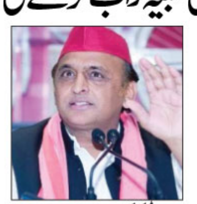

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) صدر و سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی منفی سیاست کرتی ہے اور اپوزیشن کی شبیہ خراب کرنے کے لئے سازش کرتی ہے۔ اکھلیش یادو نے منگل کو سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈ کوارٹر میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا آڈیٹوریم میں کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کسان، نوجوان، غریب، مڈل کلاس سب پریشان ہیں۔ اس حکومت نے تعلیم طبی نظام کو خراب کردیا ہے اور نظم ونسق تباہ ہے۔ ریاست میں کہنے کے لئے ڈبل انجن کی حکومت ہے لیکن بی جے پی حکومت کی کوئی حصولیابی نہیں ہے۔ مہنگائی، بے روزگار شباب پر ہیں جس سے ریاست کی عوام عاجز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2027 کے اسمبلی الیکشن میں بی جے پی کا اقتدار سے باہر جانا اور سماج وادی پارٹی کی حکومت کا آنا طے ہے۔ بی جے پی حکومت اور اس کے وزیر اعلیٰ کا کوئی ویژن نہیں ہے۔ بی جے پی جمہوری نظام کو تباہ کر رہی ہے۔ اقتدار کا غلط استعمال کرتی ہے۔ اپنے سیاسی مفاد کے لئے انتظامیہ کا غلط استعمال کرتی ہے۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ سنبھل کا واقعہ بی جے پی حکومت نے جان بوجھ کر کرایا ہے۔ سنبھل نے انتظامیہ نے بے قصور افراد کی جان لی ہے۔ انتظامیہ اور افسران دباؤ میں کام کر رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت فرضی خبروں کو بڑھاوا دیتی ہے۔ اپنے سیاسی مفاد کے لئے دوسروں کی شبیہ خراب کرنے کی مہم چلاتی ہے۔ بی جے پی بہت سازشی پارٹی ہے۔ یہ کسی کی سگی نہیں ہے۔ اس کی ہر پالیسی چالاکی بھری ہوتی ہے۔ موقع ملتے ہی اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ یادو نے کہا کہ بی جے پی زمین پر کوئی کام نہیں کرتی ہے۔ کام کے بجائے صرف اس کا پرچار کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2013 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت میں مہاکمبھ کا کامیاب انعقاد کیا گیا تھا۔ سماج وادی حکومت میں ہوئے مہاکمبھ کی ملک کے ساتھ بیرون ملک میں بھی سراہنا ہوئی تھی۔

سنبھل میں مسجد کے سامنے موجود وقف کی زمین پر بنائی جارہی پولیس چوکی، اسدالدین اویسی نے دکھائے کاغذات

نئی دہلی۔ سنبھل میں جامع مسجد کے سروے کے بعد جو تنازعہ شروع ہوا ہے وہ اب تک ختم نہیں ہوا ہے۔

روزانہ نئے نئے معاملے سامنے آ رہے ہیں۔ اتر پردیش حکومت نے جامع مسجد کے قریب ایک پولیس اسٹیشن کی تعمیر کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لیے بھومی پوجن بھی ہو چکا ہے۔ اس قدم کی وجہ سے کئی سیاسی لیڈران نے اپنے سخت رد عمل کا اظہار بھی کیا ہے۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسدالدین اویسی لگاتار اس معاملے میں ریاستی حکومت کو ہدف تنقید بنا رہے ہیں۔ آج انھوں نے کہا کہ یوگی اور مودی سنبھل میں امن وامان قائم ہوتا نہیں دیکھنا چاہتے۔ وہاں کی خطرناک صورتحال کا ذمہ دار اویسی نے یوگی اور مودی کو ہی بتایا۔ ساتھ ہی اویسی نے پولیس اسٹیشن کی تعمیر والی جگہ کو وقف کی زمین قرار دیا ہے۔ اسدالدین اویسی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ "سنبھل کی جامع مسجد کے قریب جو پولیس چوکی بنائی جا رہی ہے وہ وقف کی زمین پر ہے، جیسا کہ ریکارڈ میں درج ہے۔ اس کے علاوہ قدیم یادگاروں کے قانون کے تحت محفوظ یادگاروں کے قریب تعمیراتی کام ممنوع ہے۔ نریندر مودی اور یوگی آدتیہ ناتھ سنبھل میں خطرناک ماحول بنانے کے ذمہ دار ہیں۔" ایک دوسرے پوسٹ میں اویسی نے کچھ دستاویزات کی تصویر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ "یہ وقف نمبر 39-اے مرادآباد ہے۔ یہ اس زمین کا وقف نامہ ہے جس پر پولیس چوکی بنائی جارہی ہے۔

بنگلہ دیش میں ختم ہو جائے گا شیخ مجیب الرحمان کا وجود

نصابی کتابوں میں بڑے پیمانے پر تبدیلی

ڈھاکہ۔(ایجنسی) ایسا لگتا ہے کہ بنگلہ دیش کی تاریخ کو مٹانے کی تیاریاں جاری ہیں۔ یہ اس لیے کہا جا رہا ہے کیونکہ محمد یونس کی قیادت والی عبوری حکومت پرائمری اور مڈل تعلیمی اداروں کے لیے بنگالی اور انگریزی نصابی کتب میں بڑی تبدیلیاں کرنے جا رہی ہے، جس میں بنگ بندھو شیخ مجیب الرحمان سے متعلق کچھ مواد کو ہٹانا بھی شامل ہے۔ نیشنل کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (این سی بی ٹی) کے ذرائع کے مطابق، طلبہ کی زیر قیادت عوامی تحریک کا مواد پانچ سے نو جماعت کے لیے بنگالی اور انگریزی نصابی کتب میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ شیخ مجیب الرحمان پر مبنی چھ مضامین اور نثر کو چھٹی سے نو جماعت کی انگریزی نصابی کتاب سے ہٹا دیا جائے گا، جبکہ جولائی تحریک پر چار مضامین شامل کیے جائیں گے۔ شیخ مجیب الرحمان پر تین نثر اور نظمیں کلاس 6 اور 7 کی بنگالی نصابی کتابوں سے ہٹائی جا سکتی ہیں اور ان کی جگہ جولائی تحریک پر چار مضامین شامل کیے جا سکتے ہیں۔ مولانا عبدالحمید خان بھاشانی اور حسین شہید سہروردی پر مبنی ایک ایک مواد کو چھٹی جماعت کی بنگالی نصابی کتاب سے ہٹا دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ سلینا حسین کے لکھے ہوئے پانچ، پروفیسر محمد ظفر اقبال کے لکھے ہوئے دو، سید شمس الحق، رکن الزمان خان، زمیندر وگن اور سابق بیوروکریٹ کمال چودھری کے لکھے ہوئے ایک ایک مضمون کو بھی ہٹا دیا جائے گا۔ این سی ٹی بی کے چیئرمین پروفیسر اے کے ایم ریاض الحسن نے کہا، "بنگ بندھو شیخ مجیب الرحمان کے بارے میں مبالغہ آمیز مواد کو نصابی کتاب سے ہٹایا جا رہا ہے۔ ایک لیڈر، ایک ملک ایسا نہیں ہے۔ شیر بنگلہ عرف فضل الحق، مولانا بھاشانی اور ضیاء الرحمن جیسے دوسرے رہنما بھی تھے اور ان کی شراکت کو کم کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ 1969 کی عوامی تحریک، 1970 کے انتخابات اور 1971 کی 7 مارچ کی تقریر جیسے کچھ مواد اب بھی بہت سی نصابی کتابوں میں شامل ہیں۔ مولانا بھاشانی کے بارے میں مواد ہٹانے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ شاید ایک درسی کتاب سے ہٹا دیا گیا ہے لیکن دوسری کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ ساتویں جماعت کی نصابی کتاب سے رقیہ سخاوت حسین پر مواد ہٹائے جانے کے حوالے سے، انہوں نے واضح کیا، "ان کے بارے میں ایک اور مضمون شامل کیا گیا ہے، لیکن ایک مختلف نصابی کتاب میں۔" شیخ مجیب سے متعلق دو تحریریں سن آف دی سوائل" اور "مجیب ان اسکول ڈیز" جو شیخ مجیب الرحمان کی خودنوشت "انفنشڈ میموئرز" سے لی گئی تھیں، چھٹی جماعت کی انگریزی کی نصابی کتاب سے ہٹا دی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک نظم "دی میجک ای" بھی ہٹا دی گئی ہے۔ نئی نصابی کتاب میں "ہمارا فخر" کے عنوان سے ایک نیا مضمون، یوم فتح پر ایک پیراگراف، اور "افراتفری" کے عنوان سے ایک نظم شامل ہوگی۔ کلاس 7 کی انگریزی کی نصابی کتاب سے دو اسباق بعنوان Bangabandhu's love for سپورٹس" اور Bangabandhu's Reactions" کو ہٹا دیا جائے گا۔ ایک اور مضمون ہنگم اتا: ہمارا الہام کا ذریعہ"، جو شیخ فضیلت النساء مجیب، بنگ بندھو کی اہلیہ اور شیخ حسینہ کی والدہ کی زندگی پر مبنی ہے، کو بھی اس کتاب سے ہٹا دیا جائے گا۔ اس کی جگہ، طلبہ کی زیر قیادت عوامی تحریکوں پر مبنی ایک نئی نسل" اور عالمی میدان میں ہمارے فاتح" کے عنوان سے دو مضامین شامل کیے جائیں گے۔

2009 میں بنگلہ دیش رائفلز کی بغاوت کے بعد قتل عام کی تحقیقات کا آغاز

ڈھاکہ، 31 دسمبر (یو این آئی) مفرور بنگلہ دیشی وزیر اعظم حسینہ واجد کے دور میں 2009 میں بنگلہ دیش رائفلز کی بغاوت کے بعد قتل عام کی تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سال 2009 میں حسینہ واجد کے دور حکومت میں 25 سے 26 فروری کے درمیان بنگلہ دیش رائفلز (بی ڈی آر) کی جانب سے ہیڈ کوارٹرز پلکھانا میں بغاوت ہوئی۔ ان غیر معمولی حالات کے دوران کم از کم 74 افراد کی ہلاکت ہوئی، جن میں کئی شہری شامل تھے۔ رپورٹ کے مطابق حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد نے ہندوستان سے مدد مانگی۔ اس واقعے کے متاثرہ لواحقین کے مطالبے پر بنگلہ دیش نے 2009 کی بغاوت کے حوالے سے نئی تحقیقات کا آغاز کیا ہے، جس میں غیر ملکی مداخلت کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ متاثرہ افراد کے اہل خانہ صرف اپنے پیاروں کے لیے انصاف اور مزید تحقیقات کا مطالبہ ہی نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ بنگلہ دیش رائفلز (بی ڈی آر) کے اصل نام کی بحالی کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں، کیونکہ بغاوت کے بعد اس کا نام تبدیل کر کے "بارڈر گارڈ بنگلہ دیش (بی جی بی) رکھا گیا تھا۔

اسرائیلی فوج نے زخمی فلسطینیوں کو زیر جامہ اتارنے پر مجبور کیا

غزہ (ایجنسی) ہفتے کے روز اسرائیلی فوج نے غزہ کے کمال عدوان اسپتال پر حملہ کر دیا، یہاں زیر علاج فلسطینیوں کو اسپتال سے نکال دیا اور اسپتال کو آگ لگا دی۔ اسپتال سے نکالے گئے زخمی فلسطینیوں نے اسرائیلی فوجیوں کے ظلم کی انتہا کو بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں سردی کے موسم میں گھٹنوں تک اپنے زیر جامہ اتارنے پر مجبور کیا گیا۔ 45 سالہ وسام نے بتایا کہ، انہوں (اسرائیلی فوج) نے صبح 4 بجے اسپتال کا گھیراؤ کیا اور اسپتال کے آس پاس کی تمام عمارتوں کو جلا دیا، فوجیوں نے اسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کو حراست میں لینے سے پہلے تمام مریضوں کو اسپتال سے باہر لے جانے کا حکم دیا۔ وسام نے کہا، انہوں (اسرائیلی فوج) نے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کیا کہ ان کے پاس مریضوں کو نکالنے کے لیے 10 منٹ کا وقت ہے، اور انہوں نے دباؤ بنانے کے لیے اسپتال کے ارد گرد گولے برسانا شروع کر دیے۔ وسام اور دیگر مریض فی الحال غزہ شہر کے الاہلی اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اسرائیل کی فوج کے مطابق، کمال عدوان اسپتال کے ڈائریکٹر ابو صفیہ سمیت 240 سے زائد عسکریت پسندوں کو حراست میں لیا گیا ہے۔ اسپتال کے حکام نے اسرائیلی دعووں کی تردید کی ہے۔ دیگر مریضوں نے بتایا کہ اسرائیلی فوج نے انہیں کھانا یا پانی فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک مریض رمضان الاسود نے بتایا کہ، سب سے مشکل بات یہ تھی کہ ہم سردی کا سامنا کر رہے تھے اور ایسے میں ہمیں بے عزتی اور توہین کے ان لمحات میں کپڑے نہیں مل رہے تھے۔ کمال عدوان اسپتال کے عملے کا کہنا ہے کہ گزشتہ تین ماہ کے دوران اسپتال کو متعدد بار نشانہ بنایا گیا ہے۔ اسرائیل نے جبالیہ، بیت حنون اور بیت لاہیہ کے علاقوں میں خوراک یا طبی امداد کی ترسیل پر مکمل پابندی لگا دی ہے۔ شمالی غزہ کے کمال عدوان اسپتال کے ڈائریکٹر کے خاندان نے بین الاقوامی برادری اور اسرائیلی فوج سے ان کی رہائی کی درخواست کی ہے۔ ابو صفیہ کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ، اسرائیلی قید میں انہیں طبی دیکھ بھال نہیں دی جا رہی اور ابو صفیہ کو اسرائیلی حراستی مرکز میں شدید سردی میں رکھا گیا ہے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان لیفٹیننٹ کرنل نداو شوشانی نے کہا کہ ابو صفیہ سے، فی الحال دہشت گردانہ سرگرمیوں میں اس کے ممکنہ ملوث ہونے سے متعلق پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔ ہفتے کے آخر میں، اسرائیلی فوجیوں نے کمال عدوان اسپتال سے عملے اور مریضوں کو نکال دیا تھا، جہاں اس نے 240 افراد کو عسکریت پسند قرار دیتے ہوئے حراست میں لے لیا اور انہیں تفتیش کے لیے اسرائیل لے گئے۔

غزہ سے تعلق رکھنے والے چار فلسطینی قیدی اسرائیلی جیلوں میں دم توڑ گئے

رام اللہ، 31 دسمبر (یو این آئی) غزہ سے تعلق رکھنے والے چار فلسطینی قیدی اسرائیلی جیلوں میں دم توڑ گئے۔ فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کے قیدیوں کے امور کے کمیشن اور قیدی کلب نے پیر کو یہ اطلاع دی۔ دونوں تنظیموں کی طرف سے جاری ایک مشترکہ پریس بیان میں چار قیدیوں کی شناخت 44 سالہ محمد العکا، 52 سالہ سمیر الکحلوت، 58 سالہ ظہیر الشریف اور 57 سالہ محمد لباد کے طور پر کی گئی ہے۔ بیان کے مطابق، ان کی موت سے اسرائیلی جیلوں میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مرنے والے فلسطینیوں کی تعداد پانچ اور 7 اکتوبر 2023 سے اب تک 54 ہو گئی۔ بیان میں ان کی ہلاکتوں کو بڑھتی ہوئی انسانی آفت قرار دیا گیا، اور مزید کہا گیا کہ جیل حکام قیدیوں کو منظم اور عوامی طور پر ختم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ بیان میں اسرائیلی جیل سروس کو قیدیوں کی موت کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی نظام سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اسرائیلی رہنماؤں کو جنگی جرائم کے لیے جوابدہ ٹھہرانے کے لیے کارروائی کرے۔

ڈاکٹر حسام ابو صفیعہ کی رہائی کے لیے ہمارے رابطے جاری ہیں: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ، 31 دسمبر (یو این آئی) اقوام متحدہ نے اسرائیل کی طرف سے، کمال عدوان ہسپتال کے ڈائریکٹر، ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کو گرفتار کئے جانے پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کی معاون ترجمان فلورینسیا سوٹو نینو نے معمول کی پریس بریفنگ میں غزہ کی عمومی صورتحال پر تبصرہ کیا ہے۔ نینو نے کہا ہے کہ حملوں میں، بشمول نظام صحت اور انسانی امداد تک رسائی کے، انسانوں کے لئے حیاتی اہمیت کی حامل ہر چیز تباہ کر دی گئی ہے۔ نینو نے کہا ہے کہ کمال عدوان ہسپتال اب غیر فعال ہے، اقوام متحدہ اور اس کے شراکت داروں نے ہسپتال سے 10 مریضوں کو نکالا جن میں سے 4 کو اسرائیل نے حراست میں لے لیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ فی الحال ہسپتال میں 7 مریض اور 15 رکنی عملہ موجود ہے لیکن طبی نگہداشت کی فراہمی ممکن نہیں رہی۔ ہسپتال کو شدید نقصان پہنچا ہے اور وہاں پانی اور بجلی دستیاب نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا اقوام متحدہ کمال عدوان ہسپتال کے ڈائریکٹر ابو صفیہ کی اسرائیل کی طرف سے گرفتاری کی مذمت کرتی ہے، فلورینشیا سوٹو نینو نے کہا ہے کہ "ہم خاص طور پر ہسپتالوں سمیت ہر قسم کے شہری بنیادی ڈھانچے اور شہریوں کو نشانہ بنائے جانے کی مذمت کرتے ہیں۔ ابو صفیہ کی رہائی کے لیے ہمارے رابطے جاری ہیں اور کسی بھی معصوم شہری کو حراست میں نہیں لیا جانا چاہیے"۔ نینو نے کہا ہے کہ ابو صفیہ سمیت تمام ضرورت مندوں کو تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے اور ہم، اس کے لیے ضروری اقدامات کریں گے۔

ایران: بحیرہ احمر میں تہران کی شمولیت کا الزام مسترد

تہران (ایجنسی) اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل مندوب امیر سعید ایروانی نے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل اور سلامتی کونسل کی چیئرمین کو لکھے گئے خط میں وضاحت کی کہ ایران کا یمن کے بحران کے حوالے سے موقف ہمیشہ سیاسی حل کی حمایت پر مبنی رہا ہے۔ ایران نے دو ہزار پندرہ میں شروع ہونے والے اس تنازعہ کے آغاز سے ہی جامع جنگ بندی، مذاکرات، اور امن کے عمل کی حمایت کی ہے۔ ایروانی نے اپنے خط میں کہا کہ ایران بین الاقوامی شپنگ لائنز کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے پُرعزم ہے۔ ایران پر بحیرہ احمر میں مداخلت کے الزامات بے بنیاد اور خطے میں مزید عدم استحکام پیدا کرنے کی ایک سازش ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ صیہونی حکومت ہے جو ہمیشہ اشتعال انگیز اور عدم استحکام پیدا کرنے والی سرگرمیوں میں ملوث رہی ہے۔ یہ غاصب حکومت اپنے غیر قانونی اقدامات اور تخریبی سرگرمیوں کی ذمہ داری ایران پر ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایرانی سفیر نے واضح کیا کہ ایران ایک ذمہ دار رکن ملک کی حیثیت سے اقوام متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی قوانین کی پابندی کرتا ہے اور کبھی بھی ایسے اقدامات میں ملوث نہیں رہا جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے خلاف ہوں۔

عمران اگر موجودہ نظام قبول کر لیں تو گھر پر نظر بندی ایک آپشن مل سکتا ہے: مذاکرات کی اندرونی کہانی

اسلام آباد: 31 دسمبر..... اگر پی ٹی آئی کے بانی اور سابق پی ایم عمران خان موجودہ نظام کو چیلنج نہ کریں تو حکومت عمران خان کو گھر پر نظر بند کرنے کی ڈیل کی پیشکش کر سکتی ہے۔ 9 رمئی کے معاملے پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا، موجودہ اتحادی حکومت 2029ء تک برقرار رہے گی، تاہم مذاکرات میں شامل حکومتی اتحاد کے ایک اہم رکن کا کہنا تھا کہ عمران خان کو اڈیالہ جیل سے بنی گالا اُسی صورت منتقل کیا جائے گا جب وہ موجودہ نظام کو قبول کریں گے اور شورش پسندی کی سیاست کو ترک کریں گے۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر دی نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے ذریعے کا کہنا تھا کہ حکومت کی جانب سے مذاکرات کیلئے کوئی پیشگی شرائط نہیں لیکن اہم معاملات پر موقف واضح ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ تحریک انصاف 2 جنوری کو دو کمیٹیوں کے دوسرے اجلاس میں اپنے باضابطہ مطالبات لے کر آئے گی، لیکن بنیادی معاملات پر دونوں فریقین کے موقف ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ پی ٹی آئی اپنے تمام رہنماؤں (بنیادی طور پر عمران خان) اور کارکنوں کی رہائی چاہتی ہے اور وہ اپنے بانی چیئرمین کو دوبارہ اقتدار میں لانا چاہتی ہے۔ حکومت بحیثیت فریق کا کہنا ہے کہ 9 رمئی کے معاملے پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوگا، عمران خان سمیت سنگین الزامات کا سامنا کرنے والے ملزمان کو عدالتوں سے کلیئر ہونا ہوگا، مذاکرات کمیٹی کے رکن سینیٹر عرفان صدیقی کا کہنا تھا کہ عمران خان کو بنی گالہ منتقل کرنے کی تجویز پر نون لیگ سے تعلق رکھنے والے کمیٹی ارکان یا اتحادیوں کی نمائندگی کرنے والے دیگر کمیٹی ارکان سے بات نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ پس پردہ اس حوالے سے ہونے والی بات چیت کے متعلق نہیں جانتے۔ انہوں نے حکومت کے موقف کا اعادہ کیا کہ تحریک انصاف باضابطہ طور پر آئندہ اجلاس میں جو کچھ پیش کرے گی کمیٹی اس کا باضابطہ جواب دے گی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے معاملے پر پہلے اجلاس میں حکومتی کمیٹی نے پی ٹی آئی کو آگاہ کر دیا تھا کہ تقریباً چار سال تک ملک پر حکومت کرنے والی تحریک انصاف بہتر جانتی ہے کہ عمران خان کے دور میں جن سیاست دانوں کو جیل میں ڈالا گیا تھا اُن میں سے ایک کو بھی ایگزیکٹو آرڈرز سے رہا نہیں کیا گیا تھا۔ نون لیگ کے سینیٹر عرفان صدیقی کا کہنا تھا کہ سرکاری کمیٹی کے ارکان کے درمیان غیر رسمی بات چیت ہوئی ہے کہ انہیں پی ٹی آئی کے ساتھ کیا بات کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی کمیٹی تحریک انصاف کے ساتھ اپنی ملاقات میں کسی بھی شخص یا پارٹی سے متعلق مسئلے کو سامنے نہیں لائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی کمیٹی چارٹر آف اکانومی، چارٹر آف ڈیموکریسی کی تجدید، دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑنے کیلئے متفقہ پالیسی اور سیاسی احتجاج کیلئے حدود کا تعین جیسے پاکستان کے مخصوص معاملات پر سیاسی اتفاق رائے زور دیا

غیر سرکاری تنظیموں میں افغان خواتین کے کام کرنے پر طالبان کی پابندی: اقوام متحدہ کی مذمت

جینوا (ایجنسی) اقوام متحدہ کے سربراہ برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے منگل کو کہا ہے کہ افغانستان کے حکمران طالبان حکام کو غیر سرکاری تنظیموں کے لیے کام کرنے والی افغان خواتین پر پابندی کا فیصلہ واپس لے لینا چاہیے۔ اگست 2021 میں طالبان کی اقتدار میں واپسی کے بعد سے عوامی مقامات سے خواتین کی موجودگی بتدریج ختم کر دی گئی ہے جس نے اقوام متحدہ کو طالبان انتظامیہ کے قائم کردہ "جنسی امتیاز" کی مذمت کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ وولکر ترک نے ایک بیان میں کہا، "میں افغانستان میں ڈی فیکٹو حکام کے اس حالیہ اعلان پر سخت پریشان ہوں کہ اگر غیر سرکاری تنظیمیں افغان خواتین کو ملازمت دیتی رہیں تو ان کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ یہ بالکل غلط راستہ ہے۔" انہوں نے کہا کہ جمعرات کو ایک خط میں طالبان کی وزارت اقتصادیات نے قومی اور بین الاقوامی این جی اوز کو حکم دیا کہ وہ دو سال قبل جاری کردہ ایک حکمنامے کی تعمیل کریں جس کے تحت انہیں افغان خواتین کو ملازمت دینے سے روک دیا گیا ہے۔ ترک نے کہا، "افغانستان میں انسانی صورت حال بدستور تشویشناک ہے جہاں نصف سے زیادہ آبادی غربت میں زندگی گذار رہی ہے۔ افغان خواتین، مردوں، لڑکیوں اور لڑکوں کو زندگی بچانے والی اہم امداد فراہم کرنے میں غیر سرکاری تنظیمیں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور یہ اقدام آبادی کی انسانی امداد حاصل کرنے کی قابلیت کو براہ راست متاثر کرے گا۔" نیز انہوں نے کہا، میں دوبارہ افغانستان کے ڈی فیکٹو حکام پر زور دیتا ہوں کہ وہ گہرے امتیاز کا حامل یہ فرمان اور دیگر تمام اقدامات منسوخ کر دیں جن کا مقصد تعلیم، کام اور صحت سمیت عوامی خدمات تک خواتین اور لڑکیوں کی رسائی ختم اور ان کی نقل و حرکت کی آزادی کو محدود کر دینا ہے۔ کوئی بھی ملک اپنی نصف آبادی کو عوامی زندگی سے باہر رکھ کر سیاسی، معاشی یا سماجی طور پر ترقی نہیں کر سکتا۔ افغانستان کے مستقبل کے لیے ڈی فیکٹو حکام کو اپنا راستہ بدلنا چاہیے۔" طالبان حکام نے لڑکیوں اور خواتین کے لیے پرائمری کے بعد کی تعلیم پر پابندی عائد کر دی ہے، روزگار کو محدود کر دیا اور پارکوں اور دیگر عوامی مقامات تک ان کی رسائی کو روک دیا ہے۔ طالبان حکومت نے شریعت کا جو انتہائی سخت نفاذ کیا ہے، اس کے تحت ایک حالیہ قانون خواتین کو عوامی طور پر گانے یا شاعری کرنے سے منع کرتا ہے۔ یہ انہیں گھر سے باہر اپنی آوازوں اور جسم کو "پردے" میں رکھنے کی بھی ترغیب دیتا ہے۔

کسی کو حق نہیں کہ مجھے سیاست میں کام کرنے سے روکے: رغد صدام حسین

بغداد (ایجنسی) عراق کے سابق صدر صدام حسین کی بیٹی رغد صدام حسین نے اپنے والد کی 18 ویں برسی کے موقع پر ان کی موت کے حوالے سے نئے انکشافات کیے ہیں۔ العربیہ نیوز کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے رغد نے تصدیق کی کہ امریکی وکیل کلارک نے صدام حسین کی پھانسی کا فیصلہ جاری ہونے سے پہلے ہی انہیں اس فیصلے سے آگاہ کر دیا تھا۔ رغد کے مطابق ان کے والد نے اپنی یادداشتوں میں تصدیق کی ہے کہ "الناصق" خاندان ہی نے ان کے بارے میں اطلاع دی تھی۔ رغد صدام حسین نے اعلان کیا کہ اگر عراقیوں نے ان کو چنا تو انہیں سیاست میں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ رغد کے نزدیک اس وقت پورا خطہ المیوں کی لپیٹ میں ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ عراقیوں کو چاہیے کہ کسی بھی بیرونی ایجنڈے کو مسترد کر دیں اور فرقہ واریت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ رغد صدام حسین نے پیر کے روز اپنے والد کی یادداشتوں کے بعض اقتباسات بھی جاری کیے جو صدام نے اپنی سزائے موت کا فیصلہ سنائے جانے کے بعد جیل میں تحریر کیے تھے۔ رغد نے اپنے والد کی روزانہ کی یادداشتوں میں سے ایک اقتباس نقل کیا جس میں صدام حسین لکھتے ہیں "مورخہ 5-11-2006 کی سماعت میں سزائے موت کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ میرا خیال تھا کہ میں نے خود کو اس کے لیے تیار کیا ہوا ہے تاہم ایسا نہیں تھا۔ بہت سے لوگوں نے اس فیصلے پر اعتراض کیا جن میں انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی تھیں۔ مورخہ 26-12-2006 کی شام سات بجے منعقد ہونے والی ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے اعلان کیا کہ سزائے موت کی توثیق ہو چکی ہے اور اس پر 30 روز کے اندر عمل درآمد ہوگا"۔

یون کے وکیل نے ان کی گرفتاری کو غیر قانونی قرار دیا

سیول، 31 دسمبر (یو این آئی) جنوبی کوریا کے عارضی طور پر معطل صدر یون سک یول کے وکیل نے ان کے لیے عدالت سے منظور شدہ گرفتاری وارنٹ کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ جنوبی کوریا کی یونہاپ نیوز ایجنسی نے منگل کو اطلاع دی ہے کہ سیول کی مغربی ڈسٹرکٹ کورٹ نے ملک میں مارشل لا لگانے کی ناکام کوشش پر مسٹر یون کے وارنٹ گرفتاری کی منظوری دے دی ہے۔ مزید برآں، مسٹر یون کی سیول میں صدارتی رہائش گاہ کی تلاشی کے لیے وارنٹ بھی جاری کیے گئے ہیں۔ گرفتاری کا وارنٹ مبینہ طور پر اعلیٰ عہدے داروں کے کرپشن انویسٹی گیشن آفس (سی آئی او) کی درخواست پر جاری کیا گیا۔ مسٹر یون کے پوچھ گچھ کے لیے حاضر نہ ہونے کے بعد سی آئی او نے وارنٹ کی درخواست کی۔ جنوبی کوریا کی تاریخ میں پہلی بار کسی موجودہ صدر کے وارنٹ گرفتاری جاری کیے گئے۔ یونہاپ نے مسٹر یون کے قانونی نمائندے یون گیپ گیون کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سی آئی او کی درخواست پر جاری کیے گئے گرفتاری اور تلاشی کے وارنٹ "غیر قانونی اور غلط" تھے کیونکہ سی آئی او کے پاس بغاوت کے الزام میں "کوئی تفتیشی اختیار نہیں تھا"۔ فی الحال، عدالت نے وکیل کے اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ سی آئی او کو اختیارات کے ناجائز استعمال اور بغاوت کے مقدمات کی تحقیقات کا اختیار ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 3 دسمبر کو مسٹر یون نے مارشل لا کا اعلان کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ اپوزیشن شمالی کوریا سے ہمدردی رکھتی ہے اور بغاوت کی سازش کر رہی ہے۔ پارلیمنٹ نے صدر کے اعلان کو مسترد کر دیا اور چند گھنٹے بعد ہی مارشل لا اٹھانے کے حق میں ووٹ دیا۔ مسٹر یون نے تعمیل کی اور قوم سے معافی مانگی۔ اس کے بعد، 14 دسمبر کو، جنوبی کوریا کی پارلیمنٹ نے مسٹر یون کے مارشل لا کے متنازعہ اعلان پر مواخذے کے لیے ووٹ دیا۔ آئینی عدالت 11 جون 2025 تک اس معاملے پر حتمی فیصلہ کرے گی۔ مسٹر یون کو فیصلے تک عہدے سے معطل کر دیا گیا ہے اور وہ ملک سے باہر نہیں جا سکیں گے، جب کہ ایک عبوری صدر حتمی فیصلہ آنے تک انچارج رہیں گے۔

طیارہ حادثہ: ساؤتھ کورین آرمی نے بوئنگ 800-737 کا معائنہ کیا

سیول، 31 دسمبر (یو این آئی) جنوبی کوریا کی فوج نے 29 دسمبر کو جیجو ایئر کے طیارے کے گر کر تباہ ہونے کے بعد بوئنگ 800-737 پر مبنی طیارے کا حفاظتی معائنہ کیا۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیف آف اسٹاف نے منگل کو یہ اطلاع دی۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے وائس چیئرمین لی جونگ سوپ نے ایک بریفنگ میں کہا" : جنوبی کوریا کی وزارت دفاع نے پیر کو بوئنگ طیاروں اور دیگر فضائی گاڑیوں کے ممکنہ واقعات کو روکنے کے لیے تمام سطحوں پر خصوصی حفاظتی اقدامات نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ " اس اقدام کے ایک حصے کے طور پر، روٹری ونگ ہوائی جہاز اور مسلح افواج کے زیر استعمال تمام فکسڈ ونگز کے آزادانہ معائنہ کا حکم دیا گیا تھا۔ مسٹر لی نے کہا کہ توقع ہے کہ ملک کی بحریہ ہفتے کے آخر تک تمام طیاروں کا معائنہ کرے گی، بشمول بوئنگ 800-737 پر مبنی P-8A طیاروں کا۔ فضائیہ نے پیس آئی ایر بیورن ارلی اینڈ کنٹرول فلائٹ طیاروں کا معائنہ بھی شروع کر دیا ہے۔ جنوبی کوریا کے حکام نے 29 دسمبر کو ہونے والے حادثے کی وجہ کا تعین کرنے کے لیے ملکی ایئر لائنز کے ذریعے چلائے جانے والے تمام بوئنگ 800-737 طیاروں کی حفاظتی جانچ کرنے کے منصوبوں کا انکشاف کیا۔ قابل ذکر ہے کہ اتوار کو جیجو ایئر کی بوئنگ 800-737 فلائٹ 7 سی ,2216 جو کہ 181 افراد کے ساتھ بنکاک سے جنوبی کوریا کے موان جا رہی تھی، لینڈنگ کے دوران رن وے سے اتر گئی اور باڑ سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں دو افراد بچ گئے، جب کہ 179 افراد ہلاک ہوئے۔

شام میں عام انتخابات کے انعقاد میں 4 سال کا عرصہ لگ سکتا ہے: ابو محمد الجولانی

دمشق، 31 دسمبر (یو این آئی) ابو محمد الجولانی نے کہا ہے کہ شام میں عام انتخابات کے انعقاد میں 4 سال کا عرصہ لگ سکتا ہے۔ ہیئۃ تحریر الشام گروپ کے سربراہ احمد الشرع المعروف ابو محمد الجولانی نے اتوار کو سعودی سرکاری نشریاتی ادارے العربیہ کو انٹرویو میں کہا کہ سابق صدر بشار الاسد کی انتظامیہ کے خاتمے کے بعد ملک میں انتخابات کے انعقاد میں چار سال لگ سکتے ہیں۔ انھوں نے شام میں ممکنہ انتخابات کے لیے پہلی بار ٹائم لائن دیتے ہوئے کہا کہ نئے آئین کی تیاری میں 3 سال، جب کہ انتخابات کے انعقاد میں چار سال لگ سکتے ہیں کیوں کہ اس کے لیے ایک جامع مردم شماری کی ضرورت ہے۔ الجولانی نے کہا کہ ملک میں اہل ووٹرز کی شناخت میں وقت لگے گا، خانہ جنگی کے دوران بہت سے شامی اندرونی طور پر بے گھر ہو گئے ہیں، یا انھوں نے دوسرے ملکوں میں پناہ لی ہے۔ احمد الشرع نے کہا کہ اسد حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد شامی عوام کو 'عوامی سروسز' میں نمایاں تبدیلی اور بہتری دیکھنے میں ایک سال کا عرصہ لگ سکتا ہے۔ اس ماہ کے شروع سے ملک کی قیادت سنبھالنے کے بعد سے الشرع کی حکومت پر اس حوالے سے سوالات اٹھ رہے ہیں کہ وہ کثیر النسل ملک پر حکومت کیسے کریں گے، انھوں نے واضح کیا کہ شام کو اپنے نظام قانون کی تعمیر نو کی ضرورت ہے اور قانون کے مطابق انتخابات کرانے کے لیے ایک آبادی کی ایک جامع مردم شماری کرانی ہوگی۔ واضح رہے کہ شام بہت سے نسلی اور مذہبی گروہوں کا گھر ہے، جن میں کرد، آرمینیائی، آشوری (سُریانی)، عیسائی، دروز، علوی شیعہ اور عرب سنی شامل ہیں، عرب سنیوں کی اکثریت ہے۔

شام: اسرائیلی فوج اب قنیطرہ میں داخل، ترکی خاموش

قینیطرہ (ایجنسی) اسرائیلی فوج ایک بار پھر شام کے جنوب میں قنیطرہ کے دیہی علاقے میں واقع شہر البعث میں داخل ہو گئی ہے۔ اس سے قبل وہ شام کے جنوبی حصے میں کئی قصبوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق اسرائیلی فوج نے تلاشی کے بہانے سرکاری دفاتر سے ملازمین کو باہر نکال دیا گذشتہ بدھ کے روز سویسہ قصبے میں ایک مظاہرے پر اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے پانچ شامی شہری زخمی ہو گئے تھے۔ اسرائیلی سرحد کے نزدیک واقع شامی دیہات میں مقامی باشندوں نے مظاہرے کیے، مظاہرین نے اپنے علاقوں پر اسرائیلی فوج کے قبضے کے خلاف شدید غم و غصے کا اظہار کیا۔ اسرائیلی ذمے داران یہ باور کرا چکے ہیں کہ مذکورہ دیہات پر قبضہ ایک برس سے زیادہ طویل ہو سکتا ہے۔ واضح رہے کہ 8 دسمبر کو شام میں حکومت کی تبدیلی کے بعد اسرائیلی فوج نے گولان کی پہاڑیوں میں واقع بفرزون میں پوزیشنیں سنبھال لی تھیں۔ یہ بفرزون 1974 سے اسرائیل اور شام کے زیر کنٹرول علاقوں کو الگ کرتا ہے۔

آئین تحریر کرنے کا عمل نئے سرے سے شروع نہیں ہوگا: شامی اپوزیشن اتحاد

دمشق (ایجنسی) شامی اپوزیشن اتحاد "ائتلاف" کے سربراہ ہادی البحرہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ دار الحکومت دمشق واپس آ گئے ہیں اور یہاں پر ان کا صدر دفتر ہوگا۔ پیر کے روز العربیہ نیوز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ہادی نے واضح کیا کہ "آئین کو تحریر کرنے کا عمل نئے سرے سے شروع نہیں ہوگا، اس میں ایک سال سے زیادہ کا وقت نہیں لگے گا کیوں کہ آئین میں تیار شقیں موجود ہیں"۔ اس سے قبل اور شام میں عبوری سیاسی عمل کے قائد احمد الشرع نے اتوار کے روز "العربیہ نیٹ ورک" سے خصوصی بات چیت میں اعلان کیا تھا کہ آئین تحریر کرنے کا عمل 3 برس تک جاری رہ سکتا ہے۔ ہادی کے نزدیک اہم چیز شہری ریکارڈ کی تجدید ہے جس میں وقت اور بین الاقوامی تجربہ درکار ہوگا کیوں کہ مردم شماری کے لیے دوست ممالک کی مدد کی ضرورت ہے۔ ہادی کے مطابق آئندہ تین برسوں کے اندر شام میں عام انتخابات کے اجرا کا امکان ہے۔ اپوزیشن اتحاد کے سربراہ کے مطابق عبوری مرحلے کو فرقہ واریت سے دور رکھا جانا چاہیے۔ اس مرحلے کو جامع اور قابل اعتماد ہونا چاہیے۔ ہادی کے مطابق عبوری مرحلے کا آغاز مارچ 2025 سے ہوگا جیسا کہ احمد الشرع پہلے اعلان کر چکے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ائتلاف کو ابھی تک قومی کانفرنس میں شرکت کی دعوت موصول نہیں ہوئی۔ یاد رہے کہ شام میں عسکری کارروائیوں کی انتظامیہ (مسلح شامی اپوزیشن گروپ) نے رواں ماہ آٹھ دسمبر کو شامی صدر بشار الاسد کی حکومت کے سقوط کا اعلان کیا تھا۔ بعد ازاں مذکورہ انتظامیہ نے عبوری عرصے کے دوران میں آئین اور پارلیمنٹ معطل کرنے کا اعلان کیا تھا۔

بقایا بجلی بلوں پر سرچارج کو معاف کرنے کیلئے سمادھان یوجنا

اپنے بقایا بلوں پر سرچارج میں زیادہ چھوٹ حاصل کرنے کے لیے یکمشت ادائیگی کریں: وزیر توانائی اے کے شرما کی اپیل

لکھنؤ: 31 دسمبر۔ اتر پردیش کے وزیر شہری ترقیات اور توانائی اے کے۔ شرما نے کہا کہ صارفین کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان کے بقایا بجلی بلوں پر سرچارج کو معاف کرنے کے لیے یک مشت سمادھان یوجنا لائی گئی ہے۔ اس اسکیم کو تین مرحلوں میں لاگو کیا گیا ہے، جس کا پہلا مرحلہ 31 دسمبر کو مکمل ہوا۔ اسکیم کا دوسرا مرحلہ یکم جنوری سے 15 جنوری تک کل 15 دن تک چلے گا۔ اس کے بعد تیسرا اور آخری مرحلہ 16 سے 31 جنوری تک کل 16 دن تک چلے گا۔ اس بار OTS اسکیم 15 دسمبر 2024 سے 31 جنوری 2025 تک یعنی کل 47 دنوں تک چلے گی۔ وزیر توانائی نے کہا کہ اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے صارفین کو اپنے قریبی پاور اسٹیشن پر رجسٹریشن کرانا ہوگی۔ تمام قسم کے صارفین اپنے قریبی محکمہ جاتی سیکشن، سب ڈویژن آفس، کیش کاؤنٹر، پبلک سروس سینٹر کے ذریعے یا محکمہ کی ویب سائٹ www.uppcl.org پر لاگ ان کر کے اس اسکیم کے لیے رجسٹر کر سکتے ہیں۔ رجسٹریشن کے وقت 30 ستمبر 2024 تک بجلی کے بلوں کی اصل بقایا رقم کا 30 فیصد جمع کرانا ہوگا۔ صارفین کو 30 ستمبر 2024 تک بجلی کے بقایا بلوں پر سرچارج

میں چھوٹ ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ صارفین کو یکمشت ادائیگی کے ساتھ قسطوں میں ادائیگی کا اختیار دیا گیا ہے۔ آپ کو یکمشت ادائیگی پر رعایت کا زیادہ فائدہ ملے گا۔ ایک کلوواٹ لوڈ تک کے گھریلو صارفین اور 5000 روپے کے اصل واجبات کے ساتھ، اسکیم کے دوسرے مرحلے میں تاخیر سے بلوں کی یکمشت ادائیگی پر سرچارج میں زیادہ سے زیادہ 80 فیصد چھوٹ کا فائدہ حاصل کریں گے۔ قسطوں میں ادائیگی پر 65 فیصد رعایت دستیاب ہوگی۔ اسی طرح 1 کلوواٹ تک کے گھریلو صارفین اور 5 ہزار روپے سے زائد کے اصل واجبات ادا کرنے والے صارفین کو 60 فیصد رعایت اور قسطوں میں ادائیگی پر 50 فیصد رعایت ملے گی۔ 1 کلوواٹ سے زیادہ لوڈ والے گھریلو صارفین اور کمرشل صارفین، نجی اداروں اور چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کو تمام لوڈ تک اپنے واجبات کی یکمشت ادائیگی پر 50 فیصد اور قسطوں میں ادائیگی پر 40 فیصد رعایت ملے گی۔ کسانوں کو 07 مارچ 2024 سے رجسٹر کیا جا رہا ہے تاکہ ان کے نجی ٹیوب ویلوں میں 31 مارچ 2023 تک کے بقایا بجلی کے بلوں پر تاخیر سے ادائیگی کے سرچارج میں چھوٹ حاصل کی جا سکے، جو فی الحال اس چھوٹ کا فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔ اس اسکیم میں گھریلو (LMV-1)، تجارتی (LMV-2)، نجی ادارے (LMV-4B)، صنعتی (LMV-6)، اور مستقل طور پر منقطع صارفین شامل ہیں۔ اس کے تحت صارفین کو یکمشت ادائیگی یا قسطوں میں ادائیگی کا اختیار دیا گیا ہے۔ صارفین نے اسکیم کے پہلے مرحلے میں یکمشت یا قسطوں میں ادائیگی کر کے زیادہ سے زیادہ رعایت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اسکیم کے تحت رجسٹریشن کے لیے تازہ ترین بجلی کا بل اور موبائل نمبر لازمی ہوگا۔ ادائیگی ان ذرائع سے یکمشت یا قسطوں میں بھی کی جا سکتی ہے۔ اگر صارف رجسٹریشن کے بعد مقررہ وقت کے اندر ادائیگی نہیں کرتا ہے، تو اسے اسکیم کا فائدہ نہیں ملے گا، اور اس کا سرچارج بڑھا دیا جائے گا۔ اس اسکیم میں متنازعہ اور عدالت میں زیر التوا مقدمات کو حل کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس میں صارف کو ادائیگی کے بعد اپنا کیس واپس لینے کا حلف دینا ہوگا۔ مزید برآں، جمع کرنے والی ایجنسیوں کو کبھی بھی ادا نہ کیے جانے والے اور طویل عرصے سے ادا نہ کیے گئے صارفین سے ادائیگیاں وصول کرنے پر خصوصی مراعات دی جائیں گی۔ یہ اسکیم صارفین کو زیادہ سے زیادہ فوائد فراہم کرنے کے لیے لائی گئی ہے۔ صارفین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اسکیم کے فوائد حاصل کرنے کے لیے جلد از جلد اندراج کریں۔ وزیر توانائی نے کہا کہ اسکیم کے پہلے مرحلے میں 1720651 صارفین نے چھوٹ کا فائدہ اٹھایا جس سے 1372.09 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی۔ اس میں سے 128382 صارفین نے کبھی ادائیگی نہیں کی، 984026 طویل عرصے سے ادا نہ کیے گئے صارفین اور 608243 دیگر صارفین نے فائدہ اٹھایا۔ ڈسکام کی سطح پر، دکشنانچل میں 326278 صارفین، کیسکو میں 4591 صارفین، مدھیانچل میں 501844 صارفین، پوروانچل میں 525145 صارفین اور پچھمانچل میں 362793 صارفین نے فائدہ اٹھایا۔ وزیر توانائی جناب اے کے شرما نے وزیر اعظم کی ترغیب سے اور وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ہفتہ کے روز ریاست کے تمام زمروں کے صارفین کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے یوگی حکومت کی فلاحی اسکیم 2024-25 کے نفاذ کا اعلان کیا۔ 30 نومبر کو مئو ضلع میں قیام کے دوران، دریائے تمسا کے مقدس کنارے پر گھاٹ کی تعمیر اور خوبصورتی اور روشنی کے کاموں کا افتتاح کیا گیا۔ انہوں نے صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ او ٹی ایس اسکیم کا فائدہ اٹھانے کے لیے جلد آئیں اور یکمشت ادائیگی کر کے اپنے بقایا بلوں پر سرچارج میں زیادہ چھوٹ حاصل کریں۔

محکمہ اسکالرشپ/فیس ری ایمبر سمنٹ اسکیم میں جامع بہتری لانے کیلئے پر عزم ہے: اسیم ارون

وزیر سماجی بہبود کی مختلف اداروں کے سربراہان کے ساتھ آن لائن میٹنگ

لکھنؤ: 31 دسمبر۔ سماجی بہبود کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اسیم ارون نے منگل کو مختلف اداروں کے سربراہان کے ساتھ آن لائن میٹنگ کی۔ اس میں انہوں نے اسکالرشپ اور فیس بھرپائی (ری ایمبر سمنٹ) اسکیم کی تبدیلی کے نکات پر سب سے تجاویز طلب کیں۔ سماجی بہبود کے وزیر نے کہا کہ محکمہ اسکالرشپ/فیس ری ایمبر سمنٹ اسکیم میں جامع بہتری لانے کے لیے پر عزم ہے جس کا مقصد اس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں پر مبنی، موثر، شفاف اور مستحقین کے لیے فائدہ مند بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ سماجی بہبود وزیر اعظم نریندر مودی کے اصلاح، کارکردگی اور تبدیلی (ریفارم، پرفارم اور ٹرانسفارم) کے اصول پر عمل کر رہا ہے۔ سماجی بہبود کے وزیر نے کہا کہ اس کے لیے ماہرین کی ایک ٹرانسفارمیشن ٹیم تشکیل دی گئی ہے، جس نے استفادہ کرنے والوں کی توقعات، نظام میں ممکنہ خامیوں وغیرہ کا جائزہ لینے کے بعد اور مختلف نکات پر گہرائی سے بات چیت اور تفصیلی مطالعہ کے بعد ان کی نشاندہی کی ہے۔ اس اسکیم سے متعلق اہم چیلنجز اور ان کے حل کے

لیے ممکنہ اصلاحات کی نشاندہی کرتے ہوئے ایک پیپر تیار کیا گیا ہے۔ وزیر نے متعلقین سے درخواست کی ہے کہ وہ اس پیپر کا مطالعہ کریں اور اس سلسلے میں اپنی قیمتی تجاویز دیں۔ براہ کرم یہ تجویز ای میل آئی ڈی: asim@asimarun.in پر 10 جنوری تک فراہم کریں۔ مسائل اور حل سے متعلق نکات پر غور جاری ہے۔ جناب ارون نے کہا کہ پیپر میں مذکور مسائل اور ان کے حل سے متعلق نکات ابھی زیر غور ہیں۔ تبدیلی کے اس عمل کو تجاویز پر غور کے بعد ہی حتمی شکل دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تعاون اسکالرشپ ری ایمبر سمنٹ سکیم کو عوام دوست، شفاف اور فائدہ مند بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ میٹنگ میں موصول ہونے والی چند اہم تجاویز مختلف تنظیموں کی جانب سے بھی آئیں۔ ادارے کے سربراہ نے کہا کہ بینک سے ادارے میں رقوم کی منتقلی کا عمل طالب علم براہ راست ای روپی کارڈ کے ذریعے کرے گا، جس میں طالب علم کی جانب سے رضامندی دی جائے گی۔ درخواست کے حتمی لاک کے بعد، ادارے کی سطح پر غلطیوں یا کوتاہیوں کو دور کرنے کے لیے درخواست کو طالب علم کے لاگ ان پر واپس کرنے کا بھی مشورہ دیا گیا۔ اسکیم کو مکمل طور پر آن لائن چلاتے ہوئے پیپر لیس کام کا بندوبست کرنے کی تجویز بھی موصول ہوئی۔ میٹنگ میں جے ایس ایس یونیورسٹی نوئیڈا، جی ایل اے یونیورسٹی متھرا، جے ایس یونیورسٹی شکوہ آباد، گلگوٹیاس یونیورسٹی نوئیڈا، ووبک یونیورسٹی بجنور، جی ایل بجاج گروپ آف انسٹی ٹیوشن نوئیڈا، شاردا یونیورسٹی نوئیڈا، سبھارتی یونیورسٹی میرٹھ، تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی مرادآباد، آئی ایف ٹی ایم یونیورسٹی مرادآباد، آئی ایم ٹی گروپ میرٹھ کے وائس چانسلر/رجسٹرار وغیرہ شریک تھے۔

ٹانڈہ ادھیوکتا کلیان سمیتی کے عہدیداران کی تقریب حلف برداری

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) بار ایسوسی ایشن ٹانڈہ سے منسلک ادھیوکتا کلیان سمیتی کے عہدیداران کی تقریب حلف برداری آج خوشگوار ماحول میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ تقریب میں مہمانِ خصوصی ایس ڈی ایم ٹانڈہ اور مہمانِ ذی وقار کی حیثیت سے تحصیلدار ٹانڈہ، نائب تحصیلدار ٹانڈہ اور بی ڈی او ٹانڈہ نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ تقریب میں ایس ڈی ایم ٹانڈہ کی اہلیہ نے بھی شرکت کی۔ تقریب میں سبھی مہمانوں کا گل پوشی کر کے زوردار استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد منعقد حلف برداری تقریب میں نائب صدر ہلال اشرف، جنرل سکریٹری مہندر مشرا، ٹریژری صدر سنیل کمار، ممبران پرمود پال، راجیش گوڑ، راجندر پرساد وشوکرما وغیرہ نے اپنے عہدہ کا حلف لیا۔ تقریب کی صدارت بار ایسوسی ایشن ٹانڈہ کے صدر محمد مقیم ایڈووکیٹ نے کیا۔ جبکہ نظامت کے فرائض دلیپ مانجھی ایڈووکیٹ نے انجام دیا۔ اس موقع پر شاہ محمد ایڈووکیٹ، اکبر ایڈووکیٹ، تریپیندر سریواستو، رام ناتھ یادو ایڈووکیٹ سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

امان حسن خان ایس پی اقلیتی اسمبلی کے ریاستی نائب صدر

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کی اجازت اور ریاستی صدر شیام لال پال، ریاستی صدر سماج وادی اقلیتی اسمبلی کی سفارش سے۔ شکیل ندوی ساکن ملیح آباد مرزا گنج امان حسن خان کو سماج وادی اقلیتی اسمبلی کی ریاستی ایگزیکٹو میں ریاستی نائب صدر نامزد کیا گیا ہے۔ چیف ترجمان راجندر چودھری نے یہ اطلاع دی۔

نئے لکھنے والے اچھا لکھ رہے ہیں مگر اردو رسم الخط سے دور ہیں: ڈاکٹر عامر قدوائی

ادبی تنظیم فخر ہندوستان کے زیر اہتمام دہلی میں مشاعرے کا انعقاد

لکھنؤ/دہلی۔ ادبی تنظیم فخر ہندوستان لکھنؤ کے زیر اہتمام تماشہ زندگی اسٹوڈیو نیو اشوک نگر دہلی میں ایک شاندار مشاعرے کا انعقاد ہوا جس کی سرپرستی کویت سے آئے معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر عامر نے کی اور صدارت نوجوان خوش فکر شاعر معید رہبر لکھنوی نے کی مہمان اعزازی کی حیثیت سے شاکر دہلوی و علمہ ہاشمی نے شرکت کی اس موقع پر ڈاکٹر عامر قدوائی (کویت) اور شاکر دہلوی کو فخر ہندوستان ایوارڈ پیش کیا گیا جبکہ علمہ ہاشمی کو بطور حوصلہ افزائی فخر ہندوستان ایوارڈ دیا گیا نظامت کے فرائض شاعر بابو علی ابر نے انجام دئے اس موقع پر صدر مشاعرہ معید رہبر لکھنوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایسے پروگرام ہماری گنگا جمنی تہذیب کو فروغ دینے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جبکہ سرپرست مشاعرہ ڈاکٹر عامر قدوائی نے کہا کہ نئے لکھنے والے اچھا لکھ رہے ہیں مگر اردو رسم الخط سے دور ہیں ان کو اردو لکھنے پڑھنے کی کوشش کرنا چاہئے اور مطالعہ بھی کرنا چاہئے۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

مثلِ شمعِ انجمن روشن رہا اپنا وجود
ذرا سنبھل کے میاں ہم نے گفتگو کرنا
ہم اپنے سر پہ کئی آسمان رکھتے ہیں
ڈاکٹر عامر قدوائی

ہم تو ہم ہی تھے ہمیں چاہے جدھر رکھا گیا
معید رہبر لکھنوی

وہ بھی ظاہر ہے مرے بعد کسی کا ہوگا
میں بھی رہ پاؤں گا اس حال میں تنہا کب تک
شاکر دہلوی

فاتحہ پڑھنے بھی آئے ہو تو ہے ساتھ رقیب
تم مسلمان ہو مردے کو جلاتے کیوں ہو
محمد علی علوی

جھوٹ کے پتھروں پر ہے بنیاد اور
در پہ تختی ہے سچ بولنا چاہئے
بابو علی ابر

خود کو اتنا بھی طلبگار نہیں کرنا تھا
بات کرنی تھی مگر پیار نہیں کرنا تھا
علمہ ہاشمی

ہو کر وہ روبرو مجھے پہچانتا نہیں
کہتا ہے یار اب وہ مجھے جانتا نہیں
رضوان ملک فانی

گھر سے نکلو تو بس ماں کی دعائیں لیکر
حادثے راہ میں ہوتے ہیں تو ٹل جاتے ہیں
عارف علوی

اس کے علاوہ، صادق گیا، فیضان، فراز فیض، انجلی سنگھ، ارون شریواستو، کلدیپ مشرا، اوپی، شرما، آرتی ورما، نبیل مرزا، ساگر شرما دیوانہ، رومی فضل، عرش مان، سیّد بدرالدجی مہما سنگھ عیان شیخ، فرید احمد، دیپک مشرا، عبدالعالم ملک، منجیت دہیا، سنجے شکلا، اسجد دیوبندی نے بھی کلام پیش کیا آخر میں کنوینر مشاعرہ عارف علوی نے کلمات تشکر ادا کئے

کسی کو بھی کھلے آسمان تلے نہیں سونا چاہیے

پرنسپل سکریٹری ریونیو اور راحت کمشنر نے نائٹ شیلٹر کا معائنہ کیا

لکھنؤ: 31 دسمبر۔ پرنسپل سکریٹری پی گرو پرساد اور ریلیف کمشنر بھانو چندرا گوسوامی نے منگل کو جیامئو 1090 چوراہے، قیصر باغ اور چارباغ بس اسٹینڈ پر قائم نائٹ شیلٹر کے انتظامات کا معائنہ کیا اور افسران نے معائنہ کے دوران کمبل بھی تقسیم کئے۔ معائنہ کے دوران پرنسپل سکریٹری ریونیو جناب پی گرو پرساد نے وہاں موجود افسران کو ہدایت دی کہ وہ پوری حساسیت کے ساتھ نائٹ شیلٹر کو چلائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بھی شخص کسی بھی حالت میں کھلے میں نہ سوئے۔ انہوں نے واضح ہدایت دیں کہ میونسپل کارپوریشن اور انتظامیہ سے وابستہ افسران اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس کام میں کوئی لاپرواہی نہ برتی جائے۔ جناب پرساد نے کہا کہ سردی سے بچاؤ کے لیے نائٹ شیلٹر میں مناسب وسائل رکھے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر پوری ریاست میں اب تک 1240 نائٹ شیلٹر تیار کیے گئے ہیں اور ضرورت کے مطابق ان میں مزید توسیع کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب تک پوری ریاست میں تین لاکھ سے زیادہ کمبل تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ریاست کے تمام اضلاع کو سردی سے نمٹنے کے لیے مناسب بجٹ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے پوری ریاست میں بجٹ کی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ ریلیف کمشنر نے کہا کہ گزشتہ دو دنوں سے ریاست بھر میں سردی کی لہر کا وسیع اثر ہے، جس کے پیش نظر تمام ڈویژنل کمشنروں اور ضلع مجسٹریٹوں کو اپنے اپنے ڈویژن اور اضلاع کا دورہ کرنے اور نائٹ شیلٹر اور پناہ گاہوں کا معائنہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تمام کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ نائٹ شیلٹر اور پناہ گاہوں کے انتظامات کو مضبوط بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ کو چاہئے کہ وہ ذاتی طور پر نائٹ شیلٹر کا دورہ کریں اور لوگوں سے بات کریں اور اپنے تجربات کی بنیاد پر جہاں کہیں کوئی کمی ہو اسے دور کیا جائے۔ انہوں نے نائٹ شیلٹر کو صاف ستھرا رکھنے اور ان میں پیدا ہونے والے مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ افسران اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بھی بے سہارا اور ضرورت مند شخص کھلے آسمان، ڈیوائیڈر، روڈ ٹریکس اور پارکوں میں نہ سوئے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ اور میونسپل کمشنر ہر حال میں ضرورت مند افراد کو کمبل فراہم کرنا یقینی بنائیں۔ جناب گوسوامی نے واضح کیا کہ افسران کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ سردی کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش نہ آئے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کا واضح ارادہ ہے کہ کسی بھی شخص کو سردیوں میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف مقامات پر جلنے والے الاؤ کی ٹیکنالوجی کے ذریعے مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ ریلیف کمشنر کے دفتر میں واقع کنٹرول روم سے نائٹ شیلٹر، بون فائر اور کمبل کی تقسیم پر عام لوگوں کے ساتھ براہ راست رابطہ کیا جا رہا ہے۔ اس کام سے وابستہ افسران کو فیڈ بیک کی بنیاد پر کوتاہیوں کو دور کرنے کی ہدایت دی جا رہی ہے۔ جناب گوسوامی نے میونسپل کمشنر کو ہدایت دی کہ وہ ہر زون میں نائٹ شیلٹر کے بارے میں تفصیلی معلومات ظاہر کریں۔ انہوں نے شہر میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے نصب اسکرینوں پر بس اسٹینڈ کے ساتھ ساتھ نائٹ شیلٹروں کی فہرست آویزاں کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے عام لوگوں کو پناہ گاہوں کے بارے میں آسانی سے معلومات مل جائیں گی۔ جناب گوسوامی نے نائٹ شیلٹر کے سامنے الاؤ کے مناسب انتظامات اور پناہ گاہوں کے اندر مناسب روشنی کا انتظام کرنے کی ہدایت دی، انہوں نے یہ بھی کہا کہ نائٹ شیلٹروں میں خواتین کی حفاظت کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ معائنہ کے دوران میونسپل کمشنر جناب اندرجیت سنگھ، ایڈیشنل میونسپل کمشنر اور ایگزیکٹو انجینئر اور دیگر افسران موجود تھے۔

2024 میں اپنے عروج پر پہنچی سپا، پالیسی میں کیا بڑا بدلاؤ

لکھنؤ: 30 دسمبر (پی این ایس) سال 2024 سماج وادی پارٹی کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔ اگرچہ اسے مرکز میں اقتدار میں حصہ نہیں مل سکا، لیکن اس نے اپنے قیام کے بعد سے لوک سبھا میں سب سے زیادہ نشستیں حاصل کیں۔ نیتا جی ملائم سنگھ یادو کی پارٹی کو آگے بڑھانے میں ان کے بیٹے "چھوٹے نیتا جی" اکھلیش یادو کامیاب رہے ہیں۔ تاہم اس سال ہوئے ضمنی انتخابات میں بھی ایس پی کو دھچکا لگا۔ سال 2024 میں ہوئے لوک سبھا انتخابات میں، ایس پی نے یوپی میں 37 سیٹیں لے کر بی جے پی سے آگے نکل گئی۔ ایس پی کو اپنی تین دہائیوں سے زیادہ کی تاریخ میں کبھی اتنی سیٹیں نہیں ملی تھیں۔ اکھلیش یادو کی قیادت میں ایس پی ملک کی تیسری سب سے بڑی پارٹی بن گئی۔ اس نتیجے نے ایس پی اور اس کے کارکنوں میں نئی جان ڈال دی۔ اس سے اکھلیش کی پی ڈی اے (پسماندہ، دلت اور اقلیتی اتحاد) کی حکمت عملی پر مہر لگا دی۔ جہاں ایس پی کے ساتھ مسلم یادو مساوات مضبوط دکھائی دے رہی تھی وہیں غیر یادو او بی سی ذاتوں نے بھی ایس پی کا ساتھ دیا۔ لیکن، لوک سبھا انتخابات کے چند ماہ بعد ہی یوپی میں ہوئے ضمنی انتخابات میں ایس پی کو دھچکا لگا۔ جب کہ پارٹی نے پہلے ان نو میں سے چار سیٹوں پر قبضہ کیا تھا لیکن ضمنی انتخابات میں وہ صرف دو سیٹیں جیت سکی۔ جو یقینی طور پر اسے لوک سبھا انتخابات کے بعد اپنی حکمت عملی کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرے گا۔ اس نے ایس پی کو اپنی حکمت عملی کو مزید بہتر بنانے کا سبق بھی سکھایا۔ تاہم سیاسی تجزیہ کاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ضمنی انتخابات اکثر ریاستی حکومتوں کے حق میں جاتے ہیں۔ اکھلیش یادو کے لوک سبھا جانے کے بعد ایس پی نے یوپی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کا عہدہ ماتا پرساد پانڈے کو دے دیا۔ اسے برہمن ووٹروں کو راغب کرنے کی کوشش کے طور پر لیا جا رہا ہے۔ اب معاملہ یہ ہے کہ اکھلیش کے بعد یوپی اسمبلی میں حزب اختلاف کی اہم پارٹی کی طرف سے بحث و مباحثہ کے ذریعے حکمراں پارٹی پر چلائے جانے والے تیر کچھ کم ہو گئے۔ غیر پارلیمانی زبان کے انداز نے تشویشناک صورتحال پیدا کر دی۔ اس کے ساتھ ہی قانون ساز کونسل میں بحث کے دوران اپوزیشن لیڈر لال بہاری یادو کے جارحانہ رویہ کی وجہ سے کئی بار غیر آرام دہ صورتحال پیدا ہوئی۔ ایس پی نے بھی نئی حکمت عملی اپنائی۔ دلت برادری کو آمادہ کرنے کے لیے، 'بابا تیرا مشن ادھورا، اکھلیش کریں پورا' ایس پی نے گاؤں کی سطح پر راجیہ سبھا میں ڈاکٹر امبیڈکر کے بارے میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے بیان پر بھی تنقید کی۔ لوک سبھا انتخابات میں ایس پی کانگریس کے ساتھ اتحاد کر کے عام ووٹروں کو یہ پیغام دینے میں کامیاب ہوئی کہ وہ قومی سطح پر بھی ایک متبادل ہو سکتی ہے۔ تاہم لوک سبھا کے اندر صنعتکار گوتم اڈانی کے معاملے پر ایس پی اور کانگریس کے درمیان اختلافات بھی کھل کر سامنے آئے۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے سیاسیات کے پروفیسر سنجے گپتا کا ماننا ہے کہ اگر ایس پی-کانگریس اتحاد مستقبل میں بھی برقرار رہتا ہے تو اس اتحاد کو دلت-برہمن مساوات سے زیادہ فائدہ مل سکتا ہے۔ سال 2024 میں جہاں یوپی میں انڈیا الائنس نے کامیابی حاصل کی وہیں باہمی تال میل کے فقدان کی وجہ سے اتحاد میں دراڑیں بھی محسوس کی جا رہی ہیں۔ اس کا اظہار دونوں پارٹیوں کے دوسری اور تیسری صف کے لیڈر وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات سے پہلے ایس پی نے پی ڈی اے کا نعرہ دیا، لیکن اس کی تعریفیں الگ الگ طرح سے بھی دی گئیں۔

مرادآباد: اب مسلم علاقے میں ملا 44 سال پرانا مندر

مرادآباد: 31 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سنبھل، وارانسی، بلند شہر کے بعد اب 44 سال سے بند گوری شنکر مندر مرادآباد میں مل گیا ہے۔ یہی نہیں میونسپل کارپوریشن کی ٹیم نے جب مقام کی کھدائی کی تو شیو خاندان کی مورتیاں درگا، شیولنگا اور ماکالی کھنڈر حالت میں پائی گئیں۔ 1980 میں اس مندر کے آس پاس ہندو آبادی کی ایک بڑی تعداد رہتی تھی لیکن ہندو مسلم فسادات کے بعد ہندو خاندان یہاں سے ہجرت کر گئے۔ اس وقت سے یہ مندر بند تھا۔ رفتہ رفتہ یہ کھنڈرات میں بدل گیا۔ رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس مندر کے آس پاس کا علاقہ مسلم اکثریتی ہے۔ یہ مندر کافی عرصے سے بند تھا اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ میونسپل کارپوریشن اور پولیس انتظامیہ کی ٹیم کی موجودگی میں مندر کو کھولا گیا اور اندر کی صفائی بھی کی گئی۔ اس مندر کے اندر پائے جانے والے بتوں میں شیولنگا، نندی، گنیش، کارتیکیہ اور ہنومان کے بکھرے ہوئے بت شامل ہیں۔ گوری شنکر مندر کی تعمیر نو اور پوجا شروع ہونے کے بعد یہ جگہ دوبارہ مذہبی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گی۔ پجاری کے پوتے نے ڈی ایم کو خط لکھا تھا۔ اس نے اس خط میں بتایا تھا کہ یہ خاندان دولت باغ (جھمبو کے نالے کے پاس) میں رہتا تھا۔ قریب ہی ہندو آبادی تھی اور کھیت اور کھلیان بھی تھے۔ دادا گنگا رام 1980 کے فسادات میں مارے گئے تھے۔ اس کے بعد تقریباً 40 خاندانوں نے اپنے آباؤ اجداد سمیت دولت باغ سے اپنے گھر بیچے اور لائن کے اس پار آباد ہو گئے۔

انجینئر ظفر الدین صدیقی کی دوسری برسی پر خصوصی تقریب

لکھنؤ: 30 دسمبر (پی این ایس) انجینئر ظفر الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر، الھد اماڈل اسکول، تروبی نگر، لکھنؤ) کی دوسری برسی کے موقع پر خادم تعلیم ظفر الدین صدیقی ایوارڈ کا انعقاد قابل ستائش ہے۔ اس موقع پر قومی سماجی کارکن تنظیم کی جانب سے تعلیم اور عوامی خدمت کے میدان میں بے لوث خدمت کرنے والوں کو اعزاز سے نوازا جائےگا، جو ایک اہم قدم ہے۔ اس پروگرام میں کلیدی کردار ادا کرنے والے قومی سماجی کارکن تنظیم کے کنوینر محمد آفاق کی تعریف کرتے ہوئے اسمارٹ وژن پارٹی انڈیا کے جنرل سکریٹری شہزادے منصور احمد نے کہا کہ قومی سماجی کارکن تنظیم کے کنوینر محمد آفاق نے اس تقریب کے ذریعے معاشرے اور ملک کی ترقی، خوشحالی اور تعلیم کے میدان میں خدمات انجام دینے والوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ یہ اقدام معاشرے کے لیے ایک حوصلہ افزا پیغام ہے۔ محمد آفاق بلاشبہ ایک سچے اور ایماندار سماجی کارکن ہیں، جو غریب، مظلوم اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کے لیے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔

نئے سال پر بنارس گھومنے گیا تھا پورا خاندان

چوروں نے صاف کر دیا گھر، سی سی ٹی وی میں قید ہوئی کرتوت

سون بھدر: 31 دسمبر (پی این ایس) پیر کی رات دوا کاروباری اور کان کنی کے تاجر کے گھر پر چوری کی واردات ہوئی۔ چور گیٹ پھاند کر گھر میں داخل ہوئے اور تین لاکھ روپے نقدی، سونے چاندی کے زیورات اور تقریباً آٹھ لاکھ روپے کا سامان چوری کر لیا۔ یہ سارا واقعہ سی سی ٹی وی میں قید ہو گیا ہے۔ فوٹیج کی بنیاد پر پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ واردات کے وقت گھر میں کوئی موجود نہیں تھا۔ گھر والے بنارس گئے ہوئے تھے۔ اوبرا تھانہ علاقہ کے بلی گاؤں کے رہنے والے دیویندر رائے پیر کو اپنے خاندان کے ساتھ بنارس گئے ہوئے تھے۔ گھر میں کوئی نہیں تھا۔ رات ڈیڑھ بجے کے قریب دو چور مین گیٹ سے اندر داخل ہوئے۔ پھر انہوں نے کمرے کا دروازہ توڑ کر وہاں رکھی الماری میں رکھی نقدی اور زیورات لے اڑے۔ منگل کی صبح جب ملازم صفائی کے لیے گھر پہنچا تو تالا ٹوٹا ہوا پایا اور گھر کے مالک کو اطلاع دی۔ چوری کی اطلاع ملنے کے بعد سی او ہرش پانڈے نے موقع پر پہنچ کر جانچ کی۔ گھر میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج میں چور گیٹ سے اندر داخل ہوتے اور کمروں سے چوری کرتے نظر آ رہے ہیں۔ چور اپنے چہرے کپڑے سے ڈھانپ رکھے تھے۔ انہوں نے اپنے ساتھ راڈ، ہتھوڑا اور دیگر ہتھیار بھی رکھے تھے۔ اہل خانہ کے مطابق چور پانچ الماریوں کے تالے توڑ کر نقدی اور زیورات سمیت قیمتی سامان لے اڑے۔

اودھ نامہ

نیا سال اور امن کی امیدیں

تمام قارئین کو نئے سال 2025 کی دلی مبارکباد۔ ہر سال کی طرح یہ سال بھی گذر گیا۔ دن مہینے کب کتنی سرعت سے گذر گئے اس کا احساس ان لوگوں کو بھی ذرا بھی نہیں ہوا جن کے رات دن کے لمحات عیش و عشرت اور بے فکری میں گذرتے رہے۔ لیکن ایک لمحے کا کرب ان لوگوں کو سب سے زیادہ ہوا جن کے پاس کھانے کو روٹی نہیں۔ رہنے کو چھت نہیں اور بیماروں کے لئے دوا نہیں۔ ذرا تصور کریں کہ غزہ جسے اسرائیل کی فوجوں نے تباہ کر دیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق 45 ہزار سے زیادہ افراد صرف فلسطین کے ہلاک ہوئے ہیں۔ ج ن م یں ایک بڑی تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ میں شریک نہیں ہیں۔ پھر بھی اسرائیل کے ظلم و ستم کا شکار ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں ار ابھی کتنے دن ہوتے رہیں گے اس کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہا نہیں جا سکتا ہے۔ مذاکرات کی کوششیں ابھی تک پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکی ہیں۔ ہو بھی کیسے سکتی ہیں کہ ایک طف اسرائیل اس بات پر بضد ہے کہ وہ حماس کو ختم کرنے سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہوگا۔ اور حماس ہے کہ وہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں۔ اگرچہ اس کے کئی بڑے رہنما مارے جا چکے ہیں۔

اسرائیل پر جب سات اکتوبر 2023 کو اچانک حماس نے حملہ بولا تو دنیا کو یقین نہیں ہوا کہ اسرائیل جیسے ملک پر حماس جیسی معمولی تنظیم حملہ کرنے کی سوچ سکتی ہے۔ لیکن یہ ہو چکا تھا اور اس حملہ نے اسرائیل کو پاگل کر دیا کیونکہ یہ حملہ اسرائیل کی انا اور اس کے غرور پر بھی تھا۔ اسرائیل نے جو کیا اسے وہی کرنا تھا، لیکن اس کے اندازے غلط ثابت ہو چکے ہیں، کیونکہ اس نے جو اہداف طے کئے تھے وہ سوا سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی پورے نہیں ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر گذرتے دن کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی بوکھلاہٹ بڑھتی جا رہی ہے اور اس کے جنون میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ امریکہ اس کی پشت پر پوری طرح سے کھڑا ہے اور لگاتار اس کی کمک جاری ہے۔ وہ بار بار اعلان کر چکا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ پوری طرح سے کھڑا ہے۔ بائڈن کا وقت پورا ہو چکا ہے اور نئے صدر ڈونالڈ ٹرمپ باقاعدہ امریکہ کی باگ ڈور سنبھالنے والے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ امریکہ کی خارجہ پالیسی میں کوئی بدلاؤ نہیں ہونے والا ہے۔ اسرائیل اور حماس کی لڑائی کے حوالے سے ٹرمپ کے جو بیانات آئے ہیں ان کی روشنی میں یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ ٹرمپ کے آتے ہیں یہ جنگ مزید تیز ہوگی اور شائد جلد ہی کسی نتیجہ پر پہونچ جائے گی۔ حماس جن کے افراد جانے کہاں غائب ہو جاتے ہیں۔ ان پر ٹرمپ کس طرح قابو پائیں گے۔ اور حماس کو ملنے والی مدد کو کیسے روکیں گے۔ ابھی تک صرف اندازے ہیں کہ حماس کو امداد کہاں سے پہونچ رہی ہے لیکن یقینی طور نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کون اس کی پشت پر کھڑا ہے۔

نئے امریکی صدر کے نئے سال میں نئے خواب ہیں۔ وہ اپنے ملک کی سرحدوں میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ان کی نئی انتظامیہ پاناما کینال پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ ٹرمپ نے گرین لینڈ کو بھی خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے جو کہ ڈنمارک کا خود مختار علاقہ ہے۔ ٹرمپ نے کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو پر طنز کیا ہے کہ ان کے ملک کو 51 ویں امریکی ریاست بنا دیا جانا چاہیے۔ لیکن اس پیش کش میں سیدھے سیدھے الحاق کا دعویٰ کیا گیا ہے اور کسی خرید و فروخت کی بات نہیں کی گئی ہے۔ سوشل میڈیا پوسٹس اور حامیوں کے لیے ریمارکس میں، ٹرمپ نے پاناما پر الزام لگایا کہ وہ نہر کو استعمال کرنے کے لیے امریکا سے بے حد زیادہ ٹیکس وصول کر رہا ہے اور چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی طرف بھی اشارہ کیا۔

پاناما کینال کے وجود سے پہلے، امریکہ کے مشرقی اور مغربی ساحلوں کے درمیان سفر کرنے والے بحری جہازوں کو جنوبی امریکہ کے جنوبی سرے پر، کیپ ہارن کے گرد سفر کرنا پڑتا تھا جس سے کہ سفر میں ہزاروں میل اور کئی ماہ کا اضافہ ہو جایا کرتا تھا۔ 20 ویں صدی کے اوائل میں، امریکی صدر تھیوڈور روزویلٹ نے نئی آبی گزرگاہ کی تکمیل کو ترجیح دی۔ اس وقت یہ علاقہ جمہوریہ کولمبیا کے زیر کنٹرول تھا، لیکن امریکی حمایت یافتہ بغاوت کے نتیجے میں پاناما اور کولمبیا کی علیحدگی ہوئی اور 1903 میں جمہوریہ پاناما کی تشکیل ہوئی۔ امریکا اور نو تشکیل شدہ جمہوریہ نے اسی سال ایک معاہدے پر دستخط کیے جس نے مالی معاوضے کے بدلے میں نہر کی تعمیر کے لیے 10 میل کی زمین پر امریکہ کے کنٹرول میں دے دی گئی۔

امریکہ نے روس کو ایک طویل جنگ میں الجھا رکھا ہے اکہ رس کمزور ہو جائے اور چائنا تنہا پڑ جائے اس طرح امریکہ دنیا کی طاقت کو پری طرح اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتا ہے۔ تا کہ پوری دنیا پر اس کی دادا گیری بنی رہے۔ ایسے میں ہندوستان کے لئے تذبذب کی گھڑی ہے کہ وہ کون سا رخ اپنائے۔ ایک طرف روس سے پرانے تعلقات ہیں لیکن روس کے مقابلہ امریکہ طاقتور ہے۔ مگر امریکہ کے نئے صدر ٹرمپ بھارت کے ساتھ کیا رویہ پانائیں گے ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ امریکی خارجہ پالیسی ٹرمپ کی اگلی مدت کے دوران نمایاں طور پر تبدیل ہو سکتی ہے، لیکن یہ جمہوریت کے لیے اچھا ثابت نہیں ہوگا۔ لیکن ہمیں ان سب مطالبات یا پیش کش پر دوسرے زاویے سے ان کا تجزیہ کرنا چاہیے، دراصل ڈونالڈ ٹرمپ بنیادی طور پر ایک کاروباری ہیں اور ان کے زیادہ تر فیصلے سیاست نہیں بلکہ کاروباری ذہن سے لیے جاتے ہیں۔ اور اس میں وہ کچھ ایسے کام بھی کر جاتے ہیں جو کہ ایک عام سیاست داں کبھی کرنے کی سوچ بھی نہیں سکتا۔ جس کا اثر مثبت یا منفی امریکہ کے ساتھ ساتھ دنیا پر ضرور پڑے گا۔

کچھ تو پیغامِ زبانی اور ہے!

پروفیسر مشتاق احمد

اس ہفتے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت کے دو ایسے بیانات جاری ہوئے ہیں جس کو نہ صرف قومی ذرائع ابلاغ میں بلکہ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ میں بھی غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے اور ان دونوں بیانات پر مختلف تنظیموں اور بالخصوص کئی مسلم تنظیموں اور رہنماؤں کی جانب سے بھی تبصرے کئے جا رہے ہیں اور ان کے حالیہ بیانات کو مثبت قرار دیتے ہوئے خیر مقدم بھی کیا جا رہا ہے اور اس میں مختلف سیاسی جماعتوں اور خود مختار قومی و ملی رہنما شامل ہیں۔ سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ شری بھاگوت کے بیانات کیا ہیں۔ اول بیان ۱۹ دسمبر کو موہن بھاگوت کے ذریعہ دیا گیا کہ "ایودھیا میں رام مندر بننے کے بعد کچھ لوگ ایسے ایشوز کو اچھال کر خود کو ہندوؤں کا لیڈر ثابت کرنا چاہتے ہیں"۔ اور دوسرا بیان گذشتہ دن مہاراشٹر کے امراوتی میں مہانو بھاؤ آشرم کی صد سالہ تقریبات کو خطاب کرتے ہوئے موہن بھاگوت نے کہا کہ "مذہب کے نام پر جو بھی ظلم اور جبر ہوا ہے وہ صرف غلط فہمی اور مذہب کے بارے میں نامکمل معلومات کی وجہ سے ہوا ہے"۔ ان دونوں بیانات کا خیر مقدم کیا جانا فطری عمل ہے کہ اس وقت ملک میں جس طرح کی مسموم فضا ہے اور بالخصوص مسلم اقلیت طبقے کے لئے فتنہ انگیزی اپنے شباب پر ہے اور کسی بھی سیاسی جماعت کی طرف سے مسلم اقلیت کی حمایت میں کھڑے ہونے کی امیدیں ختم ہوگئی ہیں ایسے وقت میں اگر آر ایس ایس چیف اس طرح کا بیان دے رہے ہیں تو اس سے پُر امید ہونا لمحاتی عمل تو ہے مگر ایک تلخ سچائی یہ ہے کہ ان دونوں بیانات کی ٹائمنگ کو دیکھیں گے تو پھر اس طرح کے بیان کے پسِ پردہ کی حقیقت خود بخود عیاں ہو جائے گی۔ واضح ہو کہ اولاً حال ہی میں دنیا کی مختلف رضا کار تنظیموں اور بالخصوص امریکہ جیسے سوپر پاور ملک نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ ہندوستان میں اقلیتوں کے لئے جس طرح اشتعال انگیزی اور نفرت انگیز بیانات حکمراں جماعتوں کے لیڈروں کے ذریعہ دیا جا رہا ہے وہ تشویشناک ہے۔ دوئم ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی اس وقت کویت کے دورہ پر ہیں اور اس دورہ کو نہ صرف ہند کویت کے درمیان مستحکم رشتوں کی وکالت کی جا رہی ہے بلکہ یہ کہا جا رہا ہے کہ اس دورے سے مسلم ممالک میں ایک مثبت پیغام جائے گا۔ ظاہر ہے کہ تقریباً ۴۳ ربرسوں کے بعد ہندوستان کے وزیر اعظم کا کویت دورہ ہوا ہے کیوں کہ ۱۹۸۱ء میں آنجہانی محترمہ اندرا گاندھی کویت گئی تھیں البتہ اس طویل عرصے میں دونوں ممالک کے وزراء کا وفد آتا جاتا رہا ہے لیکن نریندر مودی کا وہاں جانا ایک تاریخی دورہ تو ضرور ہے کہ کویت کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز "دی آرڈر آف مبارک الکبیر" سے انہیں نوازا گیا ہے۔ میرے خیال سے اب یہ بات بہ آسانی سمجھی جا سکتی ہے کہ موہن بھاگوت نے اپنے مذکورہ دونوں بیانات کے لئے یہ وقت کیوں منتخب کیا ہے۔

بہر حال! آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کے بیانات پر آمنا صدقنا یقین کرنا نہ صرف تاریخی حقائق سے ناواقفیت ہوگی بلکہ خوش فہمی میں مبتلا ہونا سمجھا جائے گا۔ اگر ہمارے قارئین کی یادداشت مستحکم ہے تو انہیں یہ یاد ہوگا کہ موہن بھاگوت نے ۲۰۲۲ء میں اسی طرح کا ایک بیان گیان واپی مسجد کے تعلق سے بھی دیا تھا کہ "رام مندر کی تعمیر کے بعد اب ہر مسجد کے نیچے شیولنگ نہ ڈھونڈا جائے"۔ لیکن اس بیان کے بعد کیا کچھ ہوا وہ سامنے ہے اور اس پر موہن بھاگوت جی کی خاموشی بھی اظہر من الشمس ہے۔ اس لئے حالیہ بیان کو بھی ہندوستانی سیاست کی شطرنجی چال کے تناظر میں دیکھا جانا چاہئے کیوں کہ جس وقت موہن بھاگوت جی کا بیان قومی ذرائع ابلاغ میں سرخیاں بن رہا تھا اسی وقت اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما کے بیانات بھی سرخیاں بن رہے تھے۔ اگر واقعی موہن بھاگوت جی کا مقصد ملک میں امن و امان بحال کرنا ہے اور مبینہ طور پر ہندو مذہب کو بدنام کرنے والوں پر نکیل کسنا ہے تو پھر مختلف ریاستوں میں ان کے نظریے کے علمبرداروں کی حکومت ہے اور ملک کی قیادت بھی ان ہی کے نظریوں کو فروغ دینے والوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر وہ چاہیں تو منٹوں میں ملک کے حالات بدل سکتے ہیں۔ جہاں تک ان کے حالیہ بیان کہ مذہب کے نام پر ظلم و ستم محض اس لئے بڑھ رہے ہیں اس کی وجہ مذہب کی ناواقفیت ہے۔ بلاشبہ ان کا یہ بیان حرف بہ حرف صداقت پر مبنی ہے کہ دنیا کا کوئی بھی مذہب انسان سے نفرت کرنا نہیں سکھاتا اور نہ مذہبی جنون پیدا کر انسانی معاشرے کو تباہیوں کا شکار بنانے کی اجازت دیتا ہے۔ موہن بھاگوت جو سناتن دھرم کے مبلغ ہیں اس دھرم میں تو انسان ہی نہیں بلکہ چرند پرند اور درختوں کو بھی پوجنے کی روایت ہے۔ سناتن دھرم کا عالمی منتر ہے کہ "بسودیو کٹمبکم" یعنی پوری دنیا ایک خاندان ہے۔ ظاہر ہے جس دھرم میں پوری دنیا کو ایک خاندان کا تصور ہے اس میں مذہب دیوار کہاں بنتی ہے۔ مذہب اسلام میں بھی اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے سلوک کی وکالت کی گئی ہے اور عیسائی مذہب میں انسانیت کی پاسداری کو اولیت حاصل ہے۔ سکھوں کے یہاں بھی سب انسان ایک ہے کا نعرہ گونجتا رہتا ہے اس لئے موہن بھاگوت نے جو بیان دیا ہے وہ ایک ازلی اور ابدی حقیقت ہے اور اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے مگر ان کے ذریعہ اس طرح کے بیانات ماضی میں بھی دیئے جاتے رہے ہیں اور اس کے بعد ملک کے حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں تو کیا مذکورہ دونوں بیانات کو ماضی کے بیانات سے جوڑ کر دیکھا نہیں جانا چاہئے؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ ہمارے ملک میں جس طرح کا بیانیہ قائم کیا جا رہا ہے۔ تعلیم گاہوں سے لے کر سرکاری دفاتر میں اور اب تو عدالتی نظاموں میں بھی جس طرح کی زہر فشانی دیکھی جا رہی ہے، کیا ایسے حالات میں ہمارا وطن عزیز ہندوستان "وشوگرو" بن سکتا ہے اور ہم ترقی یافتہ ملک کی قطار میں کھڑے ہو سکتے ہیں؟ جس ملک کی بیس فیصد آبادی اضطرابی کیفیت کی شکار ہو، وہ موب لینچنگ کے خوف سے ہراساں ہو، لباس اور کھان پان کے نام پر اسے اپنی جان گنوانی پڑے، سفر میں مذہبی شناخت کی بنیاد پر زد و کوب کیا جائے، کیا ایسے ماحول میں ملک کی معیشت مستحکم ہو سکتی ہے؟ اگر واقعی آدرنیہ موہن بھاگوت جی چاہتے ہیں کہ ان کا ملک سناتن دھرم کا علمبردار بنا رہے تو انہیں پوری دنیا کو یہ پیغام دینا ہوگا کہ ہمارا دھرم پوری دنیا کو ایک خاندان مانتا ہے اور ملک کے ہر شہری کو باعزت زندگی جینے کا موقع فراہم کرے گا کہ جب تک یہاں کا ہر شہری خوف و ہراس کی دنیا سے نجات پا کر بھائی چارے کے ماحول میں زندگی گزارنے کو آزاد نہیں ہوگا اس وقت تک ہمارے ملک کی معیشت کو استحکام بخشنے میں اس کی حصہ داری یقینی نہیں بن سکتی۔ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے اس لئے موہن بھاگوت جی کے بیان کو مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ کے اس شعر کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ صرف "خط" کی جگہ "بیان" لکھ کر دیکھئے اور اس کی معنویت پر سنجیدگی سے غور کیجئے تو خود بخود بھاگوت جی کے بیانات کی زیریں لہروں تک ہم پہنچ جائیں گے ؎

دے کے خط، منہ دیکھتا ہے نامہ بر
کچھ تو پیغامِ زبانی اور ہے

موبائل: 9431414586

'ہندو غیر منقسم کنبہ' میں گھمسان!

شرد گپتا

یہ وقت خطرناک ہے، ہم آنکھیں موندے نہیں رہ سکتے، انتظار تو قطعی نہیں کر سکتے کہ اس سے بھی بدتر فرقہ وارانہ خوفناک خواب کیا ہونے والا ہے

"رام مندر تعمیر کے بعد 'کچھ لوگوں' کو لگتا ہے کہ وہ نئی جگہوں پر اسی طرح کے ایشوز اٹھا کر ہندوؤں کے لیڈر بن سکتے ہیں۔ یہ قابل قبول نہیں ہے... ہر دن ایک نیا تنازعہ کھڑا ہو رہا ہے۔ اس کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے؟ اسے بند ہونا چاہیے، یہ جاری نہیں رہ سکتا۔" 19 دسمبر کو پونے میں ایک تقریب کے دوران یہ الفاظ آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کے تھے۔ ہندو سنتوں کے ادارہ 'اکھل بھارتیہ سنت کمیٹی' ان کے اس بیان سے خوش نہیں نظر آیا اور اس نے بھاگوت کو ایسے معاملے ہندو سنتوں کے لیے چھوڑ دینے کا مشورہ دیا۔ اتراکھنڈ میں جیوتر مٹھ پیٹھ کے شنکراچاریہ سوامی اویمکتیشورانند سرسوتی نے تنقید کرتے ہوئے بھاگوت پر الزام عائد کیا کہ انھوں نے بس وہی کہا جو انھیں اس وقت سیاسی طور پر سہولت آمیز لگا۔ 'ہندوستانی نظام علم کو فروغ دینے اور ہندو ثقافت و فلسفہ کی گہری سمجھ ہونے' کا دعویٰ کرنے والے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم 'جنے پور ڈائیلاگس' نے لکھا: "آر ایس ایس چیف ہندوؤں کے ترجمان نہیں ہیں اور ہم اپنی زمین کا ایک ایک انچ پھر سے حاصل کر کے رہیں گے۔" آر ایس ایس کے ہفتہ واری ترجمان رسالہ 'پانچ جنیہ' اور 'آرگنائزر' نے بھی جب بھاگوت کے تبصروں کی تنقید کی تو صاف ہو گیا کہ آر ایس ایس کنبہ میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔

12 اکتوبر کو اپنے سالانہ دسہرا خطاب میں آر ایس ایس چیف نے لوگوں سے کہا تھا کہ "تشدد کا سہارا نہ لیں، سماج کے ایک خاص طبقہ پر حملہ نہ کریں یا کسی دوسرے کے عقیدہ، عبادت گاہ، پاکیزہ کتاب یا ان کے نظریات یا الفاظ میں ان کے معبود کے تئیں خوف یا ہتک عزتی پیدا نہ کریں۔" ان کی ان باتوں پر کٹر قیادت والے آر ایس ایس کنبہ میں اس وقت کوئی خاص ردعمل نہیں ہوا تھا، لیکن اس بار ماحول بدلا ہوا ہے۔ اسی دن جب بھاگوت نے بھائی چارہ میں اپنا بھروسہ ظاہر کیا، 'پانچ جنیہ' کے مدیر ہتیش شنکر بغیر کسی لاگ لپیٹ ان کو نظر انداز کرتے دکھائی دیے۔ اپنے دستخط شدہ اداریہ میں وہ نہ صرف قدیم مندروں کی 'تلاش' کے لیے جگہ جگہ چل رہی کھدائی کے دفاع میں اترے بلکہ ہندو وقار کی حفاظت کی کوشش کی شکل میں اس روش کی تعریف بھی کی۔

کچھ ہی دنوں کے بعد ایک دیگر میٹنگ میں بھاگوت نے کہا کہ کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ وہ 'مندر۔ مسجد' کے ایشوز کو پھر سے بھڑکا کر ہندوؤں کے لیڈر بن سکتے ہیں، اور ہر بار یکساں سیاسی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یہ بیان وزیر اعظم نریندر مودی کی تنقید کے طور پر دیکھا گیا، جنھوں نے نہ صرف رام جنم بھومی مندر کی بنیاد رکھی اور اس کا افتتاح کیا بلکہ اپنی عظیم حصولیابیوں میں سے ایک کی شکل میں مشتہر کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ بھاگوت کا یہ بیان آنے کے چند منٹوں میں ہی ہندوتوا ٹرولس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ان کی تنقید کی جھڑی لگا دی، اور فطری طور سے انھیں بڑے ٹی وی چینلوں اور دیگر مین اسٹریم میڈیا ٹھکانوں پر ان کے من مطابق نشریہ کا وقت بھی ملا۔ نابینا سنت سوامی رام بھدراچاریہ، جن کی دلیلوں نے مبینہ طور پر ایودھیا تنازعہ معاملہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے کو مندر کی حمایت میں جھکا دیا تھا، کا تبصرہ تھا "ایسا لگتا ہے کہ وہ کسی طرح کی تسکین پہنچانے والی سیاست سے متاثر ہیں۔"

جیوتر مٹھ شنکراچاریہ سوامی اویمکتیشورانند کا تبصرہ تھا "جب انھیں اقتدار چاہیے تھا تو وہ مندروں کی بات کرتے گھومتے تھے۔ اب، جب ان کے پاس اقتدار ہے تو وہ دوسروں کو مندروں کی تلاش نہ کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔" بھولنا نہیں چاہیے کہ ماضی میں حملہ آوروں کے ذریعہ تباہ کیے گئے مندروں کی فہرست تیار کرنے اور 'ہندوؤں کے وقار کو بحال کرنے' کے لیے ان ڈھانچوں کا اے ایس آئی سروے کرائے جانے کا مشورہ بھی سوامی اویمکتیشورانند کا ہی تھا۔ گزشتہ 2 سالوں کے دوران موجودہ مساجد کے نیچے سے مندروں کا 'پتہ لگانے' کے لیے کھدائی کا مطالبہ کرنے والی کم از کم 6 عرضیاں علی گڑھ، غازی آباد، وارانسی، متھرا اور سنبھل کی ضلع عدالتوں میں داخل کی گئی ہیں۔ حالانکہ 12 دسمبر کو سپریم کورٹ نے جوں کا توں صورت حال بنائے رکھنے کا حکم دیتے ہوئے ماتحت عدالتوں کو آگے کسی بھی کھدائی سے متعلق حکم کے لیے اجازت دینے سے پرہیز کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے بعد وارانسی کی گیانواپی مسجد، سنبھل کی شاہی جامع مسجد، بدایوں کی شمسی جامع مسجد اور جونپور کی اٹالہ مسجد میں کھدائی رک گئی۔

ویسے سپریم کورٹ کے حکم کو نظر انداز کرتے ہوئے اتر پردیش کے مختلف حصوں میں مندروں، باؤڑیوں، شیولنگوں اور دیگر ہندو مذہبی ڈھانچوں کی کھدائی بے خوف جاری ہے۔ حالانکہ اس حقیقت کے بالکل برعکس ریاستی بی جے پی کے ایک بڑے لیڈر نے اعلان کیا کہ 'اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ حکومت سپریم کورٹ کے احکامات پر عمل کر رہی ہے۔ عدالت کی اجازت کے بغیر اس نے کوئی بھی ذاتی یا مذہبی ڈھانچہ کو منہدم نہیں کیا ہے۔ لیکن اگر لوگ گاؤں یا کسی کالونی کے پاس کے علاقوں میں خود ہی کھدائی کرنا شروع کر دیں تو ہم اس میں کچھ نہیں کر سکتے۔ آخرکار ہم ایک جمہوریت ہیں اور ہمیں لوگوں کی خواہش کا احترام کرنا ہوگا۔" بھگوا بریگیڈ سالوں سے ہندوتوا سیاست کے شیر کی سواری کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ نرم رو لوگ بھی شیر کا شکار ہونے کے خوف سے نیچے نہیں اترنا چاہتے۔ آر ایس ایس کنبہ کے کٹر رائٹ ونگ تو ہمیشہ سے ہی اپنے نرم رو لوگوں کو ہدف بناتے رہے ہیں، لیکن اس بار وہ اپنے ہی 'پتامہہ'، اپنے سب سے سینئر لیڈر کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔

ہندو کٹر پسندوں کے سوشل میڈیا پیغامات میں طنز ("موہن بھاگوت 'جی' کو اب مندر ڈھونڈنے میں بھی پریشانی ہو رہی ہے۔ ہندو ہردے سمراٹ یوگی آدتیہ ناتھ 'جی' ان سے لاکھ گنا بہتر ہیں جو سنبھل سے کاشی تک ہر دن کھدائی مہم چھیڑے ہوئے ہیں") سے لے کر تنقید ("موہن بھاگوت سنبھل میں ہوئے تشدد اور ہندوؤں پر جاری مظالم کے بارے میں کچھ نہیں کہہ رہے ہیں") خوب دکھائی دے رہی ہے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ اور خود کو ہمیشہ 'سچ' کا علم بردار ماننے والے ہیمنت بسوا سرما کے ایک خود ساختہ حامی مرتیونجے کمار نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ "میں سبھی آر ایس ایس اراکین سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ موہن بھاگوت کو فوراً ان کے عہدہ سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کریں۔ بھاگوت اب دوسرے واجپئی بن گئے ہیں، اس لیے انھیں جلد از جلد عہدہ چھوڑنا ہوگا۔"

بھاگوت کے خلاف آوازیں جس طرح دن بہ دن تیز ہوتی جا رہی ہیں، وہ حیرت انگیز ہے۔ آر ایس ایس 'سر سنگھ چالک' ملک بھر میں ایک کروڑ سے زیادہ اراکین والی صدیوں پرانی تنظیم کا سب سے باوقار عہدہ ہے۔ 'ہندو غیر منقسم کنبہ' کے شرکا کا اس سے قبل کسی بھی آر ایس ایس چیف کی اتنی بری طرح اور عوامی طور پر مذمت نہیں ہوئی۔ لیکن کیا بھاگوت مخالف یہ مہم از خود پروان چڑھی ہے، یا اس کی جڑیں آر ایس ایس کنبہ کے کسی اندرونی خیمہ کی آبیاری کا نتیجہ ہے، جو بھاگوت کو باہر کا راستہ دکھانا چاہتے ہیں؟ سوال تو کئی اٹھ رہے ہیں... آر ایس ایس ترجمان رسالہ کا مدیر بھاگوت پر اتنا سیدھا حملہ کیسے کر سکتا ہے؟ کیا موہن بھاگوت نے آر ایس ایس کے اہم اراکین کا بھروسہ اور احترام گنوا دیا ہے؟ جب کٹر ہندوتوا کنبہ کو بھرپور فائدہ پہنچتا نظر آ رہا ہے تب بھاگوت صبر سے کام لینے کی کوشش کیوں کریں گے؟ آر ایس ایس کیڈر بھاگوت کے خلاف کیوں ہو گیا؟ کیا بھاگوت اس حملے سے بچ پائیں گے؟ ان کے پاس متبادل کیا ہیں؟ کیا بھاگوت مخالف مہم کے پیچھے بی جے پی ہے؟ کیا بھاگوت پر اپنا جانشیں مقرر کرنے کا دباؤ بڑھ رہا ہے؟

کچھ سیاسی مبصرین کا ماننا ہے کہ یہ سب محض ایک دکھاوا ہے۔ آر ایس ایس تو وقت وقت پر 'تقریباً مناسب بیان' دینے کے لیے جانا جاتا ہے۔ کچھ لوگ بیان کے 'وقت' سے متعلق بہت کچھ بول رہے ہیں، یہ یاد دلاتے ہوئے کہ مودی حال ہی میں پہلی بار کویت میں تھے، ایک عرب ملک کے ساتھ رشتے بنا رہے تھے، اور ایسے میں موہن بھاگوت کی رواداری پر مبنی آواز سفارتی ڈھانچہ میں سیاسی طور سے فٹ بیٹھتا ہے۔ اگر یہ کھنچاؤ جیسا لگتا ہے تو ممکن ہے ایسا ہو۔ اور ایک رائے یہ بھی ہے کہ بھاگوت پر حملہ درحقیقت کٹر پسند مفادات کو ہی متحد کرے گا، کہ وہ عدلیہ پر اپنے طرح سے دباؤ بنا سکیں اور آر ایس ایس-بی جے پی اپنے ہاتھ صاف دکھاتے ہوئے اُدھر سے آنکھیں موند سکیں۔ اب ہم یہ جاننے اور دیکھنے کے لیے انتظار تو نہیں کر سکتے کہ نئے سال میں اس سے بھی بدتر فرقہ وارانہ خوفناک خواب کیا ہونے والا ہے! ☆☆☆

انگلش ڈیفنس لیگ اور اسلام دشمنی

فہیم اختر۔ لندن

ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے انگلش ڈیفنس لیگ نے برطانیہ کی سڑکوں پر افراتفری پھیلا رکھی ہے۔ ٹومی روبن سن کی طرف سے قائم کیا گیا، انتہائی دائیں بازو کا گروپ ایک آواز اور اکثر پرتشدد مخالف رہا ہے جسے وہ برطانیہ کی اسلامیت کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ حالیہ برسوں میں اس کی قوت میں کمی آئی ہے لیکن یہ اپنے مظاہروں کے ساتھ پرامن کمیونٹیز کے لیے بدستور بدحال ہے۔ جیسا کہ پچھلے کچھ دنوں میں ساؤتھ پورٹ، لندن، ہارٹل پول اور مانچسٹر میں دیکھا گیا۔ پچھلے دنوں برطانیہ کو پرتشدد فسادات کی راتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پولیس نے ساؤتھ پورٹ سانحے کے قتل کے الزام میں ایک نوجوان کے بارے میں غلط معلومات کے بعد ای ڈی ایل پر تشدد بھڑکانے کا الزام لگایا ہے۔ اس کے بعد ای ڈی ایل کے غنڈوں نے پولیس کی گاڑیوں کو نذر آتش کیا، شیشے کی بوتلیں پھینکیں اور پناہ گزین، مہاجر اور اسلام مخالف نعرے لگائے۔ سب سے بڑا مظاہرہ لندن میں "Enough is Enough" کے احتجاج میں ہوا۔ جہاں لگ بھگ سو سے زیادہ ٹھگوں کو گرفتار کیا گیا۔ فسادی، انگلش ڈیفنس لیگ کے بانی ٹومی رابنسن کے نام کے نعرے لگاتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے اور بوٹ بند کرو کے نعرے لگائے۔ بوٹ بند کرو سے ان کا اشارہ ان پناہ گزین کی طرف تھا جو فرانس سے بوٹ پر سوار ہو کر غیر قانونی طریقے سے برطانیہ پہنچ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے پچھلے کئی برسوں سے ان پناہ گزینوں کے خلاف نفرت بڑھتا ہوا پایا جا رہا ہے، جس کے ذمہ دار وہ نااہل سیاستدان ہیں جو اس معاملے کا حل نکالنے کی بجائے اس پر اپنی سیاسی دکان کو چمکا رہے ہیں۔

دراصل ای ڈی ایل کا حالیہ دنوں میں سرگرمی کی ایک وجہ یہ ہے کہ ساؤتھ پورٹ میں متاثرین چھ سالہ بیبی کنگ، سات سالہ ایلسی ڈاٹ، اور نو سالہ ایلس ڈاٹ ڈیسلوا اگوئیر کے لیے پرامن احتجاج کے بالکل برعکس، اسلام مخالف نعرے لگاتے ہوئے مشتعل ہجوم نے ساؤتھ پورٹ میں ایک مسجد کو نشانہ بنایا۔ جس کے قریب ہی تین چھوٹی لڑکیاں ماری گئیں تھیں۔ مسجد پر حملے سے یہاں بھی ای ڈی ایل کی اسلام دشمنی کا ثبوت پایا گیا۔ انگلش ڈیفنس لیگ ایک برطانوی دائیں بازو کی سیاسی تحریک ہے جو 2009 میں قائم ہوئی تھی۔ یہ تنظیم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنے متنازعہ نظریات اور احتجاجی مظاہروں کے لیے مشہور ہے۔ ای ڈی ایل کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ اسلامی انتہا پسندی اور شریعت قانون کے خلاف ہیں۔ جبکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ تنظیم نسل پرستی اور اسلاموفوبیا (مذہب اسلام یا عام طور پر مسلمانوں کے خلاف خوف، تعصب یا نفرت) کی حامی ہے۔

ای ڈی ایل ایک انتہائی دائیں بازو کی تنظیم ہے جو اپنے اسلاموفوبیا کے لیے مشہور ہے۔ یہ اسلام کو ایک قدیم مذہب کے طور پر دیکھتا ہے جو انگلستان میں زندگی سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن ایک غیر نسل پرست گروہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے باوجود کہ اس کے وجود کے دوران متعدد اراکین واضح طور پر نسل پرستانہ تبصرے کرتے ہیں۔ ای ڈی ایل کے یہ دعویٰ کرنے کے باوجود کہ یہ سفید فام بالادستی کی وکالت کرنے والی نسل پرست تنظیم نہیں ہے۔ تاہم اس گروپ کی تحقیقات سے کچھ ارکان کا پتہ چلا ہے جو اکثر جنوبی ایشیائی یا عربی پس منظر والے لوگوں کے بارے میں توہین آمیز گالیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ گروپ نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ احتجاج کے لیے پرامن اور غیر متشدد ذرائع استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے ارکان ملک بھر میں تشدد مظاہروں کے لیے ذمہ دار ہیں۔

ای ڈی ایل کے نظریات اور مظاہرے، برطانوی معاشرے میں تقسیم اور تناؤ کا سبب بنتے ہیں۔ ان کی تحریک سے مختلف کمیونٹیز کے درمیان اعتماد کی کمی پیدا ہوتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ انگلش ڈیفنس لیگ کے وجود اور اس کے اقدامات نے برطانوی معاشرے میں مختلف تنازعات اور مسائل کو جنم دیا ہے۔ اگرچہ ای ڈی ایل اپنے آپ کو ایک محب وطن تنظیم کے طور پر پیش کرتی ہے، لیکن اس کی سرگرمیاں اور نظریات اکثر تنقید کا نشانہ بنتے ہیں۔ برطانیہ میں مختلف سیاسی، سماجی اور قانونی ادارے ای ڈی ایل کے اقدامات کو قریب سے مانیٹر کرتے ہیں تا کہ معاشرتی ہم آہنگی کو برقرار رکھا جائے۔

انگلش ڈیفنس لیگ کا بانی ٹومی روبنسن جس کا اصل نام اسٹیفن یاکسلی لینن ہے اور جس نے 2009 میں کیون کارول کے ساتھ مل کر لوٹن کے مسلم انتہا پسندوں کے فوجیوں کے مارچنگ کے احتجاج کے خلاف انگلش ڈیفنس لیگ کی بنیاد ڈالی تھی۔ تیس سالہ ٹومی جو کے لوٹن کا رہنے والا ہے اور وہ لوٹن میں اپنی tanning (جہاں زیادہ تر عورتیں اپنے جسم کو گندمی کرواتی ہیں) کی دکان چلاتا تھا۔ انگلش ڈیفنس لیگ کی بنیاد اس بات پر پڑی تھی کہ چند سال قبل مسلم انتہا پسندوں نے لوٹن میں فوجیوں کے مارچنگ کے دوران احتجاج کیا کرتے تھے۔ انگلش ڈیفنس لیگ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کے لگ بھگ 25,000 سے 35,000 ہزار حقیقی حامی ہیں اور ان کے تنظیم کی مقبولیت بڑھنے کے بعد ان کا مساجد پر حملہ بھی بڑھ گیا ہے۔ ان کے مظاہرے اکثر تشدد، ہنگامہ اور فاسسٹ تنظیم کی جوابی مظاہرے کی وجہ سے ہنگامے کی نظر ہو جاتا ہے اور اس میں پولیس کو کافی لوگوں کو گرفتار کرنا پڑتا ہے۔

انگلش ڈیفنس لیگ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اس نسل کا ایک مقبول ترین تحریک ہے جس نے پولیس کے ناک میں دم کر رکھا ہے اور اس پر پابندی عائد کرنے کے حوالے سے سیاست دانوں میں کوئی سیاسی رائے نہیں بن پا رہی ہے۔ ان کے ترجمان کا کہنا ہے کہ انگلش ڈیفنس لیگ کے مظاہرے کا اصل مقصد بنیاد پرست اسلام کے خلاف ہے لیکن ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس کے حامی ان باتوں سے بھی ناراض ہیں کہ برطانیہ میں دوسرے ملکوں کے لوگوں کی غیر قانونی طور پر ہجرت ہو رہی ہے اور حکومت اس مسئلے پر کچھ خاطر خواہ قدم نہیں اٹھا رہی ہے۔

ساؤتھ پورٹ واقعے میں ملوث سترہ سالہ ایکسل روداکوبانا پر چاقو کے حملوں کے الزام میں قتل کا الزام عائد کیا گیا۔ اس پر آٹھ بچوں اور زخمی ہونے والے دو بالغوں کے لیے قتل کی کوشش کے دس الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ روداکوبانا برطانیہ میں روانڈا کے والدین کے ہاں پیدا ہوا تھا اور حملے کے مقام کے قریب رہتا تھا۔ پہلے تو حملہ آور لڑکے کی شناخت اٹھارہ سال کم ہونے کی وجہ چھپائی گئی تاہم جج کے آرڈر کے بعد لڑکے کا نام اور عمر کی تفصیل کو جاری کر دیا گیا۔ جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ ای ڈی ایل نے غلط طور پر ملزم کو ایک مسلم پناہ گزین بتا کر مساجد اور مسلمانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ رودا عیسائی مذہب کے ماننے والے والدین کا بیٹا ہے۔ تو پھر انگلش ڈیفنس لیگ مختلف شہروں میں مساجد کو کیوں نشانہ بنا رہے ہیں۔ ظاہری بات ہے مقصد ای ڈی ایل کا اسلام کو نشانہ بنانا ہے اور وہ برطانیہ کی آبرو اور عزت کو خاک میں ملانا چاہتے ہیں۔

برطانیہ کی مسلم کونسل نے تمام مساجد پر زور دیا کہ وہ عام نماز اور نماز جمعہ کے دوران اپنے حفاظتی پروٹوکول پر نظر ثانی کریں اور ان کو مضبوط کریں۔ وہیں برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے ایک نیوز کانفرنس میں تشدد کی مذمت کی اور اسے دائیں بازو کی نفرت پر مورد الزام ٹھہرایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک سوچی سمجھی چال ہے اور یہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے، وزیر اعظم نے مزید کہا، یہ کوئی احتجاج نہیں ہے بلکہ یہ چند افراد کا ایک گروپ ہے جو بالکل تشدد پر تلے ہوئے ہیں۔ انگلش ڈیفنس لیگ کی غنڈہ گردی اور اسلام دشمنی سے برطانیہ کے پرامن فضا میں کافی تناؤ پایا جا رہا ہے۔ حکومت اور پولیس ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ ای ڈی ایل کو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے نہ دیا جائے لیکن ای ڈی ایل اپنے جھوٹے پروپگنڈے کے تحت مسلمانوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ اس نازک گھڑی میں مسلمانوں کو صبر و تحمل سے کام لینا ہوگا اور ہمیں مل جل کر ان لوگوں کی مخالفت کرنی ہوگی جو خوف اور نفرت کو ہوا دے رہے ہیں۔

fahimakhteruk@yahoo.co.uk

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

جشن سالِ نو۔ کبھی تدبر بھی کیا تم نے!

رشید پروین سوپور

تیرے روز و شب کی اور حقیقت کیا ہے
زمانے کی اک رو جس میں دن ہے نہ رات
(اقبالؒ)

برصغیر کا شاید ہی کوئی بڑا اخبار ہو جو مضامین کا ایک پورا سلسلہ ہر دسمبر کے آخر اور جنوری کی ابتدا پر اپنے اخبارات کی زینت نہ بناتا ہو اور یہ سلسلہ ٹھیک پچیس دسمبر سے شروع ہو کر جنوری کے پورے ہفتے تک جاری رہتا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا جتنے پروگرام کرتا ہے ان کا کوئی حساب نہیں، اور سوشل میڈیا پر ہماری نوجوان نسل جس گرمجوشی، لگن اور جوش و جذبے سے لاتعداد پوسٹ کرتی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہیں، اور افسوس کہ ان ساری چیزوں میں وہ بنیادی باتیں بہت ہی کم نظر آتی ہیں جنہیں ذہن نشین کرانا اس امت کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لئے ہی ناگزیر اور اہم تھا،، اور ہمارے فہم و ادراک میں یہ اہم بات کہیں نظر نہیں آتی کہ دراصل وقت کی دھارا کے بہنے سے ہماری مختصر سی زندگی کا اور ایک ڈیجٹ گھٹ جاتا ہے، یا ہماری لائف لائن سے ایک سال کی کمی واقع ہوتی ہے،، محاسبے اور جائزے سے دور ہم احمقوں کی طرح جام لنڈھانے میں مست و مدہوش رہتے ہیں، زندگی کی لائن سے پورے ایک سال کے گھٹنے پر محاسبہ، جائزہ اور پورے ایک سال کے اندر ہم نے کیا، کیا ہے کیا کھویا ہے اور کیا پایا ہے؟ ہم دانہ دانہ روز و شب کا شمار نہیں کرتے، دوسری بات یہ کہ یہ امت مسلمہ کا سال نو۔ نہیں، بلکہ ہمارا سال نو۔ محرم سے شروع ہوتا ہے اور یہ کہ ہمارا کلینڈر قمری ہے شمسی نہیں،، اور انشا اللہ وہ وقت قریب تر ہے جب ساری دنیا اس بات کو تسلیم کرے گی کہ قمری کلینڈر بہتر اور شمسی کلینڈر پر کئی پہلوؤں سے فوقیت رکھتا ہے لیکن ہمیں ابھی اس کا ادراک نہیں۔ جس طرح سے اس دور میں بے حساب قرآنی آیات جو چودہ سو برس پہلے، مالک کائنات اور خالق کائنات نے اپنی عظیم کتاب میں منکشف کی تھیں اب اس دور میں سائنسی انداز فکر سے واضح ہو رہی ہیں،" اللہ وہ ہے جس نے سورج کو روشن بنایا، چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تا کہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرسکو،" (سورہ یونس ۵) "ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنائے پھر رات کے نمونے کو دھندلا کر دیا اور دن کا نمونہ نظر آنے کے لئے روشن کر دیا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور برسوں کی گنتی کا حساب معلوم کرو" سورہ بنی اسرائیل ۱۲) اور بھی کئی آیات مبارکہ میں تفصیل اور وضاحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے کہ روز و شب کے آنے جانے کو برسوں اور مہینوں کا بہتر اور اللہ کا مقرر کردہ حساب مانا جانا چاہئے، لیکن بے دین اور خدا بیزار سائنسی ترقی کی بنیاد پر مغربی تہذیب جو آج ساری دنیا کی امامت پر فائض ہے، اس بے دین اور خدا بیزار سائنسی اور مادی ترقی نے عزم کیا ہوا ہے کہ ہر بہتر اور انسانی اقدار کو ختم کر کے فحاشی اور خدا بے خوفی کو رواج دے کر دنیا کے امن وچین کو تباہ و برباد کر دیا جائے، انہیں چڑھتے سورج کی شان اور حسن نظر نہیں آتا، ان کے نزدیک وہ طلوع ہو کر دن کا اختتام نہیں کرتا اور نہ ڈوبتی شاموں کے حسین مناظر میں کوئی حسن نظر آتا ہے بلکہ اس کے برخلاف ان کا دن آدھی رات کو ختم ہو جاتا ہے، نئے چاند کی لاجواب اور انتہائی حسین دلکشی و نزاکت انہیں نئے مہینے کی شروعات ماننے پر رضامند نہیں کرتی بلکہ ہر مہینے کی لمبائی جو مقرر کی ہے اس میں کچھ دن تیس، کئی اکتیس تو بیچارہ فروری ۲۸ یا انتیس دن تک ہی سمٹ کر رہ جاتا ہے،، اسی طرح دن کے حصوں کی تقسیم بھی قدرتی نظام اوقات سے بہت مختلف رکھی ہے۔ بہرحال اس نئے اور غیر قدرتی ماہ و سال کو ہمارے تمام نام نہاد مسلم ممالک بھی تسلیم کرتے ہیں اور ان ہی کے انداز میں اس سال نو کے موقعے پر جشن منعقد کئے جاتے ہیں جو مغربی تہذیب و تمدن کا حصہ ہیں،،،۔، سال نو کا جشن منانا اور نئے سال کی آمد کا استقبال، شراب و شباب کی محافل۔ مرد و زن کے بے لگام اختلاط، بے سود آتش بازیاں اور مکمل فحاشی اور اخلاق سوز انجمنیں انسانیت کے لئے نہ صرف عبرت کا سامان ہیں بلکہ امت مسلمہ کی مکمل اور مسلسل روبہ زوال ہونے کی نشانیاں ہیں،، اس لئے بھی کہ جب دنیا کا ہر شخص جو اس وقت زندہ ہے، سانس لے رہا ہے، کی زندگی کے میٹر سے ایک ہندسے کی کمی واقع ہوتی ہے، ایک سال گھٹ جاتا ہے یا اس کی زندگی کے میٹر میں جو چپ فٹ ہے اس میں ۳۶۵ دنوں اور کچھ گھنٹوں کی کمی ہوتی ہے،، ایک عام فہم بات ہے جس سے ہم صرف نظر کر کے اپنی اوئیٰ ذہنی سطح کا پردہ فاش کرتے ہیں۔ امام رازیؒ نے کسی بزرگ کا قول نقل کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ "والعصر" کی تفہیم ہی ایک برف فروش سے پائی ہے جو اپنے سامنے برف کی ٹوکری رکھے ہوئے بازار میں آوازیں دے رہا تھا کہ" اے لوگو مجھ پر رحم کرو میرا مال پگھلتا جا رہا ہے" حسن البناؒ بھی علامہ اقبال سے "وقت" کی ماہیت پر اتفاق کرتے تھے کہ وقت اور صحت ایسی دو نعمتیں ہیں جن کی اہمیت اور افادیت کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا اور یہ اس حدیث مبارکہ سے ماخوذ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگ غفلت میں ہیں ایک۔ صحت۔ اور دوسری فراغت یعنی "وقت" افسوس کہ سال نو کے استقبال میں ہم ان دونوں نعمتوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو نہ صرف کفران نعمت ہے بلکہ انسانی اقدار اور اپنی ذاتی زندگی دونوں کے لئے سم قاتل ہیں، احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ قیامت کے روز ہر شخص سے یہ سوال ضرور ہوگا کہ اس نے اپنا وقت یعنی عمر کس طرح اور کن کاموں میں گذار دی؟ ظاہر ہے کہ ہر نئے سال کے موقعے پر جو اول محرم سے شروع ہوتا ہے ہمیں اپنا اور بحیثیت مجموعی محاسبہ کرنا تھا اور آئیندہ سال کے لئے فلاحی پروگرام اور عالم انسانیت کی خاطر اسلام کی ترویج کے لئے منصوبے باندھنے چاہئیں تھے۔ لیکن ہم "وقت" جیسی انمول نعمت کو خرافات کی نذر کر دینے میں مسرت اور خوشی محسوس کرتے۔ علامہ اقبالؒ نے اس سلسلہ روز و شب کی جو حقیقت اجاگر کی ہے اس کا انداز اور اس میں چھپے حقائق کچھ اور ہیں،، دراصل ہماری زندگی کا ایک سال ہمارے ماضی کا حصہ بن جاتا ہے جس کی محظ چند یادیں ہی ہمارے لاشعور میں موجود رہتی ہیں، باقی سب ماضی کے دھندلکوں میں کھو جاتا ہے، علامہ کے اس شعر جس سے میں نے اس مضمون کی شروعات کی ہے۔ سے مترشح ہے کہ، سلسلہ روز و شب جس سے عام طور پر لوگ زمانہ کہتے ہیں۔ کی ماہیت یہ ہے کہ وہ حقیقی زماں کی ایک روَ ہے، جس میں دن ہیں اور نہ رات ہے، نہ ماضی ہے، نہ حال ہے اور نہ مستقبل،، جس کا مطلب یہ ہے کہ سلسلہ روز و شب ہی زمانے کا نام ہے لیکن اس روَ یا حقیقی زماں کی ماہیت واضح نہیں کی ہے، کیونکہ،، زمانے کی حقیقت،، کو سمجھنا اور سمجھانا بڑا ہی پیچیدہ اور مشکل معاملہ ہے، اقبال بعض حکمائے مغرب کے مقابلہ میں زمانے کو حقیقی مانتے ہیں جو خارج میں موجود ہے، جس کی منطقی تعریف ممکن نہیں لیکن ہم اس کی حقیقت کو اپنے باطن میں محسوس کرسکتے۔ یا آسان الفاظ میں کہا جائے تو حقیقی زماں ایک طرح کی تخلیقی فعلیت ہے جس میں ماضی ہے نہ حال اور مستقبل، بلکہ اقبال کے الفاظ میں اس کو مرور یا دورانِ خالص سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، اس حقیقی زمانہ یعنی مرور خالص سے زماں مسلسل پیدا ہوتا ہے جس سے ہم روز و شب کہتے ہیں۔۔

نکتہء غیب و حضور اندر دل است
رمز ایام و مرور اندر دل است

"زمانہ کو برا مت کہو، کیونکہ میں خود زمانہ ہوں،، اسی لئے شاید اہل صفہ کا یہ مسلک رہا ہے کہ" زمانہ دراصل وجودِ باری ہی کا نام ہے، مولانا رومی اور ڈاکٹر اقبال دونوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر زمانہ کی حقیقت جاننا چاہتے ہو تو، عشق الٰہی اختیار کرو کیونکہ عشق خود اصل حیات ہے۔ یہاں زمانے کی بات چلی ہے تو مختصر معلومات کے لئے عرض ہے" کہ ملائکہ اور روح اس کے حضور چڑھ جاتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار ۵۰ ہزار سال ہے (المعارج آیت ۴) (وہ آسمانوں سے زمین تک کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے، ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال ہے، (سورہ السجدہ ۳۲ آیت ۵،۶)

اس طرح سے اور بھی کئی جگہوں پر "وقت" کی تفسیر اور تشریح ملتی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وقت کا بہاو، ایک جیسا نہیں، اور اس سے سائنسی طور سمجھنے کے لئے شہرہ آفاق سائنسدان آئن سٹائن کی theory of general relativity کو سمجھنا ناگزیر ہو جاتا ہے جس نے تجاذب خلاء اور وقت کے درمیان تعلق پیدا کیا ہے لیکن ہم وقت کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے ضرور کرسکتے ہیں کہ ذاتِ باری نے قرآن حکیم میں بہت سارے مقامات پر وقت کی قسم کھائی ہے اور ظاہر ہے کہ قسم صرف اس چیز کی کھائی جاتی ہے جو بہت اہم اور عزیز ہو۔ کئی مفسرین کا خیال ہے کہ جہاں جہاں قرآن میں کوئی آیت اللہ نے قسم سے شروع کی ہے یہ عندیہ دیتی ہیں کہ اس کے بعد اہم سائنسی انکشافات ہونے والے ہیں۔۔ کبھی رات کی، کبھی دن کی کبھی رات کے ساتھ شفق کی، کبھی فجر کی اور دس راتوں کی، تو کبھی روشن دن کی اور کبھی رات کے چھا جانے کی، ظاہر ہے کہ ابھی زمانہ "وقت" کی ماہیت سائنس و ٹیکنالوجی کے دائروں سے بڑی حد تک پردوں میں ہے لیکن مومن ہر اس چیز اور بات پر ایمان رکھتا ہے جو اس کتاب مبین میں آیا ہے، اور یہی مسلم اور مسلم معاشرے کی بنیاد تھی جس سے منہدم کیا جا چکا ہے،، اور اس پر امت مسلمہ کو تفکر کرنے کی ان حالات میں زبردست ضرورت ہے، تا کہ اربوں روپیہ، اور

یہ سال تو گزر گیا، اگلا سال تو اچھا سال رہے

سید خرم رضا

آج سال 2024 کا آخری دن ہے۔ گزرے سال میں ہر سال کی طرح بہت سی چیزیں ایسی ہوئیں جن سے کچھ امیدیں بندھی اور کچھ چیزیں ایسی ہوئیں جن کو لے کر ایک بڑا طبقہ مایوس ہوا۔ جہاں لوک سبھا کے نتائج، پرینکا کا وائناڈ سے منتخب ہونا، ونیش پھوگاٹ کا سیاست میں داخلہ، شطرنج میں گوکیش کی شاندار کامیابی نے جہاں ایک طبقہ کی امیدوں کو جگایا، وہیں ہندوستان کے سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کے گھر پر وزیر اعظم کی تصاویر اور ان کا یہ کہنا کہ بابری مسجد تنازعہ کے فیصلہ میں ان کی رہنمائی 'بھگوان نے کی'، ڈونالڈ ٹرمپ کا دوبارہ امریکی صدر بننا، بنگلہ دیش کے سیاسی حالات، ایرانی صدر ابراہیم رئیسی، حسن نصر اللہ، کارپوریٹ گھرانے کے مالک رتن ٹاٹا، طبلہ نواز استاد ذاکر حسین اور سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کے سانحۂ ارتحال نے دنیا کے ایک بڑے طبقہ کو مایوس کیا۔

سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کی آخری رسومات کو لے کر جو تنازعہ ہوا اس سے تو زیادہ تر لوگ واقف ہی ہیں لیکن خراج عقیدت کے طور پر ان کے تعلق سے جو کچھ کہا اور لکھا گیا اس نے ان کے قد اور شخصیت کو وہاں پہنچا دیا جہاں ہندوستان کے چند سیاستدانوں کو چھوڑ کر کوئی اور نہیں پہنچ پایا۔ جہاں دانشوروں اور مبصرین نے ان کی شخصیت کے ہر پہلو کو اجاگر کیا وہیں سب نے ایک بات پر اتفاق کیا کہ ان کے تعلق سے کوئی کچھ بھی کہے لیکن وہ نہایت دیانتدار اور سادگی پسند انسان تھے۔ اس پورے معاملے میں، اگر کسی طبقے نے مکمل خاموشی اختیار کی ہے تو وہ ہماری فلمی شخصیات ہیں، سوائے ابھرتے ہوئے گلوکار دلجیت کے۔ وہ فلمی ستارے، جو آج کامیاب اداکار سمجھے جاتے ہیں، اپنی کامیابی کا سہرا عام ہندوستانیوں کو دیتے ہیں، جنہوں نے ان کی فلموں کو دیکھا اور سراہا لیکن ان اداکاروں پر ایسی خاموشی طاری ہے گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہو۔ لگتا ہے کہ اگر انہوں نے کچھ کہا تو ان کی زندگی کسی عذاب میں گرفتار ہو جائے گی۔ جیسے اگر انہوں نے منموہن سنگھ کے بارے میں کوئی بات کہی تو ان پر پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔

کیا یہ لوگ ہندوستان کا حصہ نہیں ہیں؟ کیا ان کا کردار صرف روبوٹ کی طرح عوام کو تفریح فراہم کرنے تک محدود ہے؟ ان کی خاموشی کئی سوالات کو جنم دیتی ہے اور یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ کیا یہ شخصیات اپنے سماجی اور اخلاقی فرائض سے غافل ہو چکی ہیں؟ منموہن سنگھ صرف ایک پارٹی کے رکن، وزیر یا وزیر اعظم نہیں تھے بلکہ وہ ایک شخصیت کے مالک تھے جنہوں نے ملک کی معیشت کو صحیح سمت کی طرف موڑنے میں اہم کردار ادا کیا اور جس کا لوہا دنیا کے کئی سربراہوں نے مانا۔ وہ لوگ بھی جو منموہن سنگھ کے سخت مخالف تھے، یا جن کے سخت مخالف خود منموہن سنگھ تھے، نہ صرف ان کی شخصیت بلکہ ان کی دیانتداری کی بھی دل کھول کر تعریف کرتے رہے۔

فلمی اداکار اور اداکارائیں اس پورے معاملے میں اس طرح خاموش رہے جیسے ان کے کسی بات یا رائے دینے سے ان کا سماج میں حقہ پانی بند ہو جائے گا۔ اگر وہ سماج کا حصہ ہیں تو انہیں بغیر کسی جھجک یا خوف کے اپنی رائے ظاہر کرنی چاہیے۔ عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان کے ہیرو اور ہیروئن کی سوچ کیا ہے لیکن یہ فلمی ستارے اس خوف کے زیر اثر ہیں کہ کہیں ان کی رائے ان کی اگلی فلم کی کامیابی کو متاثر نہ کر دے۔ عوام فلمیں صرف ان کی رائے کی بنیاد پر نہیں دیکھتے بلکہ کہانی اور ان کے ادا کیے گئے کرداروں کے لیے دیکھتے ہیں۔ اس کے باوجود، ان اداکاروں کا یہ رویہ مایوس کن ہے۔

امیتابھ بچن کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن ریتک روشن، سلمان خان، شاہ رخ خان اور دیگر سے یہ سوال ضرور ہے کہ کیا وہ واقعی اس سماج کا حصہ ہیں یا صرف عوام کی تفریح کے لیے روبوٹ سے زیادہ کچھ نہیں؟ اگر یہ اداکار اپنے رویے میں تبدیلی نہیں لاتے، تو پھر عوام کو بھی سوچنا چاہیے کہ ایسے مفاد پرست اور خوفزدہ اداکاروں پر اپنا وقت اور پیسہ خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر انہیں خوف لاحق ہے تو عوام کو ایسے مفاد پرست اور بزدل اداکاروں کی کوئی ضرورت نہیں۔ کاش! آنے والے سال میں ان کے رویے میں تبدیلی آئے۔ فی الحال تو یہی کہا جاسکتا ہے 'یہ سال تو گزر گیا، اگلا سال تو اچھا سال رہے۔'

گزشتہ سال کے سکھ، اب کے سال دے مولا

ابوشحمہ انصاری

زندگی ایک مسلسل سفر کا نام ہے جو وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ ہر گزرنے والا سال اپنے ساتھ یادیں، تجربات اور سکھ کے لمحات لے کر آتا ہے، جن سے ہم سیکھتے ہیں اور نئے سال کی بنیاد رکھتے ہیں۔ لیکن ایک سوال جو اکثر دل میں اُبھرتا ہے: کیا ہم واقعی گزشتہ سال کے سکھ کو سمجھ پاتے ہیں؟ کیا ہم ان لمحات کو یاد رکھتے ہیں جو ہمیں خوشی اور سکون کا احساس دیتے ہیں، یا ہم ان چیزوں کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں جو ہماری دسترس میں نہیں؟ اس مضمون میں، ہم گزشتہ سال کے سکھ کے تجربات کو موجودہ سال کے حوالے سے دیکھنے کی کوشش کریں گے، اور اس بات پر غور کریں گے کہ کیسے ان تجربات کو اپنی زندگی میں شامل کر کے بہتر مستقبل کی تعمیر کی جاسکتی ہے۔

گزشتہ سال کے تجربات: سکھ کے لمحات: گزشتہ سال کے دوران ہم نے بے شمار تجربات کیے۔ ان میں سے کچھ خوشگوار تھے، کچھ چیلنجنگ، اور کچھ ایسے تھے جنہوں نے ہماری شخصیت پر گہرا اثر ڈالا۔ ان تجربات کے ذریعے ہم نے اپنی کمزوریوں اور طاقتوں کو پہچانا۔

ہر شخص کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جو اسے حقیقی خوشی اور سکون کا احساس دلاتے ہیں۔ یہ لمحے اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں، جیسے کسی ضرورت مند کی مدد کرنا، کسی دوست کے ساتھ وقت گزارنا، یا اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلتے دیکھنا۔ گزشتہ سال کے یہ خوشگوار لمحے ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ خوشی ہمیشہ بڑی کامیابیوں میں نہیں، بلکہ چھوٹے چھوٹے تجربات میں بھی ہو سکتی ہے۔

گزشتہ سال کی مشکلات اور سبق: زندگی صرف خوشیوں کا نام نہیں ہے، بلکہ مشکلات اور آزمائشیں بھی اس کا حصہ ہیں۔ گزشتہ سال کے دوران ہمیں کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، جیسے معاشی مسائل، صحت کے مسائل، یا ذاتی زندگی کی پیچیدگیاں۔ لیکن یہ مشکلات بھی سکھ کا ذریعہ بن سکتی ہیں، اگر ہم ان سے سبق حاصل کریں۔

مشکلات ہمیں صبر، برداشت اور حوصلے کی اہمیت سمجھاتی ہیں۔ یہ ہمیں مضبوط بناتی ہیں اور یہ یاد دلاتی ہیں کہ زندگی کے نشیب و فراز کا سامنا کرنا ہماری ترقی کا حصہ ہے۔

اب کے سال کا آغاز: سکھ کو اپنانا: نیا سال ایک نئے آغاز کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم گزشتہ سال کے تجربات کو اپنے ساتھ رکھیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔

اب کے سال میں ہم اپنے اہداف کو واضح کر سکتے ہیں، اپنی ترجیحات کو ترتیب دے سکتے ہیں، اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے عملی اقدامات کر سکتے ہیں۔ اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ان پہلوؤں پر توجہ دیں جو ہمیں حقیقی خوشی اور سکون دیتے ہیں۔

شکرگزاری کا رویہ اپنانا: گزشتہ سال کے سکھ کو سمجھنے کے لیے شکرگزاری کا رویہ بہت اہم ہے۔ جب ہم اپنی زندگی کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں اور کامیابیوں کے لیے شکرگزار ہوتے ہیں، تو ہمیں زندگی کا حقیقی حسن نظر آتا ہے۔

اب کے سال میں، ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم ہر دن کے لیے شکرگزار ہوں گے اور اپنی زندگی میں موجود نعمتوں کو پہچانیں گے۔ شکرگزاری ہمیں منفی سوچ سے دور رکھتی ہے اور خوشی کے لمحات کو مزید قیمتی بناتی ہے۔

رشتوں کی اہمیت: گزشتہ سال کے سکھ کا ایک بڑا حصہ ہمارے قریبی رشتوں سے جڑا ہوتا ہے۔ خاندان، دوست، اور پیار کرنے والے لوگ ہماری زندگی میں خوشی اور سکون کا باعث بنتے ہیں۔

اب کے سال میں ہمیں اپنے رشتوں کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اپنے پیاروں کے ساتھ وقت گزاریں، ان کے مسائل کو سمجھیں، اور ان کے ساتھ خوشی کے لمحات بانٹیں۔ رشتوں کی مضبوطی ہمیں زندگی کی مشکلات میں سہارا دیتی ہے اور ہمیں اکیلے پن سے بچاتی ہے۔

ذہنی سکون اور خود شناسی: گزشتہ سال کے تجربات نے ہمیں یہ سکھایا ہوگا کہ ذہنی سکون کتنا قیمتی ہے۔ آج کے دور میں، جہاں ہر شخص مصروف زندگی گزار رہا ہے، ذہنی سکون حاصل کرنا ایک چیلنج بن چکا ہے۔

اب کے سال میں ہمیں خود شناسی پر توجہ دینی چاہیے۔ اپنی خواہشات، خوابوں اور مقاصد کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اپنے لیے وقت نکالیں، یوگا، میڈیٹیشن، یا کسی بھی ایسی سرگرمی میں حصہ لیں جو آپ کو سکون دے۔ ذہنی سکون ہمیں اپنی زندگی کے فیصلے بہتر انداز میں لینے میں مدد دیتا ہے۔

مادی چیزوں سے آگے دیکھنا: گزشتہ سال کے سکھ کا ایک اہم سبق یہ ہو سکتا ہے کہ مادی چیزیں ہمیشہ خوشی کا ذریعہ نہیں بنتیں۔ ہم جتنا بھی مادی دولت کے پیچھے بھاگیں، ہمیں حقیقی خوشی تبھی ملتی ہے جب ہم اپنی اندرونی خواہشات کو پورا کرتے ہیں۔

اب کے سال میں ہمیں مادی چیزوں کی بجائے اپنی زندگی کے ان پہلوؤں پر توجہ دینی چاہیے جو ہماری شخصیت کو نکھارتے ہیں، جیسے علم حاصل کرنا، دوسروں کی مدد کرنا، یا سماجی کاموں میں حصہ لینا۔

ماضی سے سیکھنا، مستقبل کی طرف دیکھنا: گزشتہ سال کے سکھ ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ہمیں ماضی کو صرف ایک سبق کے طور پر لینا چاہیے، نہ کہ ایک بوجھ کے طور پر۔ ماضی کی غلطیوں سے سبق حاصل کریں اور ان کو اپنے موجودہ اور آنے والے سال کے لیے رہنما اصول بنائیں۔

اب کے سال میں ہمیں اپنے ماضی کی غلطیوں کو دہرانے سے بچنا چاہیے اور اپنے مستقبل کو روشن بنانے کے لیے محنت کرنی چاہیے۔

گزشتہ سال کے سکھ، اب کے سال دے مولا" کے فلسفے کا مطلب ہے کہ ہم اپنے ماضی کے تجربات کو ایک خزانے کے طور پر دیکھیں اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر بنائیں۔

اب کے سال میں، ہمیں اپنی زندگی کو مثبت انداز میں گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ماضی کے تجربات کو اپنا رہنما بنائیں، شکرگزاری کا رویہ اپنائیں، اور اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے محنت کریں۔

زندگی کی اصل خوبصورتی ان لمحات میں پوشیدہ ہے جو ہم نے گزرتے سالوں میں جھیلے اور محسوس کیے۔ ان لمحات کو یاد رکھنا اور ان سے سبق لینا ہی ہمیں ایک کامیاب اور خوشحال زندگی کی طرف لے جاتا ہے۔

سعادتگنج، بارہ بنکی

پھر سال نیا آیا

ڈاکٹر شوکت محمود شوکت

☆

پھر سال نیا آیا، پھر یاد تری آئی
بے تاب ہوا یہ دل، آنکھوں میں نمی آئی
انگشت بہ دنداں ہوں، کیسی یہ گھڑی آئی
اب کے تو رویوں میں، تلخی بھی بڑی آئی
پھر سال نیا آیا

☆

اک کھیل کی صورت ہے، دنیا کا تماشا بھی
سمجھے نہ کوئی اب تو، اخلاص کی بھاشا بھی
دم توڑ گئی آخر، اک پیار کی آشا بھی
حالاتِ زمانہ پر، بے وجہ ہنسی آئی
پھر سال نیا آیا

☆

دنیا میں نہیں کوئی، دکھ درد کے ماروں کا
قصہ نہ کوئی چھیڑے، بچھڑے ہوئے یاروں کا
ممکن ہی نہیں اب کے، جو ساتھ تھا پیاروں کا
اب اپنی حقیقت بھی، خوابوں میں ڈھلی آئی
پھر سال نیا آیا

☆

ہر لحظہ ستم دیکھے، ہر لمحہ جفا دیکھی
ایسا ہی چلن دیکھا، ایسی ہی ہوا دیکھی
ہر چیز یہاں پائی، لیکن نہ وفا دیکھی
سب لوگ ہوئے تنہا، کیسی یہ صدی آئی
پھر سال نیا آیا

☆

کیا حال ہمارا ہے؟ کیا تم کو بتائیں ہم
اب قصہ ء دردِ دل، کیا تم کو سنائیں ہم
سب بھولنے والوں کو، دیتے ہیں دعائیں ہم
پروان چڑھی نفرت، الفت میں کمی آئی
پھر سال نیا آیا

☆☆☆☆

سالِ نو

فہیم اختر

شور برپا ہے سال بدل جائے گا
ساری دنیا اک نوع کی مستی میں
جشنِ سالِ نو منائے گی
مگر میں اس جشن، دیوانگی کے تصور سے پرے
اندرونی ہیجان میں مبتلا
اِن سوالات میں الجھا ہوا تھا
سال ہمیشہ بدلتا ہے
وقت ہمیشہ بدلتا ہے
موسم ہمیشہ بدلتا ہے
تو پھر
ہم کیوں نہیں بدلتے
جدھر دیکھو
وہی چیخ و پکار
وہی شور شرابا
وہی حواس کی خود پرست بدحواسی
وہی آہ و بکا
وہی پرندوں کا چہچہانا
وہی بادلوں کا منڈلانا
وہی خوابوں کا آنا، جانا
وہی امیدیں، خواہشیں
وہی نادانیاں، حماقتیں، شکایتیں
وہی تضادات کی مظہر زندگی
ہماری نظروں کو آزماتی رہتی ہے
میں اپنے اندر کی متضاد کیفیات سے مکالمہ کر رہا تھا کہ
تبھی میری نظر وقت کے کانٹے پر پڑی
رات کی کوکھ سے پہلی جنوری نے جنم لے لیا تھا
لوگ پھر ایک بار پرجوش
نئے سال کی مبارک باد دینے میں مگن تھے
مگر میں ان بے خبروں سے باخبر
وقت کے مزاج کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ بدلتے وقت کے ساتھ
سب بدل جاتے ہیں
مگر میں کیوں نہیں بدلا
تبھی اندر سے آواز آئی
ہر ایک کی اپنی اپنی فطرت ہوتی ہے
اور فطرت
کبھی نہیں بدلتی
کبھی نہیں بدلتی

لندن۔ برطانیہ

☆☆☆☆

آتشی اور سنجے کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ دائر کریں گے: کانگریس امیدوار

10 کروڑ روپے طلب کر عطیہ کرنے کا فیصلہ!، الیکشن میں خرچ کرنے کے لئے بی جے پی کجریوال کو پیسے دے رہی ہے

نئی دہلی۔نئی دہلی اسمبلی حلقہ سے کانگریس امیدوار سندیپ دیکشت نے آج جانکاری دی کہ وہ دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی اور عاپ سے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ کے خلاف مجرمانہ ہتک عزتی کا مقدمہ داخل کرنے والے ہیں۔ یہ اطلاع انھوں نے ایک پریس کانفرنس میں دی اور ساتھ ہی کہا کہ وہ 10 کروڑ روپے کا مطالبہ بھی کریں گے جسے عطیہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سندیپ دیکشت کا کہنا ہے کہ 10 کروڑ میں سے وہ 5 کروڑ روپے جمنا کی صفائی کے لیے اور 5 کروڑ روپے آلودگی کے مسئلہ سے نمٹنے کے لیے عطیہ کریں گے۔ مجرمانہ ہتک عزتی کا مقدمہ کرنے کے لیے انھوں نے وزیر اعلیٰ آتشی کے اس بیان کو ذمہ دار بتایا ہے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ 'سندیپ دیکشت نے بی جے پی سے خطیر رقم لی ہے'۔ کانگریس لیڈر کا کہنا ہے کہ منموہن سنگھ کا انتقال ہوجانے کی وجہ سے وہ پریس کانفرنس نہیں کر پائے، لیکن اس کے بعد اب ہتک عزتی کا مقدمہ داخل کرنے کی سمت میں قدم بڑھائیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ "6-5 دن پہلے دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی نے کہا تھا کہ میں بی جے پی سے بڑی رقم لے رہا ہوں۔ گزشتہ 12-10 سالوں سے انھوں نے کانگریس، مجھے اور میرے کنبہ کو نشانہ بنایا ہے۔ میرے پاس گزشتہ 12-10 سال سے عاپ سے پوچھنے کے لیے کئی سوال ہیں۔"

سندیپ دیکشت کا کہنا ہے کہ اروند کجریوال پہلے شیلا دیکشت حکومت کے خلاف 360 صفحات کے ثبوت لے کر گھومتے تھے۔ بی جے پی کے وجئے کمار ملہوترا نے مجھے بتایا کہ کجریوال کے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد بی جے پی کا ایک نمائندہ وفد ان سے ملا اور ثبوت مانگے۔ کجریوال نے اس پر 360 اخبارات کا تراشہ دکھایا۔ وہ پہلے شخص ہیں جو ثبوت کے طور پر اخبار کا تراشہ پیش کرتے ہیں۔ سندیپ مزید کہتے ہیں کہ جس دن وزیر اعلیٰ آتشی نے کہا کہ ہم بی جے پی سے پیسے لے رہے ہیں، اسی دن سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کا انتقال ہوگیا، اس لیے ہم پریس کانفرنس نہیں کر سکے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ "اس پریس کانفرنس کے بعد میں وزیر اعلیٰ آتشی اور سنجے سنگھ کے خلاف مجرمانہ اور دیوانی ہتک عزتی کا مقدمہ دائر کروں گا۔ میں ان سے کہوں گا کہ وہ مجھے 10 کروڑ روپے دیں۔ میں اس میں جمنا کی صفائی کے لیے 5 کروڑ روپے اور دہلی میں آلودگی سے نمٹنے کے لیے 5 کروڑ روپے عطیہ کروں گا۔" واضح رہے کہ کچھ دنوں قبل آتشی اور سنجے سنگھ نے ایک پریس کانفرنس کر سندیپ دیکشت پر سنگین الزام عائد کیا تھا۔ پریس کانفرنس میں آتشی نے ذرائع کے حوالے سے بتایا تھا کہ کانگریس امیدواروں کے انتخاب کا خرچ بی جے پی دے رہی ہے۔ اس میں انھوں نے خاص طور سے سندیپ دیکشت کا نام لیا تھا اور کہا تھا کہ بی جے پی انھیں بھی فنڈ دے رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سندیپ دیکشت نے اب ان دونوں عاپ لیڈران کے خلاف ہتک عزتی کا مقدمہ دائر کرنے کی سمت میں قدم بڑھا دیا ہے۔ اتنا ہی نہیں، انھوں نے عاپ کے ذریعہ کانگریس اور سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی شیلا دیکشت پر عائد کیے گئے الزامات پر الگ سے پریس کانفرنس کرنے کی بات بھی کہی ہے۔ پریس کانفرنس میں انھوں نے کہا کہ "گزشتہ 12-10 سالوں سے جس طرح سے انھوں نے مستقل مجھ پر، کانگریس پر اور میری والدہ پر ایک ایک کر حملے کیے تھے، وہ مجھے یاد آ رہے ہیں۔ بدعنوانی کو لے کر کچھ سوال اٹھانا چاہتا ہوں اور 13-12 سالوں سے میں جن سوالات کے جواب پوچھ رہا ہوں، یا تو عاپ ان کے جواب دے یا پھر سوالوں کو پوچھنا بند کریں۔"

سندیپ دیکشت نے کہا کہ "میں نے دیکھا ہے کجریوال حکومت 10 سال بعد اپنا حساب کتاب دے رہی ہے۔ کچھ انٹرویو دے رہے ہیں اور کچھ مقامات پر بیانات دیتے ہیں۔ انھوں نے کئی اعداد و شمار عوام میں پھینکنے شروع کر دیے ہیں۔ انھوں نے 10 سالوں میں کتنی ترقی کی ہے، انہی کے اعداد و شمار کو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ انھوں نے سی اے جی کی رپورٹ ابھی تک اسمبلی میں نہیں دی ہے۔ کچھ لوگوں نے مجھے اس کے کچھ حصے دکھائے ہیں۔ ان حصوں پر ہم بات میں پریس کانفرنس کریں گے۔"

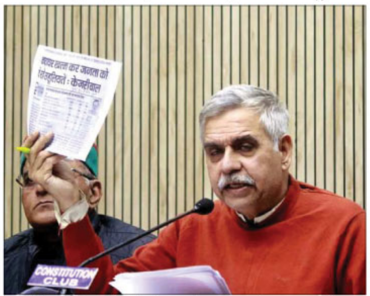

مودی حکومت کے آئین مخالف دور میں دلت، قبائلی، پسماندہ طبقات پر مسلسل ظلم و ستم: کھڑگے

نئی دہلی: کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے مودی حکومت پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں اور کہا ہے کہ اس دور میں دلت، قبائلی اور پسماندہ طبقات کے خلاف مسلسل ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ کھڑگے نے مزید کہا کہ گرجا گھروں میں مودی حکومت کے وزرا بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر کا توہین کرتے ہیں اور بی جے پی حکومتی ریاستوں میں محروم طبقوں کے خلاف یہی ذہنیت نظر آتی ہے۔انہوں نے گزشتہ دو دنوں میں مختلف ریاستوں میں پیش آنے والے ظلم کی مندرجہ مثالیں پیش کیں: 1. مدھیہ پردیش کے دیواس میں ایک دلت نوجوان کو پولیس حراست میں قتل کر دیا گیا۔ 2. اوڈیشہ کے بالاسور میں قبائلی خواتین کو درخت سے باندھ کر مارا گیا۔ 3. ہریانہ کے بھیوانی میں دلت طالبہ بی اے امتحان کی فیس نہ بھر پانے کی وجہ سے خودکشی کرنے پر مجبور ہوئی۔ 4. مہاراشٹر کے پالگھر میں ایک قبائلی حاملہ خاتون کو آئی سی یو تلاش کرنے کے لیے 100 کلومیٹر سفر کرنا پڑا، جس کے بعد ان کی موت ہوگئی۔ 5. اتر پردیش کے مظفر نگر میں تین دلت خاندانوں کو ذات پات کے حملوں کا شکار ہونے کے بعد نقل مکانی کرنے پر مجبور کیا گیا اور پولیس خاموش رہی۔

کھڑگے نے مزید کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ مودی حکومت کے آئین مخالف دور میں دلت، قبائلی، پسماندہ اور اقلیتی طبقوں پر مسلسل مظالم ہو رہے ہیں۔ جو لوگ غریب اور پسماندہ ہیں وہ منواد کے ظلم کا شکار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دلت اور قبائلی خواتین و بچوں کے خلاف ہر گھنٹے ایک جرم ہوتا ہے اور نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کے مطابق یہ اعداد و شمار 2014 کے بعد دوگنے ہو گئے ہیں۔ کھڑگے نے یہ بھی کہا کہ کانگریس پارٹی 140 کروڑ ہندوستانیوں کے آئینی حقوق کی حفاظت کرے گی اور بی جے پی-آر ایس ایس کی آئین مخالف سوچ کا مقابلہ کرتی رہے گی۔

کجریوال، آتش جھوٹ اور دھوکہ دہی کی سیاست کر رہے ہیں: بی جے پی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے دہلی کی حکمراں عام آدمی پارٹی (آپ) کے کنوینر اروند کجریوال اور دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی مارلینا پر معصوم بچوں اور پجاریوں کو سیاست کے لیے استعمال کرنے کا الزام لگاتے ہوئے انہیں 18 ہزار روپے ماہانہ گرانٹس دینے کو جھوٹ اور فراڈ کی ایک اور مثال قرار دیا ہے۔ بی جے پی کے ترجمان گورو بھاٹیہ نے آج پارٹی کے مرکزی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ الزامات لگائے۔ انہوں نے کہا کہ عام آدمی پارٹی (آپ) کے کنوینر اور سابق وزیر اعلیٰ اروند کجریوال اور دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی مارلینا نے اپنی گندی سیاست کی تکمیل کے لیے معصوم بچوں اور پجاریوں کا استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندو مخالف کجریوال اب نئے نئے وعدے کر رہے ہیں کہ وہ پجاریوں اور گرنتھیوں کو 18 ہزار روپے ماہانہ دیں گے، جب کہ گزشتہ 17 ماہ سے وہ مولویوں کو 18 ہزار روپے بھی نہیں دے رہے ہیں، جس کا انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کجریوال نے جھوٹے وعدے کرنے اور دہلی کے عوام کو دھوکہ دینے میں مہارت حاصل کر لی ہے، لیکن دہلی کے عوام انہیں اسمبلی انتخابات میں اقتدار سے ہٹا کر ان کا صحیح مقام دکھائیں گے۔ مسٹر بھاٹیہ نے کہا گناہگار آپ کے کنوینر اروند کجریوال اب ایک کٹر بے ایمان، منافق اور دھوکہ باز بن چکے ہیں۔ کجریوال نے دہلی کے بچوں کو بھی نہیں بخشا۔ دہلی کے بچے پوچھ رہے ہیں کہ کجریوال! سچ کیوں نہیں؟ کجریوال اور دہلی کے وزیر اعلیٰ آتشی مارلینا نے اپنی سستی اور گھٹیا سیاست میں دہلی ریاست کے بچوں کو استعمال کیا ہے۔ مسٹر بھاٹیہ نے کہا کہ دہلی کے بچوں کے مستقبل اور ان کے تئیں ان کی سوچ کے بارے میں اصل حقیقت، عام آدمی پارٹی کے کنوینر کجریوال اور وزیر اعلیٰ آتیشی مارلینا کے روپے اور چہرے بے نقاب ہو چکے ہیں۔ آپ کے لیڈروں کی طرف سے بچوں کے سیاسی استعمال کے بارے میں بی جے پی کے ترجمان نے کہا کہ 30 دسمبر کو قومی انسانی حقوق کمیشن نے ایک حکم جاری کیا، جس میں کہا گیا تھا کہ اروند کجریوال اور آتشی مارلینا کی سوشل میڈیا پر سابق پوسٹس بچوں کو سیاست میں گھسیٹ رہی ہیں۔ ان کا غلط استعمال اور ان کے مستقبل کو تاریک بنانے کا عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس ایکس پوسٹ کو فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔ نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن نے اروند کجریوال کی جانب سے بچوں کے سیاسی استعمال کی ایکس پوسٹ ٹیگ کی گئی ویڈیو کو بہت سنجیدگی سے لیا ہے، لیکن کجریوال اور آتشی مارلینا نے ابھی تک ایکس پوسٹ کو نہیں ہٹایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اروند کجریوال اور آتشی مارلینا نے بچوں کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر پوسٹ کر کے ان بچوں کو سیاست میں دھکیل دیا ہے۔ ان کا یہ عمل جووینائل جسٹس ایکٹ 2015 کی خلاف ورزی ہے۔ 05 فروری 2024 کو الیکشن کمیشن نے رہنما خطوط جاری کیے تھے کہ سیاست میں بچوں کا کوئی بیان یا موجودگی یا ان کی طرف سے سیاسی بیانات دینے وغیرہ جیسی سرگرمیاں نہیں ہونی چاہئیں۔

سال نو کا جشن روایتی طور پر دھوم دھام سے منایا گیا

ممبئی۔ (یو این آئی) ممبئی کے باشندوں نے آج، 2024 کو الوداع کہا اور نئے سال کا جشن انتہائی جوش و خروش کے ساتھ منایا۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے منفرد اس جشن کا آغاز غروب آفتاب کے بعد ہی شروع ہو گیا تھا۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں اور دیگر لوگ نئے اور رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس شہر کی مختلف تفریح گاہوں، ہوٹلوں اور شراب خانوں میں جشن مناتے نظر آئے۔ دسمبر کے سرد جھونکوں میں منائے جانے والے سال نو کے اس جشن کے موقع پر ممبئی پولیس کی طرف سے سخت حفاظتی انتظامات کیے تھے اور جگہ جگہ شراب پی کر گاڑی چلانے والوں کے چالان کاٹے جا رہے تھے۔ ممبئی کے مرین ڈرائیو، نریمن پوائنٹ، باندرہ ریکلی میشن، ورسوا بیچ اور دیگر علاقوں میں بھی نوجوان جوڑے دنیا و مافیہا سے غافل اظہار عشق کرتے نظر آئے۔ کچھ نوجوانوں نے اپنے سروں پر سرخ رنگ کی کرسمس ٹوپی پہن رکھی تھی جبکہ نوجوان لڑکیاں بھی سرخ رنگ کے ٹی شرٹ اور دیگر ملبوسات زیب تن کی ہوئی تھیں۔ کچھ شوخ لڑکیوں نے جائنا لائٹ والی سرخ ٹوپیاں بھی پہن رکھی تھیں۔ ہلکی سردی میں جشن منانے والوں میں کئی افراد نے گرم کپڑے بھی پہن رکھے تھے۔ شہر کے میک ڈونالڈ، کافی ہاؤس، کے ایف سی جیسے ہوٹلوں میں نوجوانوں اور بچوں کا ہجوم تھا۔ ممبئی پولیس کے انسداد منشیات سیل کے دستے کو شہر کے مختلف ہوٹلوں پر نظر رکھتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ ورلی باندرہ سی لنک پر برقی قمقمہ سجائے گئے تھے جبکہ مضافات کے باندرہ ریکلی میشن کی چکا چوندھ بھی قابل دید تھی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کی عمارت اور اس کے مقابل واقع سی ایس ٹی اسٹیشن بھی رنگین قمقموں سے جگمگا رہے تھے اور عوام کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ خاص طور سے اسٹیشن کے مقابل سیلفی پوائنٹ پر لوگوں کو تصویریں کھینچتے دیکھا گیا۔ بی ایس ٹی اور ریلوے نے رات بھر عوامی آمدورفت میں سہولت کے لئے گاڑیاں چلا رکھی تھیں لیکن موقع سے فائدہ اٹھا کر ٹیکسی ڈرائیور مسافروں سے منہ مانگا دام وصول کر رہے تھے۔ ممبئی پولیس نے ایس آر پی، کیو آر ایس اور دیگر مسلح پولیس فورس کو شہر کی تفریح گاہوں پر تعینات کیا تھا۔ خواتین پولیس عملہ بھی سادہ لباس میں لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے والے منچلوں پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ شہر کے نامور اور پانچ ستارہ ہوٹلوں میں پارٹیوں کی قیمت دس ہزار سے لے کر پچاس ہزار کے درمیان مقرر تھی۔ انٹرنیٹ کے ذریعے کئی پارٹیوں کا دعوت نامہ آن لائن بھیجا گیا جس میں کم قیمت پر پر کشش انداز میں سال نو کا جشن منانے کی پیشکش کی گئی تھی۔ آن لائن دعوت نامہ کے مطابق ممبئی سے قریب کئی ایک مقامات پر صرف جوڑوں کی پارٹیاں رکھی گئی تھیں۔ جوں ہی رات کے بارہ بجے، چاروں طرف آتش بازی اور لاؤڈ اسپیکر پر سے "ہیپی نیو ایئر" کی صدائیں بلند ہونے لگی اور لوگوں نے ایک دوسرے کو نئے سال کی مبارکباد دی۔ گورنر سی رادھا کرشننن، وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نائب وزرائے اعلی ایکناتھ شندے اور اجیت پوار نے بھی نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ گزشتہ برس جو کچھ ہوا، اسے بھول کر کے نئے سال میں مہاراشٹر کی ترقی کیلئے ہمارا ساتھ دیں۔ ممبئی کے گیٹ وے آف انڈیا کے مقابل تاج محل ہوٹل روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ گیٹ وے آف انڈیا کے اطراف عوام کا جم غفیر دیکھنے کو ملا۔ تفریح گاہوں اور سیر و سیاحت کے مقام کے علاوہ ممبئی کی درگاہوں اور مزاروں پر مسلمانوں کی بڑی تعداد کو زیارت میں مصروف دیکھا گیا۔ بالخصوص بہاءالدین شاہ بابا، ماہم کی مخدوم ماہمی درگاہ پر زائرین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

الباقی آرگنائزیشن کے خصوصی پوسٹل اسٹامپ کا اجرا

حیدرآباد۔ الباقی آرگنائزیشن حیدرآباد چیاپٹر نے 'ری بلڈ باقی ایس' پر مبنی خصوصی پوسٹل اسٹامپ کی منظوری پر وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر جیوتر آدتیہ سندھیا سے اظہار تشکر کیا۔ پوسٹل اسٹامپ کی اجرائی مہمانان ڈاکٹر محمد الیاس رضوی (آئی ایف ایس)' ڈاکٹر افتخار بدر' الباقی (یو ایس اے)' میر فراست علی باقری' سابق ترجمان بی جے پی تلنگانہ' ڈاکٹر نقوی' سید علی حسین زیدی' میر رضا علی' مصطفیٰ' شبیر' عرفان' مذہبی تنظیم اور دیگر کئی کمیونٹی لیڈس کی موجودگی میں نواب عنایت جنگ بہادر منڈی میر عالم میں عمل میں آئی۔

روپ وے پروجیکٹ معاملہ: کٹرا میں مسلسل ساتویں روز بھی مکمل بند، انتظامیہ کے خلاف شدید غم و غصہ

جموں (یو این آئی) جموں و کشمیر کے ضلع ریاسی کے قصبہ کٹرا میں روپ وے پروجیکٹ کے خلاف شری ماتا ویشنو دیوی سنگھرش سمیتی کی طرف سے دی گئی بند کال منگل کو ساتویں دن میں داخل ہوگئی۔ مظاہرین نے ایل جی انتظامیہ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ جب تک لوگوں کی مانگوں کو پورا نہیں کیا جاتا احتجاجی دھرنا جاری رہے گا۔ اطلاعات کے مطابق ریاسی کے قصبہ کٹرا میں روپ وے پروجیکٹ کے خلاف منگل کو مسلسل ساتویں روز بھی ہڑتال سے معمولات زندگی ٹھپ ہو کر رہ گئی۔ نامہ نگار نے بتایا کہ کئی آزاد ممبران اسمبلی کٹرا پہنچے اور ایل جی منوج سنہا سے اپیل کی کہ مقامی لوگوں کی جائز مانگوں کو جلد از جلد پورا کرنے کے ساتھ ساتھ گرفتار شدگان کی فوری رہائی عمل میں لائی جائے۔ تمام اسٹیک ہولڈرز بشمول ٹٹو مالکان، دکاندار اور دیگر تاجر کٹرا میں مجوزہ روپ وے پروجیکٹ کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ احتجاجیوں کا الزام ہے کہ بجائے اس کے کہ بات چیت کر کے اس معامل کا حل نکالا جائے، حکومت اس مسئلے کو پٹری سے اتار رہی ہے جس کی وجہ سے وہ سڑکوں پر آنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ شری ماتا ویشنو دیوی شرائن بورڈ نے گزشتہ ماہ، بزرگ شہریوں، بچوں اور دیگر لوگوں کے لیے مندر تک رسائی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے روپ وے نصب کرنے کے منصوبوں کا اعلان کیا تھا۔ 250 کروڑ روپے کے مجوزہ منصوبے کا مقصد تارا کوٹ مرگ کو سنجی چھت سے جوڑنا ہے، جو مندر کی طرف جاتا ہے۔ دریں اثنا کٹرا کے نوجوانوں اور خواتین نے شری ماتا ویشنو دیوی سنگھرش سمیتی کے 18 ارکان کو حراست میں لینے کے خلاف بھوک ہڑتال شروع کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کئی مظاہرین کی حالت متغیر ہونے کے بعد انہیں علاج و معالجہ کی خاطر نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ بتادیں کہ احتجاج کی پاداش میں پولیس نے سنگھرش سمیتی کے 18 ممبران کو حراست میں لیا ہے۔

وجین نے مہاراشٹر کے وزیر کے 'منی پاکستان' تبصرہ کی مذمت کی

ترواننت پورم۔ (یو این آئی) کیرالہ کے وزیر اعلی پنارائی وجین نے منگل کو مہاراشٹر کے ایک وزیر کے ریاست کو 'منی پاکستان' قرار دینے والے تبصرے کی مذمت کی۔ وزیر اعلیٰ نے ایک بیان میں کہا "مہاراشٹر کے ماہی پروری اور بندرگاہوں کے وزیر نتیش ناراین رانے کے کیرالہ کو 'منی پاکستان' قرار دینے کا تضحیک آمیز تبصرہ انتہائی بدنیتی پر مبنی اور مکمل طور پر قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا "اس طرح کی بیان بازی سنگھ پریوار کی طرف سے سیکولرازم اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے گڑھ کیرالہ کے خلاف شروع کی گئی نفرت انگیز مہم کی عکاسی کرتی ہے۔ مسٹر وجین نے کہا "ہم کیرالہ پر اس نفرت انگیز حملے کی سخت مذمت کرتے ہیں اور تمام جمہوری اور سیکولر طاقتوں سے سنگھ پریوار کے نفرت انگیز پروپیگنڈے کے خلاف متحد ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں۔" اس سے پہلے کیرالہ کو 'منی پاکستان' بتانے والے مسٹر نتیش رانے نے کہا تھا کہ کیرالہ میں ہندو آبادی کم ہو رہی ہے، جہاں لو جہاد کے معاملے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کیرالہ کی صورتحال کا پاکستان میں ہندوؤں کے ساتھ ہونے والے سلوک سے موازنہ بھی کیا۔

2024 کا سال مغربی بنگال کی سیاست کیلئے کافی اتار چڑھاؤ کا رہا

ممتا بنرجی نے پورے سال کے سیاسی منظرنامہ کو 12 منٹ کے ویڈیو میں قید کر کے سال کے آخری دن میں پوسٹ کیا

کلکتہ (یو این آئی) 2024 کا سال مغربی بنگال کی سیاست کیلئے کافی اتار چڑھاؤ کا رہا بالخصوص ممتا بنرجی کیلئے۔ وزیر اعلی ممتا بنرجی نے پورے سال کے سیاسی منظرنامہ کو 12 منٹ کے ایک ویڈیو میں قید کر کے سال کے آخری دن میں پوسٹ کیا۔ 2024 کا آغاز گنگا ساگر میلے سے ہوا۔ اس کے فوراً بعد قومی سیاست کی نظریں ایودھیا پر تھیں۔ کیونکہ، وزیر اعظم نریندر مودی نے 22 جنوری کو رام مندر کا افتتاح کیا تھا۔ اسی دن ممتا بنرجی نے کلکتہ کی سڑکوں پر یکجہتی مارچ نکالا۔ جلوس ہزارہ سے پارک سرکس میدان تک نکالا گیا۔ فروری میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے مرکزی حکومت سے بقای جات کا مطالبہ کرتے ہوئے ریڈ روڈ پر دھرنا دیا۔ اس موقع پر انہوں نے اعلان کیا کہ اگر مرکزی حکومت نے ادائیگی نہیں کی تو بقایا اجرت ریاستی حکومت کے خزانے سے ادا کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے اس وعدے کو لوک سبھا انتخابات سے قبل پورا کیا۔ ترنمول کانگریس نے 10 مارچ کو بریگیڈ میں ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا۔ اس میں لوک سبھا انتخابات کے لیے 42 حلقوں کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کیا۔ ترنمول کانگریس لیڈر نے ریمپ پر واک کرتے ہوئے امیدواروں کا تعارف کرایا۔ بریگیڈ پریڈ میدان کئی تاریخی ریلیوں اور جلسوں کا گواہ رہا ہے۔ ممتا بنرجی نے ایک نئی قسم کی ریلی کا انعقاد کیا۔ اپریل اور مئی میں ہونے والے لوک سبھا انتخابات کی مہم کے لیے ممتا نے ریاست کے شمال سے جنوب تک کا سفر کیا۔ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کا اعلان 4 جون کو ہونا تھا۔ ترنمول کانگریس نے اپنی سیٹوں کی تعداد 22 سے بڑھا کر 29 کرنے میں کامیاب رہی۔ شمالی بنگال جہاں بی جے پی نے اپنی پکڑ مضبوط بنالی ہے مگر ترنمول کانگریس نے کوچ بہار لوک سبھا حلقے میں نشیت پرمانک جو وزیر داخلہ امیت شاہ کے نائب کے طور پر کام کیا کو شکست دینے میں ترنمول کانگریس کامیاب رہی۔ اس کے علاوہ 2019 کی لوک سبھا میں جنگل محل کی تمام سیٹیں بی جے پی کے پاس تھیں۔ اس مرتبہ ترنمول نے مغربی علاقے میں جھاڑ گرام، مدنی پور اور بنکورہ سیٹوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔

ممتا نے لوک سبھا انتخابات کے بعد 21 جولائی کو ہونے والے سالانہ اجلاس سے پارٹی کو پیغام دیا۔ لیکن جیسے ہی اگست آیا، ممتا کی حکومت اور انتظامیہ کو بے مثال احتجاج کا سامنا کرنا پڑا۔ آر جی کار اسپتال میں ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کے بعد جونیئر ڈاکٹروں کی تحریک شروع ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی بنگال نے شہری تحریک میں سنگ میل لکھنا شروع کیا۔ اس دوران احتجاج میں شدت کی وجہ سے ممتا بنرجی اور ان کی پارٹی بیک فورڈ پر نظر آئی۔ ممتا بنرجی اچانک مظاہرین تک پہنچ کر تعطل ختم کرنے کی کوشش کی مگر احتجاج ختم نہیں ہوا۔

ڈاکٹروں کے احتجاج اور عوامی تحریک کی وجہ سے ممتا بنرجی کو کلکتہ پولس کمشنر سمیت کئی اعلیٰ افسران کا تبادلہ کرنا پڑا۔ جونیئر ڈاکٹروں کی بھوک ہڑتال اکتوبر میں بھی جاری رہی۔ بھوک ہڑتال پوجا کے بعد تک جاری رہی۔ حالانکہ اس وقت تک بنگالی میلے میں کافی حد تک داخل ہو چکے تھے۔ اس اکتوبر میں ایک بار پھر ہوڑہ، ہگلی، مغربی مدنا پور اور بیر بھوم جیسے اضلاع سیلاب کی زد میں آئے۔ ممتا نے ان تمام علاقوں کا دورہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد سمندری طوفان دینا بنگال سے ٹکرایا۔ اس وقت ممتا کی فعالیت دیکھی گئی۔ نومبر میں ریاست کی چھ اسمبلی سیٹوں کے ضمنی انتخابات میں ترنمول نے زبردست جیت حاصل کی تھی۔ اس سے واضح پیغام پارٹی کو ملا کہ آر جی کار تحریک کا بیلٹ بکس پر نہیں پڑا ہے۔ دسمبر کے اوائل سے ہی تہوار کے موڈ میں بنگال نظر آیا۔ پہلے ممتا نے کلکتہ فلم فیسٹیول اور پھر کرسمس کا افتتاح کیا۔

مرصع آرٹ کلچرل اینڈ لٹریری فاؤنڈیشن کی جانب سے ثقافتی پروگرام منعقد

اورنگ آباد۔ شہر اورنگ آباد سمبھاجی نگر مہاراشٹرا میں مرصع آرٹ کلچرل اینڈ لٹریری فاؤنڈیشن کی جانب سے ثقافتی پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں ڈاکٹر ہاجرہ بانو کے تحریر کردہ ڈراموں پر مبنی کتاب باتوں باتوں میں کا اجراء محفل کے صدر مقیم خان سابق نیوز ریڈر آکاش وانی آل انڈیا ریڈیو کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ آکاش وانی آل انڈیا ریڈیو کی نشریات کے لئے ڈرامہ تحریر کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ اس میں کئی پابندیوں کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے۔ شہر اورنگ آباد سے اردو پروگرام بند ہو چکے ہیں لیکن ڈاکٹر ہاجرہ بانو نے ان ڈراموں کو شائع کر کے اسے دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ مہمان خصوصی اسلم مرزا نے کتاب کے انتساب کی گہرائی پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ بابائے افسانچہ عظیم راہی نے ڈرامہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اپنی نیک تمنائیں پیش کیں۔ اس تقریب میں وشال نکاڑجے، سید خرم، سپنا، اور دوست محمد خان نے اپنے گیتوں، رقص اور غزل گوئی سے حاضرین کا دل جیت لیا۔ شیخ صدام نے اپنے منفرد انداز میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ شہر کے ادبی اور تعلیمی حلقوں سے تعلق رکھنے والے باذوق حاضرین بھی اس موقع پر موجود تھے۔

گرشرن کور کی سیکوریٹی پہلے کی طرح جاری رہے گی، افسروں کی تصدیق

سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے انتقال کے بعد بھی ان کی اہلیہ گرشرن کور کو ملنے والی سیکوریٹی جاری رہے گی۔ خبر ہے کہ ان کا سی آر پی ایف زیڈ پلس کور پہلے کی طرح ہی جاری رہے گا۔ واضح ہو کہ منموہن سنگھ کا جمعرات کو دہلی واقع ایمس میں 92 سال کی عمر میں انتقال ہوگیا تھا۔ انہوں نے 2004 سے 2014 تک ہندوستان کے وزیر اعظم کے طور پر ملک کو اپنی خدمات انجام دیں۔ ہندوستان ٹائمز سے بات چیت میں پیر کو افسروں نے کہا کہ گرشرن کور کو ملنے والا سی آر پی ایف زیڈ پلس سیکوریٹی کور پہلے کی طرح جاری رہے گا۔ منموہن سنگھ اور ان کی اہلیہ کو 2019 میں یہ سیکوریٹی ملی تھی۔ ایک سینئر افسر نے بتایا کہ ان کے معاملے میں سی آر پی ایف سیکوریٹی جاری رہے گی۔ زیڈ پلس کیٹیگری کے تحت انہیں سی آر پی ایف تحفظ ملے گی۔ بعد میں خطرے کو لے کر کیا جانے والا جائزہ ہوگا۔ افسر نے آگے جانکاری دی کہ یہ معمول کا عمل ہے جو سیکوریٹی حاصل سبھی لوگوں کے لیے ہوتا ہے۔ اس بات کے امکانات کم ہیں کہ سیکوریٹی کور کو ہٹایا جائے گا۔ کوئی حکم جاری نہیں کیے گئے ہیں اور ان کے جاری ہونے کے بھی امکانات کم ہیں۔ خاص بات ہے کہ پہلے ایس پی جی ایکٹ کے تحت سابق وزیر اعظم اور ان کے خاندان کے اراکین کو دفتر چھوڑنے کے 10 سال بعد تک ایس پی جی سیکوریٹی ملتی ہے۔

اے ایم یو میں ماحولیاتی تبدیلی پر قومی کانفرنس کا انعقاد

علی گڑھ 31 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر طارق منصور نے اے ایم یو میں منعقدہ موسمیاتی تبدیلی سے متعلق کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ماحولیاتی تبدیلیوں سے دنیا کو درپیش سنگین اثرات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہوا اور آبی آلودگی کا انحطاط، حیاتیاتی تنوع کا نقصان اور زمین کے درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے سطح سمندر میں اضافہ ایسے بحران ہیں جن کا دنیا کو سامنا ہے اور ملک کو اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر منصور نے مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ماحولیات پر مشترکہ تحقیق کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اے ایم یو میں موسمیاتی تبدیلی پر کام کرنے کی کافی صلاحیت ہے۔ ڈاکٹر اے راگھو، ڈائریکٹر، ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت (MoEFCC)، حکومت ہند نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک موسمیاتی تبدیلی کے موجودہ بحران کے ذمہ دار ہیں، جو کاربن ڈائی آکسائیڈ کی سب سے زیادہ مقدار کا اخراج کر رہے ہیں اور قدرتی وسائل کی زیادہ سے زیادہ مقدار کا استعمال کر رہے ہیں۔ دوسری طرف وہ اس کی ذمہ داری بھی نہیں لینا چاہتے اور ترقی پذیر ممالک پر بوجھ اٹھانے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک مالی امداد اور جدید ٹیکنالوجی فراہم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں جس کا انہوں نے پیرس معاہدے 2015 میں وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ موسمیاتی تبدیلی کسی ایک ملک کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ سب کو اس ممکنہ خطرے سے نبرد آزما ہونے کے لیے متحدہ محاذ تشکیل دینا ہوگا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اے ایم یو اس مسئلے سے نمٹنے میں بہت اہم رول ادا کر سکتی ہے۔ تقریب کے چیف آرگنائزر ڈاکٹر ایم صلاح الدین، سابق ڈائریکٹر، وزارت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ کانفرنس کا مقصد کرہ ارض کو درپیش موسمیاتی بحران کے اہم پہلوؤں پر سائنسدانوں کی جانب سے کی جانے والی اہم تحقیق پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو نے ایسے علمبرداروں کو جنم دیا ہے جنہوں نے دہائیوں سے ماحولیات کے لیے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ انہوں نے سید ظہور قاسم کی مثال دی جن کی قیادت میں پہلا ہندوستانی وفد اہم تحقیق کے لیے انٹارکٹیکا پہنچا۔ بعد میں وہ حکومت ہند کی ماحولیات اور جنگلات کی وزارت میں پہلے سکریٹری بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ پرندوں پر مطالعے اور تحقیق میں ڈاکٹر سلیم علی کا تعاون آج بھی دنیا کے سائنسدانوں کے لیے ایک روڈ میپ ہے۔ ڈاکٹر صلاح الدین نے کہا کہ ××اس یونیورسٹی نے ہمیشہ بحران میں گھرے ملک کو راستہ دکھایا ہے، اس لیے ہمارے سائنس داں بھی دنیا کی سائنسی برادری کو اپنی سائنسی معلومات کے ذریعے کرہ ارض کو بچانے کے لیے آگے آئیں گے۔ اے ایم یو کے 100 سے زیادہ سائنس داں ماحولیاتی مسائل پر کام کر رہے ہیں اور مختلف پہلوؤں پر عالمی معیار کی تحقیق میں مصروف ہیں۔ پروفیسر رضاء اللہ خان، پروفیسر اظہار فاروقی اور پروفیسر عفیف اللہ خان نے اے ایم یو میں اعلیٰ معیار کی تحقیق کے خیال کی حمایت کی۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اس یونیورسٹی کے پاس پہلے سے ہی سائنسدانوں کی ایک ٹیم موجود ہے جو موسمیاتی بحران کے چیلنجوں کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے اور حکومت کی جانب سے آلات، لاجسٹکس اور ماہرین کے لیے ضروری فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔ پروفیسر عفیف اللہ خان نے کہا کہ ماحولیات بالخصوص موسمیاتی تبدیلی پر تحقیق کے لیے وقف ایک مرکز کے قیام کا عمل شروع ہو چکا ہے جس کی منظوری حکومت ہند کی مجاز اتھارٹی کے پاس زیر غور ہے۔ جے این یو کے پروفیسر اتل کمار نے زور دیا کہ جب تک دنیا میں پائیدار توانائی کی پیداوار کو نہیں اپنایا جاتا، کاربن کے اخراج پر قابو نہیں پایا جا سکتا اور کوئلے پر مبنی توانائی فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ کا اخراج کرتی رہے گی، اس لیے عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ قابل تجدید توانائی کے دیگر ذرائع تلاش کریں۔ معروف ماہر عمرانیات ڈاکٹر احرار احمد لون نے موسمیاتی تبدیلیوں کے انسانوں پر ہونے والے منفی اثرات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی کے زراعت، صحت پر سنگین اثرات مرتب ہوں گے اور زندگی کا ہر شعبہ موسمیاتی آفات سے دوچار ہوگا۔

مدرسہ غوثیہ اور نور الہدیٰ کے بچوں نے میونسپل آفس پہونچ کر معلومات حاصل کیں

شاہجہاں پور: 31 دسمبر (پی این ایس) مدرسہ اسلامیہ غوثیہ شہباز نگر اور مدرسہ نور الہدیٰ بجلی پورہ کے طلبا نے میونسپل کارپوریشن آفس شہیدادیان میں نصب شہداء کے مجسموں کا دورہ کیا۔ سب سے پہلے پولیس آفس اور شہداء میوزیم کو قریب سے مشاہدہ کیا۔ طلباء نے میونسپل کارپوریشن آفس پہنچ کر تفصیلی جانکاری حاصل کی۔ ویسٹ مینجمنٹ کے حوالے سے بچوں نے پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر پہنچ کر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے ملاقات کی ا اس دوران انہوں نے وی آئی پی سیل انسپکٹر کو ہدایت دی کہ وہ پولس دفتر کا مشاہدہ کرائیں ،ڈپٹی انسپکٹر نے چلائی جارہی مختلف فلاحی اسکیموں کے بارے میں جانکاری دی ساتھ ہی پولس کس کس طریقے سے آپ کی مدد کرسکتی ہے اس کی بھی تفصیل سے جانکاری دی۔ اس کے بعد بچے کینٹ کے شاہد میوزیم پہنچے اور شہداء کی یاد میں بنائی گئی پینٹنگز دیکھی۔ اس دوران اقبال حسین عرف پھول میاں، معین خان، عبدالقادر خان، محمد عامر وغیرہ موجود تھے۔

ایس وی ایم ماڈل پبلک اسکول میں کسان رجسٹریشن کیمپ کا انعقاد

دیوبند۔ ایس وی ایم ماڈل پبلک اسکول میں کسان رجسٹریشن کیمپ کا انعقاد کر آدھار کارڈ اور کھتونی کے ذریعہ سے کسانوں کی فارمر رجسٹری کے لیے رجسٹریشن کیا گیا۔ دیوبند کے نزدیکی گاؤں بجیٹی میں واقع اسکول میں منعقدہ کیمپ میں سینکڑوں کسانوں نے اپنا رجسٹریشن کرایا۔ اس دوران ایس ڈی ایم دیپک کمار نے بتایا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے وزیر اعظم کسان سمان ندھی، ڈی اے پی فوڈ اور یوریا وغیرہ پر دی جانے والی سبسڈی میں کی جانے والی دھوکہ دہی کو روکنے کے لیے کسانوں کا رجسٹریشن کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت کیمپ کے ذریعے کسانوں کا ڈیٹا جمع کر رہی ہے۔ اس کے لیے ریونیو، پنچایت، زراعت سمیت مختلف محکموں کے اہلکار مشترکہ ٹیمیں تشکیل دے کر گاؤں در گاؤں جا رہے ہیں۔ یہی نہیں کسانوں کے رجسٹریشن کے لیے جن سیوا کیندر کے ذریعے بھی رجسٹریشن کرایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رجسٹریشن کے اس عمل سے کسانوں کے نام پر ہونے والی دھوکہ دہی کی روک تھام ہوگی اور کسانوں کی بایوگرافی بھی تیار ہوگی۔

اتر پردیش پرو ہماری ثقافت ہماری شناخت ثقافتی اتسو 2024-25 کے تھیم پر منایا جائے گا

بہرائچ 31 دسمبر۔ اتر پردیش پرو ہماری سنسکرت ہماری پہچان کے تحت ریاست میں کلچر فیسٹیول 2024-25 شروع ہو رہا ہے۔ کلچر اتسو کے تحت گاؤں، پنچایت، بلاک اور تحصیل سطح کے فنکار 02 سے 05 جنوری تک تحصیل ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں گے، تحصیل سطح کے منتخب فنکار 07 اور 08 جنوری کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں گے، ضلعی سطح کے منتخب فنکار ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں گے۔ 10 سے 12 جنوری تک ڈویژنل سطح پر منتخب فنکاروں کا ایک مقابلہ 18 سے 20 جنوری تک ریاستی دار الحکومت لکھنؤ میں منعقد ہوگا اور اتر پردیش کے تہوار کے موقع پر 24 سے 26 جنوری تک لکھنؤ میں ایک تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ آخر میں منتخب ہونے والے تمام شرکاء کی پریزنٹیشنز ہوں گی اور اعزازی اور انعامات کی تقسیم کا پروگرام مکمل ہوگا۔ کلچر فیسٹیول کے تحت گاؤں، پنچایت، بلاک اور تحصیل سطح پر اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ، گرام پنچایت افسران، بی ڈی او اور انچارج تحصیلدار ہوں گے۔ تحصیل سطح پر منتخب فنکاروں کے مقابلے میں نائب تحصیلدار، بی ڈی او، گرام پنچایت افسر اور نائب ضلع مجسٹریٹ انچارج معاونین ہوں گے۔ ضلع پنچایت راج افسر، سکریٹری، ڈسٹرکٹ ٹورازم اینڈ کلچر کونسل، ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر، کلچر ڈپارٹمنٹ کے ریجنل آفیسر اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر انچارج ضلع سطح کے منتخب فنکاروں کے مقابلے میں معاونین ہوں گے۔ اسسٹنٹ ضلع پنچایت راج آفیسر، سکریٹری ڈسٹرکٹ ٹورازم اینڈ کلچر کونسل، ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر اور کلچر ڈیپارٹمنٹ کے ریجنل آفیسر اور ایڈیشنل کمشنر ایڈمنسٹریشن ڈویژنل سطح پر منتخب فنکاروں کے مقابلے کے انچارج ہوں گے۔ مختلف سطحوں پر منعقد ہونے والے مقابلوں میں گائیکی کیٹیگریز میں کلاسیکی گائیکی، ٹھمری، دادرہ، چوتی، چوٹا، جھولا، ہوری اور ٹپہ، فوک گائیکی میں کجری، چوتی، جھولا، برہا، الہا، نرگن، لوک گیت اور قوالی اور گانے شامل تھے۔ سوگم گیت کے تحت غزل بھلن، حب الوطنی کے گیت اور دیگر گانے شامل کیے گئے ہیں۔ موسیقی کے آلات کے تحت، موسیقی کے آلات میں بانسری، شہنائی، ہارمونیم، تار والے آلات، ستار، وائلن، گٹار، سارنگی، وینا وغیرہ، ٹلکر کے آلات جیسے طبلہ، پکھاوج، جنوبی ہندوستانی مذگم اور گھٹم وغیرہ اور قبائلی آلات موسیقی/لوک آلات کے تحت شامل ہیں۔ دفلا، نگرا، ڈکڈ، مدل، شہنائی، ڈھول تاشہ، ڈھولک، نال چمٹا، ہڈکا اور سنگھا۔ وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح رقص کے تحت کتھک، بھارت ناٹیم، اوڈیسی، موہنی اٹم اور دیگر کلاسیکی رقص، لوک رقص کے تحت دھوبیا، اہیردا، کرما، شیلا، ڈومکچ، اکھت رقص اور دیگر نسلی رقص وغیرہ کو شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ لوک تھیٹر کے تحت نوٹنکی، رام لیلا، راسلیلا، سوانگ، بھگت، بہروپیہ، اسٹریٹ ڈرامہ وغیرہ جیسی انواع کو شامل کیا گیا ہے۔ ریاست کے باشندے کلچر فیسٹیول 2024-25 کے تحت منعقد ہونے والے مقابلے میں حصہ لے سکیں گے، شرکت کی بنیاد معیار ہوگی۔ کوئی بھی حصہ لینے والا اپنے ضلع میں منعقد ہونے والے مقابلوں میں شرکت کر سکے گا۔ مقابلے میں حصہ لینے کے لیے محکمہ ثقافت کی طرف سے تجویز کردہ پورٹل پر رجسٹریشن لازمی ہوگی۔ ایک شریک صرف ایک نظم میں حصہ لے سکے گا۔ حصہ لینے والے فنکار، بطور ٹیم لیڈر، اپنے تمام معاون فنکاروں کی مکمل تفصیلات جیسے نام، پتہ، آدھار کارڈ، موبائل نمبر، دو پاسپورٹ سائز تصاویر الگ سے جمع کرائیں گے۔ تمام فنکاروں کو ساتھی فنکاروں اور موسیقی کے آلات کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ حب الوطنی کے گیتوں، لوک گیتوں، لوک رقصوں، قبائلی رقصوں اور لوک آلات میں صرف گروپ پریزنٹیشنز ہوں گی اور باقی تمام انواع میں صرف سولو پریزنٹیشنز ہوں گی۔ تمام شریک فنکار سولو پریزنٹیشن کے علاوہ صرف ایک گروپ پریزنٹیشن میں حصہ لے سکتے ہیں۔ حصہ لینے والے فنکاروں کے ساتھ آنے والا ساتھی ایک سے زیادہ گروپوں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش کلاسیکی اور ذیلی کلاسیکی موسیقی، لوک موسیقی اور لوک ڈرامے کی مختلف اصناف سے بہت مالا مال ہے، جنہوں نے وقتاً فوقتاً سرکاری سرپرستی حاصل کر کے اپنے آپ کو کامیابی کی چوٹی پر فائز کیا ہے۔ ان روایات سے وابستہ فنکار زیادہ تر روایتی موسیقی کے گھروں سے تعلیم حاصل کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں رائج لوک موسیقی کی روایت بھی بہت بھرپور ہے جس سے وابستہ فنکاروں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کر کے اسے محفوظ کرنے، فروغ دینے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔ ان انواع کے ساتھ بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اتر پردیش کے دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں ایسے فن کے متلاشیوں کی کثرت ہے، لیکن پہچان نہ ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ تر پس منظر میں ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ان کی فنی صلاحیتوں کو سامنے لایا جائے اور ان کی فنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے اقدامات کیے جائیں، تاکہ وہ فن اور موسیقی کے مرکزی دھارے میں شامل ہو کر ریاست اور ملک کا وقار بڑھا سکیں۔

مختلف مقابلوں کے فاتحین کے درمیان انعامات کی تقسیم

علی گڑھ 31 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سید حامد سینئر سیکنڈری اسکول میں قائم مقام پرنسپل مسٹر فیصل نفیس کی قیادت میں بارہویں کے اے 2 درجہ کے طلبا کی طرف سے ایک خصوصی اسمبلی کا انعقاد کیا گیا جس میں انہوں نے مختلف مقابلوں کے فاتحین کو انعامات سے نوازا۔ انعام حاصل کرنے والوں میں غلام غوث خان بھی شامل ہیں جنہیں اے ایم یو سیرت کے کوئز مقابلے میں پہلا انعام اور البرکات پبلک اسکول کے زیر اہتمام منعقدہ کوئز مقابلے میں تسلی کا انعام دیا گیا۔ اے ایم یو سیرت کمیٹی کے زیر اہتمام کوئز مقابلے میں محمد ریان آصف کو پہلا انعام، البرکات پبلک اسکول کے زیر اہتمام کوئز مقابلے میں تسلی کا انعام اور جشن اقبال بیت بازی مقابلے میں دوسرا انعام دیا گیا۔ طالب علم اشرف عزیز نے کے اے نظامی سنٹر فار قرآنک اسٹڈیز کے زیر اہتمام منعقدہ تقریری مقابلے میں پہلا اور البرکات پبلک اسکول کے زیر اہتمام منعقدہ تقریری مقابلے میں تیسرا انعام حاصل کیا اور جشن اقبال بیت بازی مقابلے میں پہلا انعام حاصل کیا۔ اس کے علاوہ اذان رئیس کو اے ایم یو سیرت کمیٹی قرأت مقابلہ میں دوسرا، عقاس نعمان کو یو ڈی ایس سی کوئز مقابلہ میں تیسرا، سلیمان صدیقی کو البرکات پبلک اسکول میں مضمون نویسی کے مقابلے میں کانسولیشن اور ابوہریرہ کو کے اے نظامی سینٹر کے زیر اہتمام مقابلہ میں کانسولیشن انعام ملا۔ ان کامیابیوں پر طلباء کو مبارکباد دیتے ہوئے پرنسپل نے ان کی محنت کو سراہا اور کہا کہ محنت ترقی کے لیے بہت ضروری عنصر ہے کیونکہ محنت کے بغیر اچھے مستقبل کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

سرسید کے وژن اور مشن پر تقریری مقابلے کا انعقاد

علی گڑھ 31 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ہادی حسن ہال میں انگریزی، اردو اور ہندی میں سرسید احمد خان کے وژن اور مشن × پر تقریری مقابلہ فروزاں کا انعقاد کیا گیا۔ شبی توصیف (بی اے ایل ایل بی) مقابلے میں پہلے نمبر پر رہے، جبکہ امیت کمار گپتا (ایم بی بی ایس) اور راہل کمار (بی لب) بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہے۔ ابوداؤد (بی اے) کو بہترین مقرر کا ایوارڈ دیا گیا۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں مہمان خصوصی ڈاکٹر غفران احمد (سابق وارڈن انچارج، علامہ اقبال بورڈنگ ہاؤس) نے تعلیم کو ترقی اور خوشحالی کا ذریعہ بنانے کے لیے سرسید کی کاوشوں پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے طلبہ کے کردار کی تعمیر اور سائنسی مزاج کی پرورش میں سرسید کے کردار پر بھی زور دیا۔ انہوں نے پروگرام کے انعقاد میں شاہان عثمانی (جوائنٹ سکریٹری ادب) کی کاوشوں کو سراہا۔ ہادی حسن ہال کے پرووسٹ اور فروزاں کے آرگنائزنگ چیئرپرسن پروفیسر محمد اطہر انصاری نے ایک اچھے سامع ہونے اور کثرت سے پڑھنے کی عادت پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے سرسید کا حوالہ دیا۔ انہوں نے جدید تعلیم کو عام کرنے اور سائنسی مزاج پیدا کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ڈاکٹر محمد سلمان شاہ (شعبہ کمیونٹی میڈیسن) اور ڈاکٹر شاہ محمد عباس وسیم (شعبہ فزیالوجی) پروگرام کے ججز میں شامل تھے۔

غازی پور میں نگر پنچایت صدر ریاض انصاری گرفتار

غازی پور: 31 دسمبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی سے بہادر گنج نگر پنچایت کے صدر ریاض انصاری کو قاسم آباد پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ گرفتاری کے بعد ریاض انصاری کا بی پی بڑھ گیا جس کے بعد انہیں ضلع اسپتال لایا گیا۔ جہاں پولیس کی موجودگی میں ریاض کا علاج کیا جا رہا ہے۔ ایس پی ڈاکٹر ایراج راجہ نے منگل کو میڈیا کو بتایا کہ قاسم آباد تھانہ علاقہ کے بہادر گنج میں ایک مدرسہ چلایا جاتا ہے۔ جس کے منیجر حافظ عبدالغنی نے تھانہ صدر میں شکایت درج کروائی کہ ریاض انصاری نے کچھ ساتھیوں کے ساتھ مل کر فرضی طریقے سے کمیٹی بنا کر دستاویز تیار کیں۔ جس کے ذریعے اصل کمیٹی کو غلط طریقے سے تحلیل کیا گیا۔ کمیٹی تحلیل کرنے کے بعد غلط دستاویزات کا استعمال کرتے ہوئے نئے طریقے سے رجسٹریشن کر کے نئی انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

میپلس اکیڈمی دیوبند میں لگایا گیا میڈیکل کیمپ

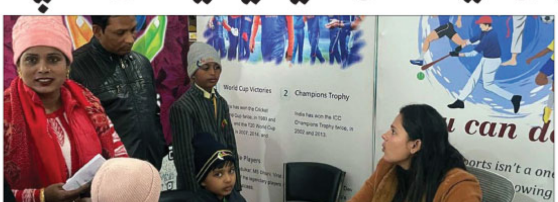

دیوبند، 31 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔ میپلس اکیڈمی دیوبند میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کر طلبہ و طالبات کی صحت کی جانچ کی گئی ساتھ ہی والدین و سرپرستان کو سردی کے موسم میں اپنے بچوں کی صحت کا خیال رکھنے کے متعلق ٹپس بھی دئے گئے، مظفر نگر روڈ پر واقع اسکول کے احاطے میں منعقدہ فری میڈیکل کیمپ میں یتھارتھ ہسپتال نوئیڈا کے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے 400 سے زیادہ بچوں کی صحت کی جانچ کی۔ اس دوران اسکول کی پرنسپل ڈاکٹر چترا جوشی نے کہا کہ بدلتے موسم صحت کے ماحول میں ایک اہم تبدیلی لاتے ہیں، جس سے ہم ان موسمی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جیسے جیسے درجہ حرارت گرتا ہے، ہمارے مدافعتی نظام کمزور ہو سکتے ہیں، جو ہمیں بیماریوں کا زیادہ شکار بنا دیتے ہیں۔ سردیوں کی خشک ہوا، سورج کی روشنی میں کمی اور سرد حالات میں وائرس کے پنپنے کا رجحان جیسے عوامل انفیکشن کے بڑھتے ہوئے خطرے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کی صحت سے متعلق موسم سرما میں پیش آنے والے مسائل سے پیشگی بچاؤ کے لیے اقدامات کیے جا سکتے ہیں، بچوں کو ٹھنڈ، بخار، نزلہ، زکام اور کھانسی لگنے سے قبل سردی سے بچا کر ان پریشانیوں سے چھٹکارہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھانے پینے کی صحیح عادات نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں۔ والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات پر نظر رکھیں کہ ان کے بچے کیا کھا رہے ہیں۔ اس دوران اسکول کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

مسلمان اپنی زندگی قرآن کریم کے حوالے کردیں: مفتی یحییٰ ندوی

نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام سرائے برئی میں محفل درس قرآن

دریاباد، بارہ بنکی۔: نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام سرائے برئی میں محفل درس قرآن کا انعقاد کیا گیا جس میں مفتی یحییٰ ندوی استاذ مدرسہ سجادیہ عربیہ موئی نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ان نازک حالات میں مسلمان کی سربلندی کا واحد راستہ یہی ہے کہ وہ اپنی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق گزاریں، آپ نے سورۂ اعراف کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا مفسرین کرام کے بقول اثبات رسالت اس سورت کا مرکزی مضمون اور بنیادی پیغام ہے اسی لئے غالباً ابتدا ہی میں آنحضرت ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ اس کتاب الٰہی سے متعلق آپ کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہوشیار کریں تاکہ ان پر اللہ کی حجت تمام ہو جائے، آپ پر یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ لوگ اس کو قبول بھی کرلیں، اس سے فائدہ صرف اہل ایمان ہی اٹھائیں گے پھر قریش کو تنبیہ بھی کی گئی ہے کہ اس کتاب کو قبول کرو اور اس کی اتباع میں تن من دھن سے لگ جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ تم سے پہلے کتنی قومیں رسولوں کی تکذیب کے جرم میں ہلاک ہو چکی ہیں اور جب خدا کا عذاب ان پر آیا تو اس کے مقابل میں وہ کوئی بند نہ باندھ سکیں بلکہ انہوں نے خود اپنے جرم کا اقرار کیا اور عذاب الٰہی کی پکڑ میں آگئیں لہٰذا آج کے اس مبارک موقع پر ہم بھی طے کر کے جائیں کہ اب سے ہم بھی اپنی زندگی قرآن کریم کے حوالے کریں گے اور اس کی رہبری و رہنمائی ہی میں جئیں گے۔ اس موقع پر قاری سہیل احمد، مولانا حارث ندوی، مولانا عبیداللہ ندوی، مولانا حبیب اللہ ندوی، حافظ ابوشحمہ، ایڈوکیٹ محمد ارسلان، مولوی اقبال کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

مراد آباد میں موب لنچنگ: گوکشی کے الزام میں نوجوان کا پیٹ پیٹ کر قتل

مراد آباد: 31 دسمبر (پی این ایس) ضلع میں موب لنچنگ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں ہجوم نے گوکشی کے الزام میں ایک نوجوان کو پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیوں وائرل ہوا ہے جس میں ہجوم نوجوان کی پٹائی کر رہی ہے۔ اطلاع کے بعد پولیس موقع پر پہنچی اور نوجوان کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا۔ پیر کی رات دیر گئے ان کا انتقال ہو گیا۔ پولیس نے رات کو ہی پوسٹ مارٹم کرایا اور لاش کو اہل خانہ کے حوالے کر دیا۔ مقتول کے گھر پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ مراد آباد کے ماجھولا تھانہ علاقہ کی منڈی کمیٹی میں پیر کی صبح 3 بجے تین لوگوں کے ذریعہ گوکشی کی اطلاع ملی۔ موقع پر پہنچے لوگوں نے تینوں میں سے ایک نوجوان کو پکڑ لیا۔

پٹھک جن شکتی پارٹی کی میٹنگ کا انعقاد

دیوبند، 31 / دسمبر (ایچ ایف۔ ۔ ریلوے روڈ پر واقع کیلاش پرم کالونی میں منعقدہ پٹھک جن شکتی پارٹی کی میٹنگ میں تاریخی شہر دیوبند میں بنیادی سہولیات کی کمی اور مسائل پر غور و خوض کرتے ہوئے شہر کو درپیش مسائل کے حل کے لیے تنظیم کی جانب سے کوششیں کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔ میٹنگ میں خطاب کرتے ہوئے تنظیم کے صدر چودھری وریندر سنگھ گرجر نے کہا کہ شہر کا کمیونٹی ہیلتھ سنٹر سفید ہاتھی ثابت ہو رہا ہے۔ ہسپتال میں مریضوں کے لیے کوئی سہولیات نہیں ہیں۔ شدید زخمی اور مہلک بیماری میں مبتلا مریضوں کو ہسپتال میں تعینات ڈاکٹر ضلع ہسپتال کے لئے ریفر کر دیتے ہیں ساتھ ہی شہری علاقہ میں اسٹیٹ ہائی وے پر سروس لین کی آج تک مرمت نہیں کی گئی۔ کئی مقامات پر روڈ بلاک ہونے کی وجہ سے حادثات معمول بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ باشندگان دیوبند پر غیر ضروری ٹول ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔ دس کلو میٹر کے دائرے میں ہونے کے باوجود دیوبند کو ٹول فری نہیں رکھا گیا جو کہ شہریوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ شہر کے تمام مسائل کے حل کے لیے 2 جنوری کو ایس ڈی ایم دیوبند دیپک کمار کو ایک میمورنڈم دیا جائے گا اور اگر فوری طور پر تمام مسائل حل نہ کیے گئے تو تحریک کی حکمت عملی تیار کی جائے گی۔ جس کی مکمل ذمہ داری حکومت و انتظامیہ پر ہوگی۔ میٹنگ کی صدارت ایڈوکیٹ منوج سنگھل نے اور نظامت جنیشور سینی نے کی۔ اس دوران سریندر سنگھ، گگن سردار، روبندرا، مانگیرام، دھرم پال اور سکھ پال وغیرہ موجود تھے۔

سکھ سماج کے لوگوں نے کیا پربھات پھیری کا استقبال

دیوبند، 31 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔ صاحب شری گرو گوبند سنگھ جی مہاراج کے پرکاش اتسو کے موقع پر نکالی جانے والی 6 روزہ پربھات پھیری کے پہلے دن شہر میں ایک بہت بڑی پربھات پھیری نکالی گئی۔ ریلوے روڈ پر واقع گرودوارہ صاحب سے شروع ہونے والی پربھات پھیری سبھاش چوک، سنت نگر کالونی، لاجپت نگر کالونی، برہم پوری کالونی، کیلاش پورم کالونی، اشوک وہار اور ریلوے روڈ سے ہوتے ہوئے درگا کالونی میں واقع گگن دیپ سنگھ کی رہائش گاہ پر پہنچی، جہاں پر لوگوں نے پربھات پھیری کا استقبال کیا۔ پربھات پھیری میں نشان صاحب کو آگے لے جانے والے بچے توجہ کا مرکز رہے، پیچھے پیچھے چلنے والی سنگت گروانی گا رہی تھی۔ گیانی گردیال سنگھ، چندر دیپ سنگھ، چتی بیدی، ہنیش کور، جیتیش بترا اور بھولی منچندا نے گروانی گا کر سنگت کو نہال کیا۔ پربھات پھیری میں گوردوارہ کمیٹی کے صدر سیٹھ کلدیپ کمار، گرجوت سنگھ سیٹھی، پون بھاٹیا، وپن نارنگ، ہرش بھارتی، سچن چھابڑا، اندر جیت سنگھ، دیپک اروڑہ، ہرش بھارتی، جسونت سنگھ، گرجنت سنگھ، سنی سیٹھی، راجپال سنگھ، ہرش بترا، ہرشپریت منچندا، چرن سنگھ، اشوک ملہوترا، ڈاکٹر اشوک سنگھ، ڈاکٹر راجہ سنگھ، انیل ملہوترا، گرودیپ سنگھ اور شوبھا سنگھ منچندا وغیرہ شامل تھے۔

نامعلوم گاڑی کی زد میں آکر ایک مزدور جاں بحق

دیوبند، 31 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔ ہائی وے 59 پر نامعلوم گاڑی کی زد میں آکر ایک مزدور جاں بحق ہو گیا، اس افسوسناک واقعے سے متوفی کے خاندان میں غم کا ماحول بنا ہوا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق گاؤں ساکھن خورد کا رہنے والا اومپال ولد بیر سنگھ ہائی وے 59 پر نامعلوم گاڑی کی زد میں آکر جاں بحق ہو گیا، حادثہ کے وقت موقع پر موجود لوگوں نے بتایا کہ اومپال مزدوری کرنے کے بعد واپس اپنے گاؤں لوٹ رہا تھا، جیسے ہی وہ ساکھن نہر کے قریب پہنچا تو سہارنپور سے آنے والے نامعلوم کار سوار نے اسے زوردار ٹکر مار دی جس کے نتیجہ میں وہ شدید زخمی ہو گیا۔ حادثہ کے بعد نامعلوم کار سوار موقع مناسب دیکھ وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی متوفی کے اہل خانہ اور پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ جنہوں نے زخمی کو دیوبند کے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا جہاں ڈاکٹروں نے زخمی کو ابتدائی طبی امداد دی لیکن اومپال کی حالت نازک ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے اسے ضلع ہسپتال ریفر کر دیا۔ ضلع اسپتال پہنچنے تک اومپال کی حالت مزید بگڑ گئی اور علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ قانونی کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے اومپال کی لاش کا پنچنامہ مکمل کیا اور پوسٹ مارٹم کرایا۔ حادثے میں اومپال کی موت سے اس کے اہل خانہ اور گاؤں میں غم کا ماحول بنا ہوا ہے۔ دوسری جانب پولیس نے بتایا کہ نامعلوم ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

مولانا حضور احمد منظری کو صدمہ، چھوٹے بھائی کا انتقال

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) دار العلوم غوث الوری کے پرنسپل اور شہر پیش امام مولانا حضور احمد منظری کے چھوٹے بھائی صغیر احمد (60) کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا ہے۔ امبیڈکر نگر ضلع کے ٹانڈہ میں رہنے والے تاجر صغیر احمد طویل عرصے سے بیمار تھے۔ ان کا انتقال پیر کی شام پانچ بجے ہوا۔ ان کی آخری رسومات دیر رات ٹانڈہ کے آبائی قبرستان میں سوگوار ماحول میں ادا کی گئیں۔ یہ اطلاع مولانا حضور احمد منظری نے دی ہے۔ انہوں نے بتایا اہل خانہ اور گاؤں میں غم کا ماحول بنا ہوا ہے کہ مرحوم صغیر احمد کے پسماندگان میں اہلیہ و تین بیٹے رضا احمد، معصوم احمد، حماد احمد ہیں۔ خطیب و امام مولانا حضور احمد کے بھائی صغیر احمد کے انتقال پر دار العلوم غوث الوری میں ایک تعزیتی میٹنگ ہوئی۔ جس میں مرحوم کو ایصال ثواب کرتے ہوئے ان کی مغفرت کے لیے دعا کی گئی۔ تعزیتی نشست میں مولانا قاسم مصباحی، مولانا اسلام علیمی، مولانا انیس رضا اطہر، حافظ محمد شہامت، حافظ محمد فہیم، حافظ حسن رضا خان، محمد عرفان، سلیم فاروقی، سید کلیم احمد، فرقان وغیرہ نے شرکت کی۔

وزیر اعلیٰ نے دریائے گنگا پر زیر تعمیر اسٹیل پل کا کیا معائنہ

مہاکمبھ-2025 کی تیاریوں کے پیش نظر سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کا پریاگ راج ضلع کا دورہ

لکھنؤ: 31 دسمبر۔ اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے آج مہا کمبھ-2025 کی تیاریوں کے پیش نظر پریاگ راج ضلع میں بائیو سی این جی پلانٹ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک صاف ستھرے اور منظم مہا کمبھ کے وژن کے ساتھ نینی میں ریاست کا پہلا M S W Bio-CNG پلانٹ کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ بائیو پلانٹ ایک صاف ستھرے پریاگ راج میں منظم مہا کمبھ کے حل کے لیے ایک کوشش ہے، جو مہا کمب کے بعد بھی پریاگ راج شہر کے لیے بہت مفید ثابت ہوگا۔ ریاست میں میونسپل سالڈ ویسٹ پر مبنی اس پہلے سی این جی پلانٹ نے 200 خاندانوں کو روزگار فراہم کیا ہے۔ پی پی پی ماڈل پر چلائے جانے والے اس پلانٹ کا جائزہ لیتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ پلانٹ ایک آر این جی (قابل تجدید قدرتی گیس) منصوبہ ہے، جو وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے ویسٹ ٹو ویلتھ ※ کے تصور کو سمجھتا ہے، اور شہر کو ریاستی گیس فراہم کرے گا۔ -آف دی آرٹ اور جدید ترین ٹیکنالوجی کارپوریشن کے پاس ٹھوس کچرے کو بائیوگیس میں پروسیس کرنے کے لیے سب سے جدید اور موثر سہولیات ہیں۔ عہدیداروں نے وزیر اعلیٰ کو بتایا کہ میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام اس منصوبے کے تحت گھروں، ہوٹلوں، ریستورانوں اور مندروں سے روزانہ پیدا ہونے والے اوسطاً 200 ٹن گیلے کچرے سے تقریباً 21500 کلو بائیو سی این جی اور 209 ٹن نامیاتی کھاد بنائی جائے گی۔ پریاگ راج شہر میں پلانٹ کی کل صلاحیت 343 ٹن یومیہ پیداوار ہے۔ ہر روز پلانٹ 5.21 ٹن بائیو سی این جی کے ساتھ 109 ٹن ٹھوس نامیاتی کھاد اور 100 ٹن مائع نامیاتی کھاد تیار کرے گا۔ اس سے سالانہ کاربن کے اخراج میں 700,56 ٹن کمی واقع ہوگی۔ چیف منسٹر نے پھپھاماؤ میں گنگا ندی پر زیر تعمیر چھ لین پل کے متبادل کے طور پر بنائے جانے والے اسٹیل پل کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس بار مہا کمبھ میں یہ فولادی پل سنگم جانے والے یاتریوں اور سیاحوں کے لیے آمدورفت کا سب سے آسان ذریعہ ہوگا۔ اسٹیل برج مغربی اتر پردیش، ایودھیا، گورکھپور، لکھنؤ، دہلی، اتراکھنڈ اور راجستھان سے مہا کمبھ میں آنے والے عقیدت مندوں کی گاڑیوں کو بڑی سہولت فراہم کرے گا۔ انہیں شہر نہیں جانا پڑے گا۔ یہ گاڑیاں گنگا کے کنارے واقع ریور فرنٹ روڈ سے براہ راست مہا کمبھ میلے میں داخل ہو سکیں گی۔ حکومت ہند کے تعاون سے بنائے جانے والے اس اسٹیل پل کی لوڈ ٹیسٹنگ کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔ تقریباً 450 میٹر طویل دو لین والے اسٹیل پل میں 4500 ٹن لوہا استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے لیے تین کلومیٹر اپروچ روڈ بھی تعمیر کی گئی ہے۔ قبل ازیں، وزیر اعلیٰ نے غسل گھاٹ پر تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے سنگم ایروت گھاٹ اور سنگم نوز گھاٹ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر زائرین کو محفوظ غسل دینے کو یقینی بنانے کے لیے انتظامات میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ مہا کمبھ کو سنگل یوز پلاسٹک فری رکھا جا رہا ہے، کیری بیگ سے لے کر ہورڈنگز اور بینرز تک، کہیں بھی پلاسٹک نہیں ہے، سب کچھ بائیو ڈیگریڈیبل ہوگا۔ اس حوالے سے آگاہی بھی بڑھائی جائے۔ گھاٹ انتظامیہ اور عقیدت مندوں کے تعاون کے لیے۔05 ہزار کمبھ سیوا متروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ انہیں بھی مناسب تربیت دی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے قلعہ کے قریب تیار ہونے والے وی آئی پی گھاٹ کا بھی معائنہ کیا اور یہاں سے تروینی سنگم پہنچے اور سنگم پوجا اور بڑے ہنومان جی کے درشن کئے۔

یوپی میں دیہی معیشت کے نظام نے مضبوط بنیاد فراہم کرنے کے لیے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 31 دسمبر۔ نائب وزیر اعلی جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور ہدایت کے تحت، اتر پردیش میں محکمہ دیہی ترقیات نے اتر پردیش میں دیہی معیشت کے نظام کو مضبوط بنیاد فراہم کرنے کے لیے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ جہاں غریبوں کو مستقل مکان ملے انہیں بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مفت بجلی کنکشن، مفت گیس کنکشن، آیوشمان کارڈ، گھر بنانے میں ہر استفادہ کنندہ منریگا کے تحت انہیں 90/95 دن کی اجرت، ہر گھر کے لیے نل کے پانی کی اسکیم، بیت الخلاء وغیرہ جیسی سہولیات سے لیس کیا گیا ہے، جبکہ منریگا جاب کارڈ ہولڈروں کو ان کی مانگ کے مطابق کام دیا جا رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ منریگا کنور کے ذریعے مختلف محکموں کی اسکیموں کے بہتر نفاذ کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ خواتین کی آمدنی بڑھانے اور انہیں خود مختار، خود انحصار اور لکھ پتی دیدی بنانے کی رفتار بہت تیز ہے۔ پردھان منتری آواس یوجنا- گرامین کے تحت، ریاست میں 60.36 فیصد اہل لوگوں کو مستقل مکانات دیے گئے ہیں، وہی وزیر اعلیٰ آواس یوجنا- گرامین کے تحت 51.3 لاکھ مستحقین کو مکانات دیے گئے ہیں۔ پچھلے سالوں میں، محکمہ دیہی ترقیات کو اس کے بہترین اور قابل ذکر کام کے لیے بہت ساری تعریفیں ملی ہیں، اور اتر پردیش کے محکمہ دیہی ترقیات کو حکومت ہند کی دیہی ترقی کی وزارت نے بہت سے اعزازات سے نوازا ہے۔ FDR ٹیکنالوجی کو سب سے پہلے اتر پردیش نے پردھان منتری گرام سڑک یوجنا کے تحت سڑکوں کی تعمیر میں استعمال کیا تھا، اس ماڈل کی تقلید کے لیے، ملک کی تمام ریاستوں کے نمائندے/ اہلکار یہاں سے مطالعہ کرنے اور مشاہدہ کرنے اور سیکھنے کے لیے اتر پردیش آئے ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی کئی دوسری ریاستوں میں استعمال ہو رہی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے استعمال سے اتر پردیش نے کروڑوں روپے کی بچت کی ہے۔ اس سال اب تک ریاست میں دیہی ترقیات کے اداروں نے 5069 تربیتی پروگرام منعقد کیے ہیں اور 1 لاکھ 37 ہزار سے زیادہ شرکاء کو تربیت فراہم کی ہے۔ ریاست میں اب تک 38.84 کروڑ روپے کا ڈیویڈنڈ 39556 بی سی سخیوں نے 31103 کروڑ روپے کے مالیاتی لین دین سے حاصل کیا ہے۔ 11616 ودیوت سخیوں نے 1329 کروڑ روپے سے زیادہ کے بجلی کے بل جمع کر کے تقریباً 18 کروڑ روپے کا کمیشن حاصل کیا ہے۔ ودیوت سخی نے گزشتہ سال کے مقابلے تین گنا زیادہ جمع کیا ہے۔ محکمہ دیہی ترقیات سے موصول ہونے والی معلومات کے مطابق، پچھلے سال اوسطاً 25 کروڑ روپے ماہانہ وصولی ہوئی تھی اور اس سال 80 کروڑ روپے ماہانہ رہی ہے، اس کے علاوہ ودیوت سخیوں نے محکمہ بجلی او ٹی ایس اسکیم میں حیرت انگیز کام کیا ہے۔ یہاں تک کہ منریگا میں بھی، اتر پردیش ملک میں بہت سے پوائنٹس/ پروگراموں میں پہلے نمبر پر ہے۔

نائب وزیر اعلیٰ نے عوام کو نئے سال کی مبارکباد دی

لکھنؤ 31 دسمبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی جناب کیشو پرساد موریہ نے نئے سال 2025 کے لیے پورے ملک اور ریاست کے لوگوں کو نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ اپنے تہنیتی پیغام میں جناب موریہ نے ملک اور ریاست میں باہمی ہم آہنگی، محبت اور بھائی چارے کے جذبات کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے حکومت کے عزم کو پورا کرنے کے لئے ہم سب کو اپنے اپنے شعبوں میں پورے دل سے کام کرنا ہوگا۔

'قاضی دالینن کلکشن' کی تقریب کا دانش آزادی نے کیا افتتاح

لکھنؤ۔ گزشتہ شام 30 دسمبر کو شہر نگاراں لکھنؤ کے قدیم محلہ اشرف آباد میں ملبوسات کے تجارتی مرکز "قاضی دالینن کلکشن" کی تقریب کا افتتاح وزیر برائے اقلیتی بہبود حج و وقف جناب دانش آزاد انصاری نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر بطور مہمانان اعزازی شیلندر سنگھ عرف شیلو سابق ممبر اسمبلی گینسڑی بلرام پور، اطہر صغیر عرف توزج زیدی سابق چیرمین فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی، محمد ذیشان خان اقلیتی مورچہ صوبائی صدر بھاجپا موجود تھے۔ تقریب کی نظامت معروف شاعر شکیل گیاوی نے شاعرانہ انداز میں کی۔ معززین شہر میں محمد سعد صدیقی منیجر سنی انٹر کالج، سنی کالج کے پرنسپل شکیل احمد، خوش فکر شاعر سلیم تابش، مختار علی، سلیمان اختر ہاشمی، عمران قریشی، غفران قریشی، فرقان قریشی، محمد سہیل ٹنڈے کبابی، ویر بندھو آریہ، انوار اللہ خان، کاظم علی، نور الہدیٰ، مجیب احمد خان، مہدی حسن صدیقی، رفعت ہاشمی، رمیش کمار، مسرور عالم خان اور اکرم انصاری موجود تھے۔ مہمانوں کا استقبال گلپوشی، شال پوشی اور گلدستوں سے کرنے والوں میں قاضی محمد بلال، قاضی محمد انس، انوار الحسن صدیقی، قاضی محمد نعمت اللہ اور قاضی محمد شاہد کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ اس موقع پر قاضی بیت اللہ نے وزیر محترم کو خصوصی طور پر اپنے برانڈ کا یادگاری نشان بھی پیش کیا۔ وزیر محترم نے اس تجارتی مرکز کے ذمہ داروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ کے برانڈ کی نقاشی میں شاہی دور کی فنکاری نظر آتی ہے۔ تقریب کا اختتام پر تکلف ماکولات پر ہوا۔

آر ڈی ایس او کے 3 افسران و 7 ملازمین ہوئے ریٹائر

لکھنؤ۔ آر ڈی ایس او کے 03 افسران اور 07 ملازمین دسمبر 2024 میں ریٹائر ہوئے۔ 2024.12.31 کو RDSO کے کانفرنس روم میں ریٹائرڈ افسران اور ملازمین کے لیے ایک خصوصی الوداعی تقریب کا اہتمام شری امرناتھ دوبے/ پرنسپل چیف پرسنل آفیسر کی صدارت میں کیا گیا۔ اس موقع پر انتظامیہ نے ریٹائر ہونے والے افسران و ملازمین کو مبارکباد دی۔ تقریب میں پرنسپل ایگزیکٹو ڈائریکٹر، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، محکمہ پرسنل کے افسران و ملازمین اور فنانس ڈائریکٹوریٹ کے ریٹائرڈ افسران و ملازمین نے بھی شرکت کی۔

نوئیڈا میں 1 جنوری تک دفعہ 163 نافذ

لکھنؤ/نوئیڈا: 31 دسمبر (پی این ایس) انتظامیہ نے گوتم بدھ نگر میں نئے سال کی تقریبات اور کسانوں کی تحریک کو لے کر بی این ایس کی دفعہ 163 (سابقہ دفعہ 144) نافذ کر دی ہے۔ سیکورٹی انتظامات کے حوالے سے پولیس پہلے ہی الرٹ موڈ میں ہے۔ پیر کو کسانوں کی مہاپنچایت کے بعد ضلع میں امتناعی احکامات نافذ کر دیے گئے ہیں۔ یہ 1 جنوری 2025 تک نافذ رہے گا۔ اس دوران کہیں بھی چار سے زائد افراد کے جمع ہونے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔ نئے سال کی تقریبات کے پیش نظر پولیس الرٹ موڈ میں ہے۔ اس دوران سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ پورے شہر کو 3 سپر زونز اور 10 زونز اور 27 سیکٹرز اور 119 سب سیکٹرز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تینوں زونوں کے ڈی سی پی کی قیادت میں دستیاب پولیس فورس کا آڈٹ کرتے ہوئے، نوئیڈا، سنٹرل نوئیڈا، گوتم بدھ نگر کے گریٹر نوئیڈا زون میں، 8 ڈی سی پی، 5 اے ڈی سی پی، 15 اے سی پی، 75 ایس ایچ او/ انسپکٹر، 750 سب انسپکٹر، 117 خواتین۔ سب انسپکٹر، 1470 ہیڈ کانسٹیبل، 473 پولیس اہلکار دن رات ڈیوٹی پر مامور ہیں۔ اس کے علاوہ شہر میں 7 کمپنی پی اے سی کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔ پنک کمانڈو اور کیو آر ٹی کی ٹیموں کو مختلف مقامات پر ریزرو میں رکھا گیا ہے۔ کمشنر نے ڈاگ اسکواڈ اور بی ڈی ایس ایس کی ٹیم کو بھی الرٹ کر دیا ہے۔ تیز رفتار گاڑیوں کو روکنے کے لیے ٹریفک پولیس اور مقامی پولیس فورس کی مدد سے 115 پوائنٹس پر زگ زیگ بیریئرز لگا کر چیکنگ کی جائے گی۔ سیکٹر-18، جی آئی پی مال، نوئیڈا زون میں گارڈن گیلیریا اور سنٹرل نوئیڈا زون کے گوڑ سٹی مال، سیکٹر-110 مارکیٹ، ایچ بلاک مارکیٹ، ایڈونٹ مال اور جگت فارم، وینس مال، پاری چوک اور گریٹر نوئیڈا زون کے دیگر اہم چوراہوں پر۔ چیکنگ کی جائے گی۔ انڈین سول ڈیفنس کوڈ 1 جولائی 2023 سے لاگو کیا گیا ہے۔ اس کے تحت انتظامیہ کو دفعہ 163 کے تحت امتناعی احکامات نافذ کرنے کے اختیارات دیے گئے ہیں۔ تعزیرات ہند میں اسے دفعہ 144 کے نام سے جانا جاتا تھا۔ دفعہ 163 کے تحت مقامی انتظامیہ کسی بھی ہنگامی صورتحال یا کسی بڑی پریشانی پر قابو پانے کے لیے اسے کسی مخصوص علاقے یا پورے ضلع میں نافذ کر سکتی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے

حضور کے بتائے راستے پر چل کر ہی دنیا و آخرت میں بھلائی ہے: مفتی ابو العرفان

حضرت شاہ دوست محمد کا تین روزہ عرس اختتام پذیر

لکھنوء۔31 دسمبر 2024 لکھنؤ/ حضرت شاہ دوست محمد عرف شاہ روسی بابا بمقام ٹی جی ہاسپٹل کھدرا لکھنؤ کے سالانہ عرس کے تیسرے دن بھی زائرین کا میلہ لگا رہا تمام ہستیوں اور عقیدت مندوں نے پھولوں کی چادر پیش کر دعائیں مانگیں۔ عرس کا اختتام کل شریف کی محفل پر ہوا جس کا آغاز پیر طریقت حضرت مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ نے قرآن کی تلاوت کر کے کیا تمام حافظ قاری اور علماء نے اس میں بھاری تعداد میں شرکت کی کل شریف کا اختتام سلاتو سلام اور مفتی ابو العرفان میاں کی دعا جس میں ملک اور ملت کی سلامتی اور معاشرے کی بھلائی اور تمام بیمار آزار لوگوں کی پریشانیوں کو دور کرنے اور ان کی صحت یابی اور بھائی چارہ محبت کو بڑھاوا ملے خصوصی طور پر اجتماعی دعا کی۔ مفتی عرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ نے اس موقع پر اپنے بیان میں فرمایا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اولاد اور سب سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤ اور دوسری جگہ حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کی تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں ان کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤ آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مال و دولت، وطن اور اپنی جان حتی کہ ہر چیز کی محبت سے زیادہ ضروری اور لازم ہے اور اگر کوئی اللہ تعالی اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اصلی محبت نہ رکھے یا ان کی مخالفت کرے تو وہ کتنا ہی قریب کیوں نہ ہو اس سے محبت اور دوستی رکھنا جائز نہیں ہے۔ مفتی عرفان میاں فرنگی محلی نے فرمایا کی اس سے صاف ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کریں اور ایمان پر کفر پسند کریں اگرچہ کی وہ بہت ہی زیادہ قریبی ہوں ان سے دوستیاں محبت رکھنا جائز نہیں ہے بلکہ ظلم اور بے دینی ہے جب یہ معلوم ہو گیا کہ ایمان و نجات کا دارومدار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہے تو جس مومن کے دل میں آپ کی محبت کامل ہوگی اس کا ایمان بھی کامل ہو گیا۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نشے میں چور ہو کر تم ان کی عمل اور ان کی پیاری اداؤں میں ڈھل جاؤ گے تو تم بھی محبوب اور پیارے ہو جاؤ گے۔ مفتی عرفان میاں نے عوام سے اپیل کریں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں پڑھیں اور اپنی زندگی اسی کے حساب سے گزارے اپنی ہر ممکن کوشش کر کے امن، محبت اور تعلیم کو آگے بڑھا کر اللہ اور اس کے رسول کے غلاموں میں اپنا نام درج کرائی اسی میں آپ کی دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔ مفتی عرفان میاں نے کہا کہ اولیاء اللہ نے اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر اپنی زندگی کو نمونہ عمل بنا کر دکھایا اور بتایا کہ انسان کی زندگی دنیا کے لئے نہیں بلکہ آخرت کی جنت بنانے کے لئے ایک راستہ ہے جس میں آپ کو دنیا کی تمام پریشانیوں کا سامنا کرتے ہوئے زندگی کو ایک سچا، نیک اور عبادت گزار اللہ کا بندہ بن کر دکھانا ہے۔ حضرت شاہ دوست محمد عرف شاہ دوسی بابا روحانی سلسلہ ملامتیہ کے ایک پائے کے بزرگ ہیں جس کو اللہ تعالی کی خفیہ پولیس بھی کہا جا سکتا ہے جو خاموشی سے لوگوں کی فلاح اور بہبود کے لیے کام کیا کرتے ہیں۔ اپ ہی کے زمانے میں حضرت شاہ پیر محمد صاحب اور حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی صاحب بھی رہے تھے اور آپ کا خصوصی تعلق حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی سے تھا جو کی مادر زاد ولی اللہ ہے آپ بزرگوں کا فیضان آج بھی جاری ہے اور لوگوں کو کسی نہ کسی طریقے سے فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ محفل میں خاص طور پر شرکت کرنے والوں میں حضرت مولانا ابو الحسن محمد نظام الدین فرنگی محلی، عمر میاں سجادہ نشین حضرت شاہ عبد الرزاق باسوی، حافظ عتیق الرحمن سجادہ نشین بھیا جی درگاہ، حضرت مولانا عفان ١e عتیق فرنگی محلی ※ محمد صغیر خان، محمد فاروق بابو ※ محمد سلیم ※ محمد اشتیاق ※ حافظ شکیل نظامی، وارث علی، ڈاکٹر خطیب وارثی، فیضان فرنگی محلی ایڈووکیٹ نے خاص طور سے شرکت کی،،

بی بی ڈی گروپ کے چیئرمین نے نئے سال پر دی مبارک باد

لکھنؤ، 31 دسمبر۔ بی بی ڈی گروپ کے صدر اور اتر پردیش بیڈمنٹن ایسوسی ایشن کے چیئرمین مسٹر ویراج ساگر داس نے نئے سال 2025 کے پر مسرت موقع پر پوری ریاست کے لوگوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دی ہے اور ان کی خوشگوار زندگی اور ترقی کی خواہش کی ہے۔ شری ویراج ساگر داس نے اپنے مبارکبادی پیغام میں کہا ہے کہ آنے والا نیا سال آپ سب کی زندگیوں میں جوش اور نئی توانائی لائے اور خوشیاں لائے۔ کہ ریاست بتدریج ترقی کرے اور ریاست کے لوگ خوش رہیں، میری خدا سے یہی خواہش ہے۔

سنبھل میں بڑا حادثہ

ٹکر کے بعد بائیک کو 2 کلومیٹر تک گھسیٹتی رہی بولیرو

سنبھل: 31 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں ایک بڑا حادثہ سامنے آیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہاں بی جے پی کا اسٹیکر لگی ایک بولیرو کار نے پہلے بائک سوار کو ٹکر ماری۔ موٹر سائیکل بولیرو میں پھنس گئی جس کے بعد کار ڈرائیور اسے دو کلومیٹر تک گھسیٹتا رہا۔ حادثے میں زخمی موٹر سائیکل ڈرائیور کچھ دیر بعد دم توڑ گیا۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ حادثے کی ویڈیو وائرل ہو رہی ہے۔ جس میں دیکھا جا رہا ہے کہ بولیرو ڈرائیور موٹر سائیکل کو گھسیٹ رہا ہے۔ گاڑی کے نیچے سے چنگاریاں نکل رہی ہیں۔ دل دہلا دینے والی ویڈیو کے حوالے سے صارفین اپنے شدید ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں۔ صارفین سوال اٹھا رہے ہیں کہ کوئی اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے۔ موٹر سائیکل گاڑی کے نیچے دب گئی تو ملزم ڈرائیور نے بریک کیوں نہیں لگائی؟ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم تاحال فرار ہے۔ اس کی تلاش جاری ہے۔ حادثہ سنبھل کوتوالی کے مراد آباد روڈ پر پیش آیا۔ سکھبیر نامی شخص اپنی بائک پر جا رہا تھا۔ اس دوران بولیرو ڈرائیور نے اسے پیچھے سے ٹکر مار دی۔ تصادم ہوتے ہی سکھبیر بائک سے نیچے گر گیا۔ سکھبیر کو شدید چوٹیں آئیں، کچھ لوگ اسے قریبی اسپتال لے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اسی دوران بائک بولیرو کار کے نیچے پھنس گئی۔ کار ڈرائیور بائیک کو تقریباً 2 کلومیٹر تک گھسیٹتا رہا۔ اس کے بعد موٹر سائیکل کار سے الگ ہو گئی۔ کار ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا۔ حادثے کے بعد سکھبیر کے اہل خانہ نے مظاہرہ کیا۔ لواحقین نے پولیس سے ملزمان کو جلد سے جلد گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔ اسے سخت ترین سزا ملنی چاہیے۔ جس کے بعد پولیس نے اہل خانہ کو کارروائی کی یقین دہانی کرائی۔ جس نے بھی ویڈیو دیکھی اس نے حیرت کا اظہار کیا۔ ایک صارف نے لکھا کہ جب ہماری گاڑی کے نیچے کوئی پتھر آتا ہے تو ہم رک کر دیکھتے ہیں۔ لیکن اس شخص نے بریک تک نہیں لگایا۔ سنبھل پولیس نے ملزم ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو میں ملزم کی گاڑی کا نمبر صاف نظر آ رہا ہے۔

نوئیڈا میں نئے سال کے جشن کے لئے پولیس کا خاص انتظام

نوئیڈا: 31 دسمبر (پی این ایس) نئے سال کا جشن منانے والے نوئیڈا کے لوگوں کے لیے پولیس نے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ اگر کسی نے 31 دسمبر کی رات یعنی آج کی رات ضرورت سے زیادہ شراب نوشی کی ہے تو اسے گھر واپس آنے کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خبروں کے مطابق نوئیڈا پولیس نے پب اور بار آپریٹروں سے مل کر اس خاص موقع پر کیب سروس کا انتظام کیا ہے، تاکہ نشے کی حالت میں لوگوں کو بحفاظت ان کے گھر لے جایا جا سکے، نوئیڈا پولیس نے نئے سال کی تقریبات کے دوران شہر میں امن و سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے وسیع انتظامات کیے ہیں۔ تین ہزار پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ اہم اور پرہجوم علاقوں میں پولیس فورس تعینات کی جائے گی۔ چھ ہزار سے زائد سی سی ٹی وی کیمروں کے ساتھ ڈرون کے ذریعے بھی نگرانی کی جائے گی۔ نوئیڈا پولیس نے بار اور ریستوراں آپریٹرز کی مدد سے خصوصی ٹیکسیوں اور آٹوز کا انتظام کیا ہے۔ شراب کے نشے میں دھت افراد کو ان کے گھروں تک پہنچایا جائے گا۔ ایمبولینس سروس بھی کسی بھی ایمرجنسی کے لیے دستیاب رہے گی۔ خواتین کی حفاظت کے لیے ہر مال اور پرہجوم علاقوں میں خواتین ہیلپ ڈیسک تعینات کیا جائے گا۔ خاص طور پر گارڈن گیلیریا مال، جی آئی پی مال، سیکٹر 18 ڈی ایل ایف مال، اسپیکٹرم مال، اسکائی مارک، سیکٹر ایک سو چار، ایڈوانس ٹاور جیسی جگہوں پر پولیس فورس اور نگرانی بڑھا دی گئی ہے۔ سب سے زیادہ بھیڑ گارڈن گیلیریا مال میں ہوتی ہے، اس وجہ سے یہاں تقریباً تین سو پولیس اہلکاروں کی خصوصی تعیناتی کی جائے گی۔ مال کی ہر منزل پر پولیس اہلکار موجود ہوں گے۔ گارڈن گیلیریا مال میں تقریباً سات ہزار گاڑیوں کے لیے پارکنگ کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق نوئیڈا کے ڈی سی پی رامبدن سنگھ نے بتایا، ہم نے تمام ضروری حفاظتی اقدامات کیے ہیں۔ پولیس فورس تعینات کر دی گئی ہے۔ ڈرون کے ذریعے مانیٹرنگ کی جائے گی۔ گارڈن گیلیریا میں سات ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ ٹریفک کا ڈائیورژن نافذ کر دیا گیا ہے، جو لوگ بہت زیادہ نشے میں ہیں انہیں پب اور بار آپریٹرز سے بات کرنے کے بعد کیب کے ذریعے گھر چھوڑ دیا جائے گا'

جیویر سنگھ نے جے شنکر، رام موہن نائیڈو اور وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری کو خط لکھا

لکھنؤ، 31 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے کابینی وزیر برائے سیاحت اور ثقافت جیویر سنگھ نے منگل کو وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس۔ جے شنکر، شہری ہوابازی کے وزیر کے۔ رام موہن نائیڈو اور وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری پرمود کمار مشرا کو خط لکھ کر کشی نگر بین الاقوامی ہوائی اڈے کے ہوائی رابطہ اور دیگر وسائل میں اضافہ کرنے کی درخواست کی۔ سنگھ نے خط میں لکھا ہے کہ کشی نگر بین الاقوامی ائیرپورٹ سیاحت کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ کشی نگر کا تعلق بھگوان بدھ کے پرینروان کے مقام سے ہے اور یہ بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے ایک مشہور مقام ہے جو بدھ سرکٹ کے تحت آتا ہے۔ دنیا بھر سے سیاح اور بدھ مت کے عقیدت مند سال بھر یہاں آتے ہیں۔ حال ہی میں کشی نگر بین الاقوامی ائیرپورٹ کا افتتاح کیا گیا ہے جو سیاحت اور ثقافتی تعلقات کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ یہ ائیرپورٹ باقاعدہ فلائٹ سروس اور دیگر چارٹر سروسز کے لیے آسان کردار ادا کر سکتا ہے۔ وزیر سیاحت نے کشی نگر بین الاقوامی ائیرپورٹ کی پرواز کی گنجائش اور دیگر سہولیات کو بڑھانے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے خط میں لکھا ہے کہ ریاستی حکومت کو بنکاک میں ہندوستانی سفارت خانے کو اس ضمن میں کئی ممالک اور تنظیموں کی جانب سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ تھائی لینڈ کی تھائی-انڈیا ٹریڈ اینڈ ٹورازم ایسوسی ایشن نے بنکاک اور کشی نگر کے درمیان براہ راست پرواز کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کی درخواست کے پیش نظر تھائی لینڈ کے سیاح اور عقیدت مند کشی نگر اور بھگوان بدھ سے جڑے دیگر مقدس مقامات تک پہنچ سکیں گے۔ اس سے ہندوستان اور تھائی لینڈ کے درمیان سیاحت اور اقتصادی تعلقات سمیت ثقافتی تبادلے کو مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔ خط میں سنگھ نے وزیر خارجہ، شہری ہوابازی کے وزیر اور وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری کی توجہ مبذول کرائی ہے اور کہا ہے کہ کشی نگر سے گھریلو اور بین الاقوامی ہوائی خدمات شروع ہونے سے بنکاک کے علاوہ مختلف ممالک سے آنے والے وفود خاص طور سے تھائی لینڈ، جاپان، سری لنکا اور دیگر ممالک سے کشی نگر آنا اور جانا آسان ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی مطلع کیا ہے کہ اتر پردیش حکومت انٹیلیجنٹ سرکٹ کو آسان بنانے اور تیار کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جس میں کشی نگر اہم کردار ادا کرے گا۔ ہوائی رابطہ بڑھانے سے اس سمت میں کی جا رہی کوششوں کو زمین پر لانے میں مدد ملے گی۔